www.KitaboSunnat.com

نہیں اس لئے کہ اس کے مابعد میں صلہ بننے کی صلاحیت ہے تو اگر صدر صلہ کو حذف کیا جائے تو پتہ نہیں چلے گا کہ یہاں حذف ہوا ہے یا نہیں۔

ولا یختص الخ :

ضمیر جب مبتدا واقع ہو یہ حکم صرف اس کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ ایک ضابطہ اور قانون ہے کہ جہاں بھی کلام میں حذف اور عدم حذف دونوں کا احتمال ہو تو وہاں عائد کا حذف حذف ناجائز ہے جیسے **جاء الذی ضربته فی داره** یہاں ضربته کی ہاء کو حذف کرنا جائز نہیں (اگر چہ مبتدا کی ضمیر نہیں ہے)

وبھٰذا یظھر الخ

شارح فرماتے ہیں کہ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں ابہام ہے اسلئے کہ انہوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ ضمیر خواہ مرفوع ہو یا منصوب یا مجرور اور اسماء موصولہ میں ایّ ہو یا اس کے علاوہ دوسرا ہوا گر مابعد ضمیر میں صلہ بننے کی صلاحیت ہو تو اس کو حذف نہیں کیا جائے گا بلکہ مصنف کے کلام سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ضمیر مرفوع اور صرف ایّ کے ساتھ خاص ہے حالانکہ یہ حکم عام ہے جیسے **جاء الذی ھو ابوه منطلق، یعجبنی ایّھم ھو ابوه منطلق** اسی طرح منصوب مجرور کا بھی یہی حکم ہے جیسے **جاء نی الذی ضربته فی داره مررت بالّذی مررت به فی داره، یعجبنی ایّھم ضربته فی داره، مررت بایھم مررت به فی داره۔**

واشار بقوله والحذف عندھم الخ :

والحذف عند ھم کثیر سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے موصول کی طرف لوٹنے والی منصوب ضمیر کی طرف اشارہ کیا ہے ،اس کا حذف تب جائز ہے جب ضمیر منصوب متصل ہو اور فعل تام کی وجہ سے منصوب ہو جیسے **جاء الّذی ضربته** یا وصف کے ذریعہ سے منصوب ہو جیسے **الّذی اَنامُعْطِیکه درھمٌ**۔ یہاں ہاء کو حذف کر کے **جاء الّذی ضربت فی داره الخ** کہہ سکتے ہیں اور اسی سے اللہ رب العزت کا قول ہے **ذَرْنی وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیدًا ای خلقته** اور **اھٰذا الّذی بَعَثَ اللّٰه رَسُوْلاً ای بَعَثه۔**

اسی طرح مُعطیکه میں ھاء کو حذف کر سکتے ہیں جیسے **الّذی انامُعطیک درھمٌ**۔ اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۳۴- مَا اللّٰـه مُوْلِیکَ فَضْلٌ فاحْمَدَ نْه بِه

فَمَا لَدٰی غیره نفعٌ وَلاَضَرَر

ترجمہ:...... اللہ جو چیز آپ کو دیتے ہیں تو یہ ان کی طرف سے فضل ہے پس اس پر ان کی تعریف کریں اس لئے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے پاس نہ نفع ہے نہ ضرر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

ما اسم موصول بمعنی الذی مولیک بمعنی معطیک احمد ن فعل امر بانون تاکید خفیفہ فما مانافیہ ملغی عن العمل۔

ترکیب:

(مَا) اسم موصول (اللّٰہ) مبتدا (مُولیکَ) وصف بافاعل ومفعول اول (ہ) ضمیر محذوف مفعول ثانی خبر (فا) عاطفہ (احْمَدَ نه بہ) فعل بافاعل ومفعول ومتعلق (مَا) نافیہ (لَدٰی غیرہ) ظرف خبر مقدم (نفعٌ) معطوف علیہ (لاَ) نافیہ (ضَرَرٌ) معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر اسم مؤخر۔

محل استشہاد:

مولیک محل استشہاد ہے اسلئے کہ یہاں لفظ اللہ کی طرف لوٹنے والی ضمیر کو حذف کیا گیا جو وصف کی وجہ سے منصوب ہے اصل میں مولیکہٗ تھا۔

و کلام المصنف الخ:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وصف کے ساتھ بھی اس کا حذف کثیر ہے حالانکہ اس کا حذف فعل کے ساتھ کثیر ہے اور وصف کے ساتھ قلیل ہے۔

فان کان الضمیر منفصلا الخ:

چونکہ پہلے فی عائد متصل میں متصل کی قید لگائی اس وجہ سے یہاں یہ بتارہے ہیں کہ اگر ضمیر منفصل ہو تو پھر حذف جائز نہیں جیسے جاء الّذی ایّاہ ضربت اس میں ایّاہ کو حذف کرنا صحیح نہیں اسی طرح اگر ضمیر متصل بھی ہے لیکن فعل یا وصف کے علاوہ کسی اور سے منصوب ہے مثلاً حرف کے ساتھ تو پھر بھی حذف ممتنع ہے جیسے جاء الّذی اِنّہ منطلق (یہاں "ہ" ضمیر ان حرف کی وجہ سے منصوب ہے۔ فعل تام کی قید سے فعل ناقص خارج ہوا لہٰذا اگر ضمیر متصل فعل ناقص کی وجہ سے منصوب ہے تو پھر بھی حذف ممتنع ہوگا جیسے جاء الذی کا نہ زید (یہاں ہ ضمیر کان فعل ناقص کی وجہ سے منصوب ہے اس وجہ سے اس کا حذف صحیح نہیں)

كَذاكَ حَذفُ مَا بِوَصفٍ خُفِضَا

كَانتِ قاضٍ بَعْدَ امرٍ مِنْ قَضىٰ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كـــذاالّـــذى جُـرَّ بـمـــا الـمـوصـولَ جــر
كَـــمُـــرَّ بـــاالّـــذى مَـــررتُ فَهـــوبـــر

ترجمہ:...... اسی طریقے سے اس ضمیر کو بھی حذف کرنا جائز ہے جو وصف کے ذریعہ سے مجرور ہو۔ جیسے انــــت قـــاضٍ قـضـــىٰ کے امر کے بعد (قرآن کریم کی آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں مسلمان ہونے والے جادوگروں نے فرعون کو کہا تھا فاقض ماانت قاض (آپ جو فیصلہ کرنا چاہتے ہو اس کو نافذ کرو) یہاں اصل میں فاقض ماانت قاضیه تھا چونکہ (ہ) ضمیر اسم فاعل وصف کے ذریعہ سے مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے اس وجہ سے اس ضمیر کو حذف کرسکتے ہیں۔

اسی طرح اس ضمیر کو بھی حذف کرسکتے ہیں جس کو اس سے جر دیا گیا ہو جس کے ذریعہ موصول کو جر دیا گیا ہو جیسے مُرّ بـالـذى مـررتُ فهو برّ (آپ گزر جائیں اس آدمی پر جس پر میں گزرا اس لئے کہ وہ نیک آدمی ہے) یہاں اصل میں مُرّ بالّذى مررت به تھا۔

ترکیب:

(کذاک) جارمجرور محذوف کے ساتھ متعلّق ہوکر خبر مقدم (حـذف مـابـوصف خـفضا) مضاف مضاف الیہ مبتدا مؤخر (کـانـت قـاض) ای کقولک انت قاض الخ (کذا) خبر مقدم (الذی جر) موصول صلہ مبتدا مؤخر (بـماالموصول جر) جارمجرور متعلّق ہوا (جر) کے ساتھ (کمرای وذالک کائن کمرالخ)

(ش) لـمـافرغ عن الكلام على الضمير المرفوع والمنصوب شرع فى الكلام على المجرور وهو إماأن يكون مجرورًا بالإضافة، أوبالحرف.

فـإن كـان مجرورًابالإضافةلم يحذف، إلاإذاكان مجرورًابإضافةاسم فاعل بمعنى الحال أوالاستقبال، نحو: ((جاء الذى أنا ضاربه: الآن، أوغدًا، ؛ فتقول: جاء الذى أناضاربٌ ، بحذف الهاء.

وإن كـان مـجـرورًابـغيـر ذلك لـم يـحذف، نحو: ((جاء الذى أناغلامه، أوأنامضروبه، أو أنـاضـاربـه أمس)) وأشاربقوله: ((كأنت قاض)) إلى قوله تعالىٰ: (فاقض ماأنت قاض)) التقدير ((ما أنت قاضيه)) فحذفت الهاء، وكأن المصنف استغنى بالمثال عن أن يقيدالوصف بكونه اسم فاعل بمعنى الحال أوالاستقبال.

وإن كـان مجرورًابحرف فلايحذف إلاإن دخل على الموصول حرف مثله: لفظًاومعنى، واتفق العامل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیهمامادة،نحو:مررت بالذی مررت به،أوأنت ماربه))فیجوزحذف الهاء؛فتقول: ((مررت بالذی مررت))قال اللّٰه تعالیٰ:(ویشرب ممَّاتَشْرَبُوْنَ)أی:منه،وتقول:((مررت بالذی أنت مارٌّ))أی به،ومنه قوله:

۳۵-وَقَدْ کُنْتَ تُخْفِیْ حُبَّ سَمْرَاءَ حِقبَةً
فَبُحْ لَانَ مِنْهَا بِالَّذِی أَنْتَ بَائِحٌ

أی :أنت بائحٌ به.

فإن اختلف الحرفان لم یجزالحذف،نحو:((مررتُ بالَّذِی غضبت علیه))فلایجوزحذف ((علیه))وکذلک((مررت بالذی مررت به علی زید))فلایجوز حذف((به))منه؛لاختلاف معنی الحرفین؛لأن الباء الداخلةعلی الموصول للالصاق والداخلة علی الضمیرللسببیة،وإن اختلف العاملان لم یجزالحذف أیضًا،نحو:((مَرَرْتُ بالَّذِی فَرِحْتُ بِهِ))فلایجوزحذف((به)).

وهذاکله هوالمشارإلیه بقوله:((کذاالذی جربماالموصول جرَّ))أی کذلک یحذف الضمیرالذی جربمثل ماجرالموصول به،نحو:((مَرَرْتُ بالَّذِی مَرَرْتَ فَهُوبر))أی:((الذی مررت به))فاستغنی بالمثال عن ذکر بقیة الشروط التی سبق ذکرها.

ترجمہ وتشریح:

اس سے پہلے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے موصول کی طرف لوٹنے والی مرفوع،منصوب ضمیر کے حذف کی تفصیل بیان کی اب مجرور ضمیر کے بارے میں شروع کررہے ہیں،ضمیر مجرور یاتو اضافت کی وجہ سے مجرور ہوگی یا کسی حرف جر کی وجہ سے۔

۱......اگر اضافت کی وجہ سے مجرور ہے تو اس کا حذف جائز نہیں۔

۲......اسم فاعل کی اضافت کی وجہ سے مجرور ہو جو حال یا استقبال کے معنی میں ہو تو اس کا حذف جائز ہے جیسے جاء الذی انا ضاربه الآن او غدًا یہاں ضمیر کو حذف کرکے جاء الّذی اناضارب کہہ سکتے ہیں۔

۳......اسم فاعل کی اضافت کے علاوہ کسی اور وجہ سے مجرور ہو تو پھر اس کا حذف جائز نہیں جیسے جاء الّذی انا غلامه،انامضروبه یااناضاربه امس (یہاں اسم فاعل بمعنی ماضی ہونے کی وجہ سے حذف صحیح نہیں) کانت قاض الخ سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے رب العزت کے اس قول کی طرف اشارہ کیا ہے کہ فاقض ماانت قاض ،اصل میں ماانت قاضیه تھا،ہاءکوحذف کیا مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی مثال پر اکتفاء کرکے اس بات سے استغناء کیا کہ وہ وصف کو مقید کرتے کہ اس سے مراد وہ اسم فاعل ہے جو حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴......اگر کسی حرف کی وجہ سے مجرور ہے پھر اس کا حذف جائز نہیں ہاں اگر موصول پر وہی حرف آ جائے جو ضمیر پر آیا ہوا ور لفظاً اور معنی اور مادہ کے اعتبار سے عامل بھی ایک ہو جیسے مررتُ بالذی مررت به یا انت مارّ به (یہاں الذی اور (ہ) ضمیر پر ایک ہی حرف آیا ہے جو کہ باء ہے اور ان دونوں میں عامل (مـــــــررت) بھی مادہ کے اعتبار سے ایک ہے) لہٰذا یہاں ہاء کو حذف کرنا جائز ہے مررت بالذی مررت کہہ سکتے ہیں وھکذا تقول مررت بالّذی انت مارّای به قرآن کریم میں بھی ہے ویشرب ممّا تشربون ای منه اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۳۵-وَقَدْ كُنْتَ تُخْفِيْ حُبَّ سَمْرَاءَ حِقْبَةً

فَبُحْ لَانَ مِنْهَا بِالَّذِي أَنْتَ بَائِحٌ

ترجمہ:......اس سے پہلے آپ سمراء نامی محبوبہ کی محبت کو طویل زمانہ تک چھپاتے رہے پس اس سے جو آپ ظاہر کرنے والے تھے اس کو ظاہر ہی کر دیجئے۔ (یعنی محبت)

تشریح المفردات:

تخفی باب افعال سے واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، سمراء شاعر کی محبوبہ کا نام ہے حقبة ایک سال یا بہت سے سال۔ یا اسّی سال، الغرض مراد ایک طویل زمانہ ہے بح باح یبوح فعل امر بمعنی اظہر ہے لان الآن کے اندر ایک لغت ہے۔

ترکیب:

(قَدْ) حرف تحقیق (کنتَ) کان فعل ناقص (تاء) ضمیر مخاطب اس کا اسم (تُخفی حُبَّ سمراءَ حقبَةً) فعل بافاعل ومفعول بہ وظرف خبر ہوا، کان کیلئے (فبح) فعل امر بافاعل (لان منها) ظرف (بالذی انت بائح) جار مجرور متعلق ہوا بح کے ساتھ۔

محل استشہاد:

بالذی انت بائح محل استشہاد ہے اصل میں انت بائح به تھا ضمیر کو حذف کیا گیا اسلئے کہ اس پر اور موصول پر داخل ہونے والا حرف بھی ایک ہے اور ان کا عامل بھی کیونکہ الّذی کا عامل بح ہے اور (ہ) ضمیر کا عامل بائح ہے اور یہ دونوں مادہ بوح کے اعتبار سے متحد ہیں۔

۵......اگر دونوں حرف مختلف ہوں تو پھر حذف جائز نہیں جیسے مررتُ بالذی غضبت علیه یہاں (به) کا حذف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز نہیں اس لئے کہ یہاں دونوں حرفوں کا معنیٰ مختلف ہے اسلئے کہ موصول پر داخل ہونے والی باء الصاق کیلئے ہے اور ضمیر پر داخل ہونے والی سببیّت کیلئے ہے اگر دونوں عامل مختلف ہو جائیں پھر حذف جائز نہیں جیسے مــــررت بالذی فرحت به (یہاں بہ کو اختلاف عوامل کی وجہ سے حذف نہیں کر سکتے)

ان سب شرائط کی طرف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کـذاالذی جرّبماالموصول جرّ کے ساتھ اشارہ کیا ہے جیسے مررتُ بالذی مررتَ فهوبر، مثال ذکر کر کے شرائط کے ذکر سے استغناء کیا۔

المعرّف باداۃالتعریف

اَلُ حَـــرفُ تــعـــريفٍ،اَوِاللّامُ فــقــط
فَــنَـمَـطٌ عــرّفــتَ قُـلُ فيــه الـنـمـط

ترجمہ:......الف لام دونوں حرف تعریف ہیں یا صرف لام ہے فقط، نـمط کو اگر معرفہ بنانا ہو تو اس میں الـنـمط کہو (الـنـمـط ایک قسم کی چادر ہے، ایک قسم کا اونی کپڑا جو ہودج (کجاوہ) پر ڈالا جاتا ہے یا لوگوں کی وہ جماعت مراد ہے جن کا معاملہ ایک ہو)

ترکیب:

(اَلُ) باعتبار لفظ مبتدا (حرف تعریفٍ) خبر اوالّلام اس پر عطف (فقط) (فا) زائدہ (قط) اسم فعل اِنتَهِ فعل امر کے معنیٰ میں ہے۔ تقدیر عبارت اذاعــرفــت ذالک فــانتــه ہے۔ (نَـمَط) موصوف (عـرّفـت) فعل فاعل صفت' موصوف صفت ملکر مبتدا (قُل فيه النمط) فعل با فاعل ومفعول بہ و متعلّق خبر۔

(ش) اختـلف النحويون فی حرف التعريف فی ((الرجل)) ونحوه؛ فقال الخليل: المعرف هو ((أل))، وقال سيبويه: هو اللام وحدها؛ فالهمزة عند الخليل همزة قطع، وعند سيبويه همزة وصل اجتلبت للنطق بالساكن.

والألف واللام المعرفة تكون للعهد، كقولک: ((لقيت رجلا فأكرمت الرجل)) وقوله تعالىٰ: (كما أرسلنا إلى فرعون رسولاً، فعصى فرعونُ الرَّسُوْلَ) ولاستغراق الجنس، نحو: (إنَّ الإنْسَانَ لَفِي خُسرٍ) وعلامتها أن يصلح موضعها ((كلٌّ)) ولتعريف الحقيقة، نحو: ((الرَّجُلُ خيرمن المرأة)) أي: هذه الحقيقة خيرمن هذه الحقيقة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و((النمط))ضرب من البسط،والجمع أنماط–مثل سبب و أسباب–والنمط–أيضًا–الجماعةمن الناس الذين أمرهم واحد، كذاقاله الجوهري.

ترجمہ وتشریح:............حرف تعریف میں نحویوں کا اختلاف:

نحویوں نے حرف تعریف میں اختلاف کیا ہے کہ حرف تعریف الف لام دونوں ہیں یا صرف لام یا صرف ہمزہ۔اس سلسلہ میں تین مذاہب مشہور ہیں۔

......خلیل رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے کہ حرف تعریف الف اور لام دونوں ہیں اسلئے کہ یہ تشکیک کی ضد ہے اوراس کے دوحرف ہیں (یعنی ھل) لہٰذا اس کے بھی دو حرف ہونگے اور ہمزہ کو کبھی حذف کیا جاتا ہے اسلئے کہ جزء (لام) کل کے قائم مقام ہوتا ہے۔

......سیبویہ رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ حرف تعریف صرف لام ہے اسلئے کہ یہ تنکیر کی ضد ہے اوراس کیلئے واحد حرف تنوین ہے لہٰذا تعریف کیلئے بھی ایک ہی حرف ہوگا اور ہمزہ کو ابتداء بالساکن کی وجہ سے لایا گیا ہے، پھر ان پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ابتداء بالساکن کیلئے ہمزہ لانے کیلئے ضرورت پھر بھی نہیں تھی لام کو حرکت دیدیتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ لام کو اگر کسرہ دیتے تو لام جارہ کے ساتھ التباس آتا اور اگر فتحہ دیتے تو لام ابتداء کے ساتھ التباس آتا اور اگر ضمہ دیتے تو یہ اثقل الحرکات ہے نیز عربیت میں اس کی کوئی نظیر بھی نہیں ،اس وجہ سے ابتداء بالساکن کو دور کرنے کیلئے ہمزہ وصل کو شروع میں لایا گیا۔

......مبرّد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حرف تعریف صرف ہمزہ ہے اور لام کو اس کے ساتھ زائد کیا گیا تاکہ ہمزہ استفہام اور ہمزہ تعریفی کے درمیان فرق آجائے اسلئے کہ ہمزہ استفہام کے ساتھ لام نہیں آتا۔

الالف واللام المعرّفة تكون للعهد الخ :

الف لام کی قسمیں:

الف لام کی قسمیں اوران کی تعریفیں تفصیل کے ساتھ طلبہ اس کتاب تک پڑھ چکے ہوتے ہیں یہاں صرف شرح میں موجود قسموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

الف لام عہدی کی مثال:" لقيتُ رجلاً فاكرمتُ الرجل" اوررب العزت کا یہ قول "كما ارسلنا الىٰ فرعون رسولاً فعصىٰ فرعونُ الرّسُول" (الرسول میں الف لام عہدی ہے مراد موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استغراقی کی مثال: "انّ الانسان لفی خُسرٍ" الف لام استغراقی کی علامت یہ کہ اس کی جگہ کلّ کا آنا صحیح ہو
جنسی کی مثال: "الرجل خیرمن المرء ۃ" (آدمی کی حقیقت عورت کی حقیقت سے بہتر ہے) (النمط
چٹائی، مبسوطات کی ایک قسم ہے اس کی جمع انماط آتی ہے۔ جیسے سبب کی جمع اسباب آتی ہے، نیز اس جماعت کو بھی
کہتے ہیں جن کا معاملہ ایک ہو، جوہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

وَقَدْ تُزَادُ لازِمًا کَاللَّاتِ
وَالآنَ، وَالَّذِیْنَ، ثُمَّ اللَّاتِ
وَلاضْطِرَارٍ کَبَنَاتِ الأوْبَرِ
کَذَا وَطِبْتَ النَّفْسَ یَاقَیْسُ السَّرِی

ترجمہ:...... کبھی کبھار الف لام زائد لازمی ہوتا ہے، جیسے اللات الآن، الذین، اور اللّات (اسم موصول) اور کبھی
اضطراری حالت میں زائد کیا جاتا ہے جیسے بنات الاوبر اور اسی طرح طبتَ النفسَ یاقیسُ السری (اے سردار
قیس تو از روئے نفس خوش ہوا) یہاں الاوبر النفس میں الف لام زائد ہے۔

ترکیب:

(قد) حرف تحقیق (تزاد) فعل مضارع مجہول با نائب فاعل (ھی ضمیر مستتر ہے جو راجع ہے الف لام کی
طرف) (لازما) فعل سابق کے مصدر سے حال ہے (کاللات ای وذالک کائن کاللات الخ
(لاضطرار) جار مجرور متعلّق ہے تزاد کے ساتھ (کبنات الاوبر الخ)

(ش) ذکر المصنف فی ھذین البیتین أن الألف واللام تأتی زائدة، وھی—فی زیادتھا—علی قسمین: لازمة، وغیر
لازمة.

ثم مثّل الزائدة اللازمة بـ((اللات)) وھو اسم صنم کان بمکة وبـ((الآن)) وھو ظرف زمان مبنی
علی الفتح، واختلف فی الألف واللام الداخلة علیه؛ فذھب قومٌ إلی أنھا لتعریف الحضور کما فی قولک
((مررت بھذا الرجل))؛ لأن قولک: ((الآن)) بمعنی ھذا الوقت، وعلی ھذا لاتکون زائدة، وذھب قوم—منھم
المصنف—إلی أنھا زائدة، وھو مبنی لتضمنه معنی الحرف، وھو لام الحضور.

ومثل—أیضًا—بـ((الذین))، و((اللات)) والمراد بھما ما دخل علیه ((أل)) من الموصولات
وھو مبنی علی أن تعریف الموصول بالصّلة؛ فتکون الألف واللام زائدة وھو مذھب قوم، واختار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المصنف، وذهب قوم إلى أن تعريف الموصول ب((أل)) إن كانت فيه نحو: ((الذى)) فإن لم تكن فيه فبنيتها نحو: ((من، وما)) إلا ((أيا)) فإنها تتعرف بالإضافة؛ فعلى هذا المذهب لاتكون الألف واللام زائدة، وأما حذفها فى قراءة من قرأ: (صراط لذين أنعمت عليهم) فلايدل على أنها زائدة؛ إذ يحتمل أن تكون حذفت شذوذًا وإن كانت معرفة، كما حذف من قولهم: ((سلام عليكم)) من غير تنوين -يريدون ((السلام عليكم)).

وأما الزائدة غير اللازمة فهى الداخلة -اضطرارًا- عى العلم، كقولهم فى: ((بنات أوبر)) علم لضرب من الكمأة ((بنات الأوبر)) ومنه قوله:

٣٦-وَلَقَدْ جَنيتُكَ اكْمُؤاوَعَسَاقِلاً
وَلَقَدْ نَهَيتُكَ عَنْ بَنَاتِ الأَوْبَرِ

والأصل ((بنات أوبر)) فزيدت الألف واللام، وزعم المبرد أن ((بنات أوبر)) ليس بعلم؛ فالألف واللام -عنده- غير زائدة.

ومنه الداخلة اضطرارًا على التمييز، كقوله:

٣٧-رأيتُكَ لَمَّا انْ عَرَفْتَ وُجُوهَنَا
صَدَدْتَ ،وَطِبْتَ النَّفْسَ يَاقَيْسُ عَنْ عَمْرِو

والأصل ((وطبت نفسًا، فزاد الألف واللام، وهذا بناء على أن التمييز لايكون إلا نكرة، وهو مذهب البصريين، وذهب الكوفيون إلى جواز كونه معرفة؛ فالألف واللام عندهم غير زائدة.

وإلى هذين البيتين اللذين أنشدناهما أشار المصنف بقوله: ((كبنات الأوبر)) وقوله: ((وطبت النفس ياقيس السرى)).

ترجمہ وتشریح:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں شعروں میں الف لام زائد کی طرف اشارہ کیا اور حقیقت کے اعتبار سے ان کی دو قسمیں ہیں (۱) لازم (۲) غیر لازم۔ زائد لازم کی مثال: جیسے اللات (یہ بت کا نام ہے جو مکہ میں تھا) اور الآن پر جو الف لام داخل ہے اس میں اختلاف ہے بعض حضرات کا مسلک یہ ہے کہ یہ حال کو معرفہ بنانے کیلئے آتا ہے جیسے مررت بھذا الرجل اس لئے کہ الآن کا معنیٰ ھذا الوقت کے ہے اس صورت میں الف لام زائد نہیں ہوگا۔ اور بعض حضرات کا مسلک (جن میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں) یہ ہے کہ یہ زائد ہے اور یہ مبنی ہے اسلئے کہ یہ حرف کے معنیٰ کو متضمن ہے جو کہ لام حضور ہے۔

الآن کے مبنی ہونے کا سبب:

اس میں کئی مذاہب ہیں ایک مذہب تو شارح نے بیان کیا لیکن اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اس میں موجود الف لام کو لغو قرار دیکر معدوم الف لام کا اعتبار کرنا عجیب ہے۔

۲......اور بعض حضرات کا مسلک یہ ہے کہ الآن اس لئے مبنی ہے کہ یہ اشارہ کے معنیٰ کو متضمن ہے اس لئے کہ یہ **ھذاالوقت** کے معنیٰ میں ہے یہ قول زجاج رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

۳......بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ یہ اسلئے مبنی ہے کہ یہ جامد ہونے میں حرف کے ساتھ مشابہ ہے جس طرح حرف تثنیہ جمع مصغر نہیں ہوتا اسی طرح الآن بھی نہیں ہوتا۔

۴......بعض کے قول کے مطابق یہ معرب ہے اور منصوب بنا بر ظرفیت ہے، اور کبھی من کی وجہ سے اس پر جر بھی آتا ہے، واللہ اعلم.

ومثل ایضا بالّذین الخ:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے زائد لازمی کی باقی مثالوں میں الّذینَ، الّلات کو ذکر کیا ہے لیکن اس کو زائد کہنا اس بات پر مبنی ہے کہ یہ مانا جائے کہ موصول کی تعریف صلّہ سے ہوتی ہے، نہ کہ الف لام سے تو پھر الف لام زائد ہوگا، یہی ایک قوم کا مسلک ہے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی یہی مختار ہے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ الّذین، الّلات میں الف لام زائد نہیں ان حضرات کے ہاں موصول کی تعریف صلہ سے نہیں ہوتی، بلکہ الف لام کی موجودگی میں الف لام سے ہی ہوتی ہے جیسے الّذی، اور اگر الف لام لفظوں میں ذکر نہ ہو تو اس کی نیت کرنے سے ہوتی ہے جیسے مَنْ، مَا اور ایّ کی تعریف اضافت سے ہوتی ہے۔

دوسرے مسلک والوں پر اعتراض اوارد ہوتا ہے کہ اگر یہ زائد نہ ہوتا تو صراط لذین (ایک قراءت کے مطابق) میں حذف نہ ہوتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ حذف زائد ہونے کی علامت ہو، اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ شذوذاً حذف ہوا ہو جیسے سلامٌ علیکم میں الف لام حذف ہوا ہے مراد اس سے السلام علیکم ہوتا ہے۔

واما الزائدة الخ:

زائد غیر لازم وہ ہے جو علم پر ضرورت شعری وغیرہ کی وجہ سے داخل ہو جیسے بنات الاوبر کا الف لام اور اسی سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شاعر کا یہ قول ہے۔

۳۶–وَلَقَدْ جَنَیْتُکَ اَکْمُؤاً وَعَسَاقِلاً
وَلَقَدْ نَهَیْتُکَ عَنْ بَنَاتِ الْأَوْبَرِ

ترجمہ:...... میں نے تیرے لیے اچھی قسم کی چھوٹی اور بڑی کھمبیاں توڑ دیں۔ اور میں نے تجھے چھوٹی اور بے کار قسم کی کھمبیوں سے منع کیا۔

تشریح المفردات:

جنیتک اصل میں جَنَیْتُ لک ہے، جنی یجنی جنیا ضرب سے درخت سے پھل توڑنا، اکمؤ جمع ہے کماۃ کی اور عساقل جمع ہے عسقل کی یا عسقول کی۔ اکمؤ، عساقل، بنات الاوبر ان تینوں کا معنی سانپ کی چھتری ہے کھمبی بھی اس کو کہتے ہیں اکمؤ چھوٹی اور عساقل بڑی ہوتی ہیں یہ دو قسمیں کھائی جاتی ہیں بنات الاوبر چھوٹی قسم ہے ردّی قسم ہونے کی وجہ سے نہیں کھائی جاتی ہیں، ابن اوبر اس کا واحد ہے اور قاعدہ ہے کہ ابن جب غیر عاقل علم کا جزء ہو تو اس کی جمع بنات آتی ہے، اور اگر عاقل کے علم کا جزء ہو تو اس کی جمع بنین آتی ہے۔ (منجد کی شروع میں اس طرح کی کئی مثالیں ذکر کی ہیں)

ترکیب:

(وَلَقَدْ) لام تاکیدیہ (واو) قسمیہ (قد) حرف تحقیق (جَنیتُکَ) فعل فاعل و مفعول اوّل (اکمُؤا وَعَسَاقِلاً) مفعول ثانی، (نَهَیتُکَ) فعل فاعل و مفعول اوّل (عَنْ بَنَاتِ الاَوبر) جار مجرور ملکر نہیتُ کے ساتھ متعلّق۔

محل استشہاد:

بنات الاوبر محل استشہاد ہے اصل میں بناتُ اوبر تھا بنات اوبر علم تھا اور علم پر الف لام نہیں آتا اس وجہ سے کہ الف لام تعریف کیلئے آتا ہے اور علمیت میں تعریف ہوتی ہے لیکن اضطراراً الف لام اس پر زائد کیا گیا۔

بعض حضرات کے نزدیک چونکہ بنات اوبر علم ہی نہیں اس وجہ سے الف لام ان کے ہاں زائد نہیں۔

الف لام زائد غیر لازمی وہ بھی ہے جو اضطراراً تمیز پر داخل ہو جائے جیسے شاعر کا قول ہے۔

۳۷–رأیتُکَ لَمَّا اَنْ عَرَفْتَ وُجُوهَنَا
صَدَدْتَ، وَطِبْتَ النَّفْسَ یَاقَیْسُ عَنْ عَمْرٍو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:...... میں نے جنگ کے موقع پر آپ کو دیکھا، تو آپ نے اعراض کیا عمرو کے قاتل سے اور آپ از روئے نفس خوش ہوئے اے قیس۔

تشریح المفردات:

وجوہ بمعنی ذوات، وجہ (چہرہ) ذکر کر کے کل مراد لیا گیا، وذکر الوجہ للتعظیم، صددت ای اعرضت، طبت النفس ای طابت نفسک یہاں تمیز محول عن الفاعل ہے، نفس سے مراد اگر روح لیا جائے تو مؤنث ہے اور شخص لیا جائے تو مذکر ہے، عن عمرو یہاں مضاف حذف ہے ای عن قاتل عمرو۔

ترکیب:

(رأیتُکَ) فعل فاعل ومفعول (لَمَّا) ظرف بمعنی حین (اَنْ) زائد (عَرَفْتَ وُجُوهَنَا) فعل فاعل ومفعول، (صَدَدْتَ) فعل فاعل (لمّا) کا جواب ہے، (طِبتَ) فعل فاعل نفسًا تمییز محوّل عن الفاعل (عن عمرو اس کے ساتھ متعلق، (یاقیس) جملہ معترضہ بین العامل والمعمول۔

(قیس نے جنگ کے دوران بھاگ کر اپنے دوست عمرو کے قاتل کو چھوڑ دیا اور اس کا بدلہ نہیں لیا، شاعر اسی منظر کو پیش کر کے قیس کو ملامت کر رہا ہے۔)

محلّ استشہاد:

طِبْتَ النفس محل استشہاد ہے یہاں اصل میں طبت نفسًا تھا تمیز پر الف لام زائد ہے۔

لیکن یہ اس پر مبنی ہے کہ تمیز صرف نکرہ ہوا کرتی ہے یہ بصریین کا مسلک ہے کوفیین کے ہاں چونکہ تمیز معرفہ بھی واقع ہوسکتی ہے اس وجہ سے ان کے ہاں الف لام زائد نہیں۔

مذکورہ دو اشعار کی طرف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے اشارہ کیا ہے کبنات الاو بر وطبت النفس یاقیس السرّی.

وبعضُ الاعلامِ عَلیہ دَخلا
لِلَمحِ مَاقَدْ کَانَ عنہ نُقِلا
کالفضل والحارثِ والنعمان
فذکرُذا وَحَذْفُہ سِیّان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......بعض اعلام ایسے بھی ہیں جن پر الف لام داخل ہوتا ہے، تاکہ اشارہ ہو اس چیز کی طرف جس سے ان کو نقل کیا گیا ہے۔ جیسے الفضل، الحارث، النعمان۔ پس الف لام کا ذکر اور حذف دونوں برابر ہیں۔

ترکیب:

(بعضُ الاعلامِ) مضاف مضاف الیہ مبتدا (عَلیه) جار مجرور (دَخل) کے ساتھ متعلّق (دخل) فعل بافاعل خبر، الف اطلاق کیلئے ہے (لِلَمحِ ماالخ) جار مجرور دخل کے ساتھ متعلّق۔ کالفضل ای وذالک کائن کالفضل الخ (ذکرُوذا وَحَذفُه) معطوف علیہ معطوف مبتدا (سیّان) خبر۔

(ش) ذکر المصنف فیما تقدم –أن الألف واللام تکون معرفة، وتکون زائدة، وقدتقدم الکلام علیهما، ثم ذکرفی هذین البیتین أنهاتکون للمح الصفة، والمراد بهاالداخلة علی ماسمی به مالأعلام المنقولة، ممایصلح دخول((أل))علیه، کقولک فی((حسن)): ((الحسن))وأکثرماتدخل علی المنقول من صفة، کقولک فی((حارث)): ((الحارث)) وقدتدخل علی المنقول من مصدر، کقولک فی((فضل)): ((الفضل))وعلی المنقول من اسم جنس غیر مصدر، کقولک فی ((نعمان)): ((النعمان))وهوفی الأصل من أسماء الدم؛فیجوز دخول((أل))فی هذه الثلاثة نظرًاإلی الأصل، وحذفهانظرًاإلی الحال.

وأشاربقوله ((للمح ماقدکان عنه نقلا))إلی أن فائدةدخول الألف واللام الدلالةعلی الالتفات إلی مانقلت عنه من صفة ،أومافی معناها.

وحاصله:أنک إذاأردت بالمنقول من صفة ونحوه أنه إنماسمی به للتفاؤل،وهوأنه یعیش ویحرث،وکذاکل مادل علی معنی وهو ممایوصف به فی الجملة ،کفضل ونحوه،وإن لم تنظرإلی هذاونظرت إلی کونه علما لم تدخل الألف واللام ،بل تقول:فضل،وحارث،ونعمان؛فدخول الألف واللام أفاد معنی لایستفادبدونهما؛فلیستابزائدتین،خلافالمن زعم ذلک، وکذلک أیضالیس حذفهماوإثباتهماعلی السواء کماهوظاهر کلام المصنف،بل الحذف والإثبات،ینزّل علی الحالتین اللتین سبق ذکرهما،وهوأنه إذالمح الأصل جیء بالألف واللام ،وإن لم یلمح لم یؤت بهما.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:............کبھی علم پر بھی الف لام آتا ہے:

یہ بات پہلے گزر گئی کہ الف لام کبھی تعریف کیلئے آتا ہے۔اور کبھی زائدہ آتا ہے جس کی پوری تفصیل گزر گئی۔ یہاں مصنف علیہ الرحمۃ یہ بتا رہے ہیں کہ کبھی یہ صفت کی طرف اشارہ کرنے کیلئے اعلام پر داخل کیا جاتا ہے، اور مراد اس سے وہ الف لام ہے جو داخل ہوا ان اعلام منقولہ پر جو کسی کا نام رکھا جائے اور اس پر الف لام کے داخل ہونے کی صلاحیت بھی ہو جیسے حسن میں الحسن کہنا، بسا اوقات یہ اعلام یا تو صفت سے نقل ہوتے ہیں جیسے حارث میں الحارث کہنا، یا مصدر سے جیسے ''فضل'' میں ''الفضل'' کہنا کبھی مصدر کے علاوہ اسم جنس سے جیسے نعمان میں النعمان کہنا (نعمان خون کے ناموں میں سے ایک نام ہے سرخی خون کو لازم ہے تو وصف حمرت کی طرف اشارہ کرنے کیلئے نعمان پر الف لام لانا جائز ہے۔

الغرض تینوں میں اصل کو دیکھ کر الف لام لانا جائز ہے اور حال کو دیکھ کر حذف بھی جائز ہے۔

لِلَمْحِ مَاقد کَانَ عَنه نقلا الخ سے مصنف رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے بھی اسی کی طرف اشارہ کیا کہ الف لام کے داخل ہونے کا فائدہ صفت وغیرہ کی طرف التفات کرنا ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ اعلام منقولہ سے معنی کے تفاؤل (برکت، نیک فالی) کو دیکھتے ہوئے اگر صفت مراد لی جائے تو الف لام کا لانا جائز ہے مثلاً الحارث پر الف لام داخل کرنا تا کہ اس کی اصل (حرث) کی طرف اشارہ ہو کہ آگے چل کر یہ آدمی زندگی گزارے گا اور کھیتی باڑی کا کام کرے گا۔

اسی طرح الف لام ہر اس علم پر داخل کر سکتے ہیں جو دلالت کرتا ہو ایسے معنی پر جو فی الجملہ صفت بن سکتا ہو۔ جیسے فضل اگر کسی کا نام ہو تو فضیلت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے الفضل کہنا جائز ہے اور ان فائدوں کا لحاظ کئے بغیر علم پر الف لام داخل کرنا صحیح نہیں۔ چونکہ الف لام کے داخل ہونے کی وجہ سے جو فائدہ ہوتا ہے وہ اس کے بغیر نہیں ہوتا اس وجہ سے یہ زائد نہیں ہے اگر چہ بعض حضرات کے زعم کے مطابق زائد ہیں۔

و کذالک ایضا حذفها الخ:

شارح فرماتے ہیں کہ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس صورت میں الف لام کا داخل کرنا اور نہ کرنا برابر نہیں جیسے کہ مصنف رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے فذکر ذا وحذفه سیّان'' کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے بلکہ حذف اور اثبات دونوں کو مختلف حالات پر محمول کیا جائے گا جن کا پہلے ذکر ہو چکا کہ اگر اصل کی طرف اشارہ کرنا ہو تو پھر الف لام کو لایا جائے گا ورنہ نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَــدْ يَــصِــيــرُ عَــلَــمًــا بِــالــغَــلَبَة
مُــضَــافٌ اَوْ مَــصْــحُــوبُ اَلْ كَــالــعَــقَبَة
وَحَــذْفَ الْ ذِیْ اِنْ تُــنَــادِ اَوْ تُــضِــفْ
اَوْ جِــبْ، وَفِــی غَــیْــرِهِــمَــا قَــدْ تَــنْــحَــذِفُ

ترجمہ:......کبھی غلبہ کی وجہ سے مضاف اور الف لام والا اسم علم بن جاتا ہے۔ (ایلہ نامی بستی کیلئے خاص ہے) نداء اور اضافت کے وقت اس الف لام کے حذف کو واجب کر اور کبھی ان دونوں کے علاوہ میں بھی حذف ہوتا ہے۔

ترکیب:

(واو) استینافیہ (قد) حرف تقلیل (یصیر) فعل ناقص (مضاف او مصحوب ال) معطوف علیہ معطوف اسم ہوا یصیر کا (علمًا) اس کی خبر (کالعقبة) ای وذلک کائن کالعقبة (اِنْ تناداوتضف) شرط (اوجب حذف ال ذی) فعل بافاعل مفعول جزاء (اوجب جزاء میں فاء کو ضرورت شعری کی وجہ سے حذف کیا گیا ہے) (فی غیرهما) جار مجرور متعلق ہوا تنحذف کے ساتھ۔

(ش) من أقسام الألف واللام أنهاتكون للغلبة، نحو: ((المدينة))، و((الكتاب)) فإن حقهما الصدق على كل مدينة وكل كتاب، لكن غلبت ((المدينة)) على مدينة الرسول ﷺ، و ((الكتاب)) على كتاب سيبويه رحمه الله تعالىٰ، حتى إنهما إذا أطلقا لم يتبادر إلى الفهم غيرهما.

وحكم هذه الألف واللام أنها لاتحذف إلافي النداء أو الإضافة، نحو: ((ياصعق)) في الصعق، و((هذه مدينة رسول الله ﷺ)).

وقدتحذف في غيرهماشذوذًا، سمع من كلامهم: ((هذاعيوق طالعا))، والأصل العيوق، وهو أسم نجم.

وقد يكون العلم بالغلبة أيضًامضافًا: كابن عمر، وابن عباس، وابن مسعود؛ فإنه غلب على العباد لة دون غيرهم من أولادهم، وإن كان حقّه الصدق عليهم، لكن غلب على هؤلاء، حتى إنه إذاأطلق ((ابن عمر)) لايفهم منه غير عبدالله وكذا ((ابن عباس)) و((ابن مسعود)) رضى الله عنهما اجمعين؛ وهذه الإضافة لاتفارقه؛ لافي نداء، ولافي غيره، نحو: ((ياابن عمر)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح :............کبھی علم غلبہ کیلئے آتا ہے :

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ کبھی الف لام غلبہ کیلئے بھی آتا ہے جیسے المدینة، الکتاب. اب ہونا تو یہ چاہئیے تھا کہ ہر شہر اور ہر کتاب پر ان کا اطلاق ہو۔ لیکن المدینة مدینة الرسول ﷺ پر اور الکتاب سیبویہ رحمہ اللہ کی کتاب پر غالب ہوا ہے یہاں تک کہ اگر المدینة، الکتاب مطلق بولا جائے تو ذہن میں ان کے علاوہ کوئی اور نہیں آتا،

غلبہ والے اس الف لام کا حکم یہ ہے کہ یہ صرف نداء اور اضافت کی صورت میں حذف ہوتا ہے جیسے الصعق میں یا صعق کہنا (الصعق اصل لغت کے اعتبار سے ہر اس آدمی کو کہا جاتا تھا جس پر بجلی یا کوئی اور مہلک عذاب آیا ہو بعد میں خویلد بن نفیل کا نام پڑ گیا اس لئے کہ وہ ایک مرتبہ تھامہ میں لوگوں کو کھانا کھلا رہا تھا اس دوران تیز وتند ہوا آئی اور اس سے کھانے کی پلیٹوں میں مٹی آگئی جس کی وجہ اس نے ہوا کو گالیاں دیں، اللہ رب العزت نے اس پر عذاب یا بجلی نازل کی تو لوگوں نے اس کا نام الصعق رکھدیا)

اور اضافت میں حذف کی مثال جیسے ھذہ مدینة رسول اللّٰہ ﷺ، کبھی نداء اور اضافت کے علاوہ بھی شذوذًا اس الف لام کو حذف کیا جاتا ہے جیسا کہ کلام عرب میں مسموع ہے "ھذا عیّوق طالعًا" اصل میں عیّوق تھا (ستارے کا نام ہے جو ثریا کے پیچھے ہوتا ہے)

و قد یکون الخ:

کبھی مضاف بھی غلبہ کی وجہ سے علم بن جاتا ہے جیسے ابن عمر، ابن عباس، ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اس لئے کہ اگرچہ ان کا اطلاق عمر عباس مسعود کے تمام بیٹوں پر ہوتا ہے لیکن یہاں عبداللّٰہ بن عمر، عبداللّٰہ ابن عباس، عبداللّٰہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پر ان کا اطلاق غالب ہوا ہے، نداء اور غیر نداء دونوں میں ان سے یہ اضافت جدا نہیں ہوتی ۔

الاِبتداء

مبتدأٌ زیدٌ، وَعاذِرٌ خبر
اِنْ قُلْتَ زیدٌ عاذِرٌ مَنِ اعتذَر
واوّلٌ مبتدأٌ، والثانی
فاعِلٌ اَغْنی فِی اَسارِذانِ
وَقِسْ، وکاستفهامِ النّفیُ، وقَدْ
یجوزُ نحوُ فائِزٌ اُولُو الرَّشد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......اگر آپ زید عاذِرٌ مَنِ اعتَذَر کہتے ہیں تو اس میں زید مبتدا اور عاذر خبر ہے۔ اور اَسَارٍ ذان میں پہلا مبتدا (کی دوسری قسم) ہے اور دوسرا ایسا فاعل ہے جو خبر سے مستغنی کر دیتا ہے۔

اور اسی طرح آپ قیاس کریں۔ اور استفہام کی طرح نفی بھی ہے اور کبھی فائزٌ اولو الرّشد (بغیر استفہام ونفی کے مقدم ہونے کے) بھی جائز ہے (مثالوں کا ترجمہ بالترتیب یہ ہے (۱) زید کے سامنے جو عذر پیش کرتا ہے وہ اس کو قبول کرنے والا ہوتا ہے۔ (۲) کیا وہ دونوں رات کے وقت چلنے والے ہیں (۳) ہدایت والے حضرات کامیاب ہیں)

ترکیب:

(مبتدا) خبر مقدم (زید) مبتدا مؤخر (عاذر خبر بھی اسی طرح ہے (ان قلت الخ) شرط، جواب شرط محذوف ہے ماقبل کی عبارت اس پر دال ہے ای ان قلت الخ فزید مبتدأ وعاذر خبر۔ (اوّل مبتدا) مبتدا خبر (الثانی) مبتدا (فاعل) موصوف (اغنی فی اسارٍ ذان) صفت' موصوف صفت ملکر خبر (قس) فعل با فاعل۔ (کاستفهام) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلّق ہو کر خبر مقدم (النفی) مبتدا مؤخر (قدیجوز نحو الخ) فعل فاعل۔

(ش) ذكر المصنف انّ المبتدأ على قسمين :مبتدأ له خبر، ومبتدأ له فاعل سد مسدَّ الخبر؛ فمثال الأوّل ((زيدٌ عَاذِرٌ مَنِ اعْتَذَرْ)) والمراد به: مالم يكن المبتدأ فيه وصفا مشتملا على مايذكر في القسم الثاني؛ فزيد: مبتدأ، وعاذر: خبره، ومن اعتذر: مفعول لعاذر، ومثال الثاني ((أسارٍ ذان)) فالهمزة: للاستفهام، وسار: مبتدأ، وذان: فاعل سدَّمَسَدَّ الخبر، ويقاس على هذا ماكان مثله، وهو: كل وصف اعتمد على استفهام، أو نفي -نحو: أَقَائِمٌ الزَّيْدَانِ، ومَاقَائِمٌ الزَّيْدَانِ- فإن لم يعتمد الوَصف لم يكن مبتدأ، وهذا مذهب البصريين إلا الأخفش -ورفع فاعلا ظاهر، كمامثل، أو ضميرًا منفصلا، نحو: ((أقائم أنتما)) وتم الكلام به؛ فإن لم يتم به (الكلام) لم يكن مبتدأ، نحو: ((أقائم أبواه زيد)) فزيد: مبتدأ مؤخر، وقائم: خبر مقدم، وأبواه: فاعل بقائم، ولايجوز أن يكون ((قائم)) مبتدأ؛ لأنه لايستغني بفاعله حينئذ؛ إذ لايقال ((أقائم أبواه)) فيتم الكلام، وكذلك لايجوز أن يكون الوصف مبتدأ إذا رفع ضميرًا مستترًا؛ فلايقال في ((مازيدقائمٌ ولاقاعدٌ)) إن ((قاعدًا)) مبتدأ، والضمير المستتر فيه فاعل أغنى عن الخبر؛ لأنه ليس بمنفصل، على أن في المسألة خلافا، ولافرق بين أن يكون الاستفهام بالحرف، كمامثل، أو بالاسم كقولك: كيف جالس العمران وكذلك لافرق بين أن يكون النفي بالحرف، كمامثل، أو بالفعل كقولك: ((ليس قائم الزّيدان)) فليس: فعل ماض (ناقص)، وقائم: اسمه، والزيدان: فاعل سدَّمسدَّ خبر ليس، وتقول: ((غير قائم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزيدان)) فغير: مبتدأ، وقائم: مخفوض بالإضافة، والزيدان: فاعل بقائم سدّمسدّخبرغير؛ لأن المعنى ((ماقائم الزّيدان)) فعومل ((غيرقائم)) معاملة ((ماقائم)) ومنه قوله:

٣٨- غَيْرُ لاهٍ عِدَاكَ، فَاطّرِحِ
اللّهْوَ، وَلاتَغْتَرِرْبِعَارِضِ سِلْمِ

فغير: مبتدأ؛ ولاه: مخفوض بالإضافة، وعداك: فاعل بلاه سد مسد خبرغير؛ ومثله قوله:

٣٩- غَيْرُمَأْسُوفٍ عَلَى زَمَنٍ
يَنْقَضِي بِالْهَمّ وَالْحَزَنِ

فغيرمبتدأ، ومأسوف: مخفوض بالإضافة، وعلى زمن: جارو مجرورفي موضع رفع بمأسوف لنيابته مناب الفاعل، وقدسدمسدخبرغير.

وقدسأل أبوالفتح ابن جني ولده عن أعراب هذاالبيت؛ فارتبک في أعرابه ومذهب البصريين- إلاالأخفش- أن هذاالوصف لايكون مبتدأإلاإذااعتمدعلى نفي أواستفهام، وذهب الأخفش والكوفيون إلى عدم اشتراط ذلک؛ فأجازوا: ((قائم الزيدان)) فقائم: مبتدأ، والزيدان: فاعل سدمسدالخبر.

وإلى هذاأشارالمصنف بقوله: ((وقديجوزنحو: فائزأولوالرّشد)) أى: وقد يجوزاستعمال هذاالوصف مبتدأمن غيرأن يسبقه نفي أواستفهام.

وزعم المصنف أن سيبويه يجيزذلک على ضعف، وممااوردمنه قوله:

٤٠- فَخَيْرٌ نَحْنُ عِنْدَالنَّاسِ منكُمْ
إِذَا الدّاعِي الْمُثَوِّبُ قَالَ: يَالاَ

فخير: مبتدأ، ونحن: فاعل سدمسدّالخبر، ولم يسبق: خير)) نفي ولااستفهام، وجعل من هذا قوله:

٤١- خَبِيرٌ بَنُولَهَبٍ، فَلاتَکُ مُلْغِيًا
مَقَالَةَ لهبيٍّ إِذَاالطَّيْرُمَرَّتِ

فخير: مبتدأ، وبنولهب: فاعل سدمسد الخبر.

محكمه دلائل وبراہين سے مزين متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح: ....مبتدا کی قسمیں:

نحو کی کتابوں میں یہ بات تفصیلاً ذکر ہے کہ مبتدا کی دو قسمیں ہیں۔

۱......ایک وہ مبتدا ہے جو مسند الیہ ہوا کرتا ہے جو کہ مشہور ہے یا مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیش کردہ مثال زیدٌ عَاذِرٌ، اَسَارٍ ذان۔

۲......ایک وہ ہے جو مسند الیہ نہیں ہوتا، اس قسم کے مبتدا کیلئے بجائے خبر کے فاعل ہوتا ہے جو خبر کی جگہ قائم مقام ہوتا ہے جیسے اقائم زید، واضح رہے کہ بعض نحویوں نے مبتدا کی قسم ثانی کا انکار کیا ہے اور اقائم زیدٌ کی ترکیب میں وہ قائم کو خبر مقدم اور زیــد کو مبتدا مؤخر کہتے ہیں۔ لیکن اکثر نحوی مبتدا کی قسم ثانی کو ثابت اور جائز مانتے ہیں مگر ان کے ہاں مبتدا کی قسم ثانی کیلئے تین شرائط ہیں۔

۱......پہلی شرط یہ ہے کہ مبتدا کی قسم ثانی ایسا وصف ہو جو استفہام یا نفی پر اعتماد کرے جیسے اقائم الزیدان، ماقائم الزیدان۔

۲......دوسری شرط یہ ہے کہ یہ وصف فاعل ظاہر کو رفع دے (جس کی مثال گزر گئی) یا ضمیر منفصل کو جیسے اقائمٌ انتما۔

۳......تیسری شرط یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے کلام تامّ ہو جائے اگر کلام تام نہ ہو تو مبتدا کی قسم ثانی نہیں بنا سکتے اسلئے اقائم ابو اہ کہکر کلام تامّ نہیں ہوتا لہٰذا یہاں قائم خبر مقدم اور زید مبتدا مؤخر ہوگا۔

ضمیر منفصل کو رفع دینے کی شرط سے احتراز کیا اس وصف سے جو ضمیر مستتر کو رفع دے اس وجہ سے مــا زیــدٌ قــائــمٌ ولاقاعد میں چونکہ قاعدٌ نے ضمیر مستتر کو رفع دیا ہے اس وجہ سے قاعد کو مبتدا کی قسم ثانی بنانا صحیح نہیں اگرچہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے (جس کی وضاحت انشاء اللہ آگے آئے گی)

ولافرق بين ان يكون الخ:

استفہام پر اعتماد چاہے حرف کے ساتھ ہو جیسے اَسَارٍ ذانِ وغیرہ یا اسم کے ساتھ جیسے کیفَ جَــالِــسٌ الــعـمـرانِ (یہاں استفہام کیفَ کے ساتھ ہے جو کہ اسم ہے اور مبنی بر فتح ہے) دونوں صورتوں میں وصف کو مبتدا بنا سکتے ہیں۔

اور اسی طرح نفی پر اعتماد بھی عام ہے حرف کے ساتھ ہو جیسے مَــاقــائــمٌ الــزیــدان یا فعل کے ساتھ جیسے لَیْــسَ قــائــمٌ الزیدان یہاں لَیْسَ فعل ناقص ہے اور قائم اس کا اسم ہے اور الزیدان فاعل ہے جو لیس کی خبر کی جگہ پر قائم ہے۔ اسی طرح غیر قائم الزیدان میں غیر مبتدا ہے اور قائم اضافت کی وجہ سے مجرور ہے اور الزیدان فاعل ہے جو غیر کی خبر کی جگہ پر قائم ہے اس لئے کہ اس کا معنی بھی ماقائم الزیدان ہے غیر قائم کے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا گیا جو ماقائم کے ساتھ ہوا۔ اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۳۸-غَیْــــرُ لاہٍ عِــــدَاکَ، فــــاطّــــرِحِ
الــلّـهْــوَ، وَلاتَــغْــتَــرِرْ بِــعَــارِضِ سِـــلَـــمِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:.....آپ کے دشمن آپ سے غافل نہیں لہٰذا آپ غفلت کو چھوڑ دیں اور عارضی صلح پر دھوکہ نہ کھائیں۔

تشریح المفردات:

لاہ اسم فاعل نصر ینصر کے باب سے ترک اور غفلت کے معنیٰ میں ہے، عداک عدوّ کی جمع ہے، اطّرح باب افتعال سے پھینکنے کے معنیٰ میں ہے لاتغترر دھوکہ مت کھا، عارض سلم عارضی صلح اضافة الصفة للموصوف کے قبیل سے ہے۔

ترکیب:

(غیرُ لاہٍ) مضاف مضاف الیہ مبتدا کی قسم ثانی (عِداکَ) فاعل، خبر کی جگہ قائم ہے (اطّرِح اللّھو) فعل بافاعل و مفعول (لاتَغتَرِر) فعل نہی بافاعل (بعَارِض سِلم) جار مجرور لاتغترر کے ساتھ متعلق ہوا۔

محلّ استشہاد:

غیر لاہ عداک محلّ استشہاد ہے یہاں فاعل خبر کی جگہ قائم مقام ہے اور وصف (یعنی لاہ اسم فاعل) نے یہاں اعتماد کیا ہے نفی پر جو اسم کے ساتھ ہے (یعنی غیر کے ساتھ) غیر لاہ کے ساتھ مالاہ والا معاملہ کیا گیا۔

اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۳۹-غَیْـــرُ مَـــأْسُــوفٍ عَــلٰــی زَمَــنٍ
یَــنْــقَــضِــیْ بِـــالْهَـــمِّ وَالْـــحَــزَنِ

ترجمہ:.....افسوس نہیں کیا جاتا اس زمانے پر جو غم و پریشانی کے ساتھ گزرتا ہے (یعنی عقلمند آدمی کو غم والی زندگی پر افسوس نہیں کرنا چاہیے)

تشریح المفردات:

ماسوف بروزن مفعول، اسف بمعنیٰ افسوس، زمن وقت قلیل اور کثیر دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ینقضی ای ینتھی ویفرغ، الھمّ والحزن الفاظ مترادفہ ہیں معنیٰ ان کا ایک ہے یعنی غم و پریشانی۔

ترکیب:

(غیرُ ماسوفٍ) مبتدا (عَلیٰ) جار (زَمَنٍ) موصوف (یَنقَضِیْ بالھمّ الخ) صفت، موصوف صفت ملکر خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل استشہاد:

غیر ماسوف محل استشہاد ہے یہاں وصف (اسم مفعول) نے نفی پر اعتماد کیا ہے جو اسم کے ساتھ ہے۔ ابوالفتح بن جنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے سے اس شعر کا اعراب پوچھا تو وہ اس میں پھنس گیا (یقال ارتبک فی الامر کسی کام میں پھنس کے رہ جانا)

ومذهب البصريين الخ:

اس سے پہلے ذکر ہوا کہ وصف مبتدا تب بنے گا جب اس کا اعتماد نفی یا استفہام پر ہو یہ مسلک بصریین کا ہے سوائے اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ کے اور اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ اور کوفیین کا مسلک یہ ہے کہ وصف کے مبتدا بننے کیلئے یہ شرائط ضروری نہیں، یہ حضرات قائم الزیدان (بغیر اعتماد والے) میں قائم کو مبتدا اور الزیدان کو فاعل بناتے ہیں جو کہ خبر کی جگہ پر قائم ہے۔

اور کوفیین کے اس مسلک کی طرف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قول وقد یجوز نحو فائز اولو الرّشد، کے ساتھ اشارہ کیا ہے یعنی اس وصف کو مبتدا بنانا جائز ہے اگر چہ اس سے پہلے نفی اور استفہام نہ ہو فائز اولو الرشد میں فائز مبتدا ہے حالانکہ کسی پر بھی اس کا اعتماد نہیں ہے۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے زعم کے مطابق سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ ضعیف ہے لیکن پھر بھی جائز ہے اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۴۰- فَخَيْرٌ نَحْنُ عِنْدَ النَّاسِ مِنْكُمْ
إِذَا الدَّاعِي الْمُثَوِّبُ قَالَ: يَالاَ

ترجمہ:...... ہم لوگوں کے ہاں تم سے بہتر ہیں، جب کپڑا اہلا کر پکارنے والا کہے اے فلاں (یعنی جس پر مصیبت آتی ہے وہ ہمیں بلاتا ہے کہ اے فلاں میری مدد کیلئے آجاؤ تو ہم فوراً پہنچ جاتے ہیں)

تشریح المفردات:

خیر صیغہ اسم تفضیل ہے اصل میں اخیر تھا یاء کی حرکت خاء کی طرف منتقل کر دی پھر ہمزہ کی ضرورت نہیں رہی اس وجہ سے اس کو حذف کیا۔ المثوب بصیغہ اسم فاعل وہ آدمی جو پکارتے وقت اپنے کپڑے کو ہلاتا یا اٹھاتا ہے (یالا اصل میں یالفلان لی تھا مستغاث بہ (فلاں) کو حذف کیا اور الف اطلاقی کے ساتھ اس پر وقف کیا گیا پھر اختصار کی وجہ سے مستغاث لہ کو لام سمیت حذف کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(خیر) مبتدا(نحن) فاعل ہے خیر کی جگہ واقع ہے(عند الناس منکم)دونوں جار مجرور خیر کے ساتھ متعلق۔

(اذا) ظرف(الداعی المثوب) موصوف صفت مبتدا(قال یالا الخ خبر۔

محلّ استشہاد:

www.KitaboSunnat.com

خیر نحن محلّ استشہاد ہے یہاں وصف مبتدا ہے اور نحن فاعل ہے جو خیر کی جگہ قائم ہے اور اس نے نفی یا استفہام پر اعتماد نہیں کیا ہے یہ اخفش اور کوفیین کے مسلک کی مؤید ہے، لیکن بصریین کے ہاں نفی اور استفہام پر وصف کا اعتماد ضروری ہے وہ اس شعر کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہاں خیر مبتدا نہیں ہے بلکہ نحن محذوف کیلئے خبر ہے اور شعر میں جو نحن مذکور ہے یہ خیر کی مستتر ضمیر کی تاکید ہے اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۴۱ــخَبِیْــرٌ بَــنُــوْلَهَــبٍ ،فَـلَاتَکُ مُـلْـغِیًــا

مَــقَـــالَةَ لِهِبِـــيٍّ إِذَا الــطَّیْــرُ مَــرَّتِ

ترجمہ:......بنولہب باخبر لوگ ہیں، لہٰذا جب پرندہ گزرے تو کبھی لھبی آدمی کی بات کو فضول مت سمجھ۔

تشریح المفردات:

خبیر ای علیم' بنولھب یہ ازد کا ایک قبیلہ ہے اصل میں بنون للھب تھا لام کو تخفیف اور نون کو اضافت کیوجہ سے حذف کیا۔مقالة بمعنی کلام،الطیر طائر کی جمع ہے مفرد اور جمع سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے،

شان ورود:

بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ شعر طائی قبیلہ کے ایک آدمی کا ہے اور اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ بیٹھے ہوئے تھے ایک پرندہ زمین سے اڑا، اس کے پاؤں سے ایک کنکری گری جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سرمبارک کے آگے حصے پر لگی جس سے سرمبارک زخمی ہوگیا اور یہ زمانہ حج کا تھا تو اس لھبی آدمی نے کہا کہ اللہ کی قسم، امیر المؤمنین آئندہ سال حج نہیں کرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسی سال وہ دنیا فانی سے رحلت فرما گئے۔(لیکن یہ محض ان لوگوں کا خیال و وہم تھا جو کہ شرعاً حجت نہیں بلکہ ساقط الاعتبار ہے، یہ لوگ پرندہ کو بمنزلہ دشمن کے سمجھتے تھے، دشمن اگر بائیں طرف سے آتا تو یہ اس پر دائیں طرف سے غلبہ حاصل کرتے تھے اور اگر دائیں طرف سے آتا تو یہ بائیں طرف سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اسی طرح اگر پرندہ بائیں طرف سے آتا تو یہ لوگ سمجھتے کہ ہمارا سفر ابھی اچھا رہے گا اور دائیں طرف سے آتا تو سفر کو ناکام سمجھتے تھے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(خبیر) مبتدا (بنو لھب) فاعل ہے جو خبر کی جگہ قائم ہے، (فلاتک) فعل ناقص (انت) ضمیر مستتر اس کا اسم (ملغیا) اسم فاعل، ضمیر اس میں مستتر اس کیلئے فاعل (مقالة لهبی) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ، ملغیا اسم فاعل با فاعل ومفعول بہ فعل ناقص کی خبر۔ (اذا الطیر مرّت) شرط، جزاء محزوف فلاتک الخ اور ماقبل اس پر دال ہے۔

محلّ استشہاد:

خبیر بنو لھب محلّ استشہاد ہے اس لئے کہ یہاں خبیر (وصف) مبتدا کی قسم ثانی ہے اور بنو لھب فاعل ہے جو خبر کی جگہ پر قائم ہے حالانکہ یہاں وصف سے پہلے نفی اور استفہام پر اعتماد نہیں ہے یہ کوفیین اور اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ کے مسلک کی مؤید ہے بصریین اس شعر کی ترکیب یوں کرتے ہیں کہ خبیر خبر مقدم ہے اور بنو لھب مبتدا مؤخر ہے اور یہی ترکیب زیادہ راجح ہے۔

لیکن بصریین پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ مبتدا خبر میں افراد تثنیہ جمع میں مطابقت ضروری ہے اور یہاں وہ مفقود ہے اس لئے کہ خبیر مفرد ہے اور بنو لھب جمع۔ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ خبیر چونکہ مصدر (جیسے زمیل، صھیل) کے وزن پر ہے اور مصدر میں تذکیر و تانیث افراد تثنیہ جمع سب برابر ہیں لہٰذا یہاں بھی سب برابر ہونگے۔
واللہ اعلم۔

وَالثَّانِ مُبْتَدَأٌ، وَذَا الْوَصْفِ خَبَرْ
اِنْ فِي سِوَى الْاِفْرَادِ طِبْقًا اسْتَقَرّ

ترجمہ:......اگر مفرد کے علاوہ تثنیہ جمع میں وصف اور فاعل میں مطابقت آ جائے تو پھر دوسرا مبتدا ہوگا اور یہ وصف خبر مقدم ہوگا۔

ترکیب:

(والثانِ مُبْتَدَأٌ) مبتدا خبر، (ذا الوصفِ خَبَر) مبتدا خبر، (اِنْ) حرف شرط (فِي سِوَى الْاِفْرَادِ) جار مجرور متعلق ہوا (استقرّ) کے ساتھ، (طبقا) تمیز محوّل عن الفاعل (استقر) فعل فاعل شرط اور جزاء محذوف ہے ماقبل اس پر دال ہے ای فالثان مبتدأ الخ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش) الوصف مع الفاعل: إما أن يتطابقا إفرادًا أو تثنية أو جمعًا، أو لا يتطابقا وهو قسمان: ممنوع، وجائز.

فإن تطابقا إفرادًا -نحو: ((أقائمٌ زيد)) -جاز فيه وجهان؛ أحدهما: أن يكون الوصف مبتدأ، ومابعده فاعل سدمسد الخبر، والثاني: أن يكون مابعده مبتدأ مؤخرًا، ويكون الوصف خبرًا مقدمًا، ومنه قوله تعالىٰ: (أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ) فيجوز أن يكون ((أراغب)) مبتدأ، و ((أنت)) فاعل سَدَّمسد الخبر، ويحتمل أن يكون ((أنت)) مبتدأ مؤخرًا، و((أراغبٌ)) خبرًا مقدمًا.

والأول -في هذه الآية- أولىٰ؛ لأن قوله: ((عن آلهتي)) معمول لِ((راغب))؛ فلايلزم في الوجه الاوّل الفصل بين العامل والمعمول بأجنبي؛ لأن ((أنت)) على هذا التقدير فاعل لِ ((راغِبٌ))؛ فليس بأجنبي منه، وأما على الوجه الثاني فيلزم (فيه) الفصل بين العامل والمعمول باجنبي، لأن ((أنت)) أجنبي من ((راغب)) على هذا التقدير؛ لأنه مبتدأ؛ فليس لِ((راغب)) عمل فيه، لأنه خبر، والخبر لايعمل في المبتدأ على الصحيح.

وإن تطابقا تثنية نحو: ((أقائمان الزيدان)) أو جمعا نحو ((اقائمون الزيدون)) فمابعد الوصف مبتدأ، والوصف خبر مقدم، وهذا معنى قول المصنف: ((والثان مبتدأ وذا الوصف خبر -إلى آخر البيت)) أي: والثاني -وهو مابعد الوصف- مبتدأ، والوصف خبر عنه مقدم عليه، إن تطابقا في غير الإفراد -وهو التثنية والجمع- هذا على المشهور مِنْ لغة العرب، ويجوز على لغة ((اكلونِي البَرَاغِيثُ)) أن يكون الوصف مبتدأ، ومابعده فاعل اغنى عن الخبر.

وان لم يتطابقا -وهو قسمان: ممتنع، وجائز، كما تقدم- فمثال الممتنع ((اقائمان زيد)) و ((اقائمون زيد)) فهذا التركيب غير صحيح، ومثال الجائز ((أقائم الزيدان)) و((أقائم الزيدون)) وحينئذ يتعين أن يكون الوصف مبتدأ، ومابعده فاعل سدمسد الخبر.

ترجمہ وتشریح: .... وصف اور فاعل میں مطابقت:

جب وصف اور فاعل (یہاں فاعل اصطلاحی مراد ہے اسم فاعل مراد نہیں) دونوں جمع ہو جائیں تو وہ دو حال سے خالی نہیں ہو نگے یا دونوں افراد وتثنیہ جمع میں ایک دوسرے کے مطابق ہو نگے یا مطابق نہیں ہو نگے۔

اگر مطابق نہیں تو پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جائز (۲) نا جائز۔

اگر دونوں افراد میں مطابق ہوں (یعنی وصف بھی مفرد ہو اور فاعل بھی) جیسے (قائمٌ زیدٌ تو اس میں دو وجہ جائز ہیں۔ ایک یہ کہ وصف مبتدا ہو اور اس کا مابعد فاعل ہو جو خبر کی جگہ پر قائم ہے۔ دوسرا یہ کہ وصف خبر مقدم ہو اور اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مابعد مبتدا مؤخر ہو۔ اور ربّ العزت کا یہ قول: "اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا اِبْرَاهِيْمُ"
بھی اسی قبیل سے ہے اسلئے کہ یہاں بھی وصف اور فاعل مفرد ہونے میں ایک دوسرے کے مطابق ہیں۔ یہاں یہ بھی جائز ہے کہ اراغبٌ مبتدا ہو اور انتَ فاعل ہو جو خبر کی جگہ پر قائم ہے دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ انت مبتدا مؤخر او ر اراغبٌ خبر مقدم ہو۔

شارح فرماتے ہیں کہ پہلی ترکیب اس آیت میں راجح اور اولیٰ ہے اس لئے کہ عن آلهتی راغب کا معمول ہے اور انت راغب کا فاعل ہے اور فاعل بہ نسبت اپنے عامل کے اجنبی نہیں ہے لہٰذا یہاں عامل اور معمول کے درمیان اجنبی کا فاصلہ نہیں ہے اس وجہ سے یہ ترکیب زیادہ اولیٰ ہے۔

اگر دوسری ترکیب کا اعتبار کیا جائے تو اس میں عامل اور معمول کے درمیان اجنبی کا فاصلہ لازم آتا ہے اسلئے کہ اس صورت میں انت مبتدا مؤخر اور اراغبٌ خبر مقدم اور عن آلهتی اراغبٌ کا معمول ہوگا اور راجح قول کے مطابق خبر چونکہ مبتدا میں عمل نہیں کرتا اس وجہ سے یہاں اَنْتَ مبتدا راغبٌ سے اجنبی ہوگا الغرض عامل اور معمول میں اجنبی کے فاصلہ ہونے کی وجہ سے یہ دوسری ترکیب صحیح نہیں۔

واضح رہے کہ محشی نے شارح پر ردّ کیا ہے کہ شارح نے آیت کریمہ مذکورہ میں دونوں ترکیبوں کو جائز قرار دیا ہے حالانکہ یہاں صرف ایک ہی ترکیب (جو کہ پہلی ہے) جائز ہے شاید شارح کی مراد یہ ہو کہ اس میں صرف یہ دو احتمال بن سکتے ہیں اگرچہ دوسرا احتمال ناجائز ہے۔

والاول فی هذه الآیة اولیٰ کی بجائے شارح کو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ والاول فی هذه الآیة واجب لایجوز غیرہ تاکہ معلوم ہو جاتا کہ صرف پہلا احتمال جائز ہے اور دوسرا غلط ہے۔

وان تطابقا تشنية الخ :

اگر وصف اور فاعل دونوں تثنیہ اور جمع میں ایک دوسرے کے مطابق ہوں تو پھر صرف ایک ہی ترکیب متعیّن ہے وہ یہ کہ وصف خبر مقدم ہوگا اور مابعدالوصف مبتدا مؤخر۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول والثان مبتدأ الخ سے یہی مراد ہے۔ شارح فرماتے ہیں کہ اکلونی البراغیث والی لغت کے مطابق اس صورت میں یہ بھی جائز ہے کہ وصف مبتدا ہو جائے اور اس کا مابعد فاعل جو کہ خبر کی جگہ قائم ہے۔

اکلونی البراغیث والی لغت کی تفصیل:

واضح رہے کہ اکلونی البراغیث (ترجمہ مجھے پسّو کھا گئے) نحویوں کا ایک مشہور قاعدہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تفصیل انشاء اللہ فاعل کی بحث میں شرح ابن عقیل کی دوسری جلد میں آئے گی تاہم یہاں مختصراً تمہید کے طور پر یہ سمجھنا ضروری ہے کہ فاعل جب اسم ظاہر ہو تو اس کے فعل کو ہمیشہ کیلئے مفرد لایا جائے گا اگر چہ فاعل تثنیہ جمع کیوں نہ ہو جیسے قام زیدٌ.قام الزیدان .قام الزیدون.

لیکن بنوالحارث بن کعب (جو عرب کی ایک جماعت ہے) کے نزدیک اگر فاعل تثنیہ جمع ہو تو اس کے فعل کو تثنیہ، جمع لانا جائز ہے ان کی دلیلوں میں چند اشعار کو بھی ذکر کیا جاتا ہے (جن کا ذکر آگے آئے گا انشاء اللہ) لیکن یہ لغت قلیل ہے۔اسی لغت قلیلہ کو نحوی حضرات اکلونی البراغیث کی لغت سے تعبیر کرتے ہیں لیکن جمہور مانعین اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ مثلاً قاما الزیدان قامُو االزیدون میں الزیدان الزیدون قاما اور قامُو اکا فاعل نہیں بلکہ ان کا فاعل الف، اور واؤ ہیں اور فعل فاعل مل کر خبر مقدم ہے اور اسم ظاہر الزیدان 'الزیدون مبتدا مؤخر ہے یا اسم ظاہر ضمیر سے بدل ہے۔واللہ اعلم۔

وان لم یتطابقاالخ:

اگر وصف اور فاعل میں افراد تثنیہ جمع میں مطابقت نہیں ہے تو اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) ممتنع ہے (۲) جائز۔

ممتنع کی مثال اقائمان زیدٌ، اقائمون زیدٌ یہ ترکیب نہ تو فصیح لغت کے مطابق صحیح ہے اور نہ غیر فصیح کے مطابق اس لئے کہ مبتدا اور خبر کی اگر رعایت کی جائے تو مبتدا خبر میں افراد تثنیہ جمع میں مطابقت ضروری ہے اور وہ یہاں موجود نہیں ہے۔اور اگر فاعلیّت کا لحاظ کیا جائے تو فاعل اور اس کے عامل کیلئے شرط یہ ہے کہ فاعل کا عامل علامت تثنیہ جمع سے خالی ہو اور یہ شرط بھی یہاں مفقود ہے۔

اور جائز کی مثال اقائم الزیدان، اقائم الزیدون ہے یہاں وصف یعنی قائم کا مبتدا اور مابعد کا فاعل (جو کہ خبر کی جگہ قائم ہے) بنانا متعین ہے اسلئے کہ مبتدا اور خبر میں مطابقت ضروری ہے۔

وَرَفَعُوا مُبتدابالابتداء

کذاک رفعُ خبرٍ بالمُبتَدا

ترجمہ:......نحویوں نے مبتدا کو ابتدا سے رفع دیا ہے اسی طرح خبر کو مبتدا سے۔

ترکیب:

(رَفَعُوا مُبتدابالابتداء) فعل وفاعل ومفعول جار مجرور (کذاک) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلّق ہو کر خبر مقدم (رفعُ خبرٍ بالمُبتَدا) مبتدا مؤخر۔

(ش) مذهب سيبويه وجمهور البصريين أن المبتدأ مرفوع بالابتداء، وأن الخبر مرفوع بالمبتدأ. فالعامل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی المبتدأمعنوی–وهو کون الاسم مجردًاعن العوامل اللفظیة غیر الزائدة،وماأشبهها–واحترزبغیر الزائدةمن مثل((بِحَسْبِکَ دِرْهَمٌ)) فبحسبک: مبتدأ،وهومجردعن العوامل اللفظیةغیر الزائدة،ولم یتجرد عن الزائدة؛فإن الباء الداخلة علیه زائدة؛واحترز((بشبهها))منْ مثل:((رُبَّ رَجُل قَائِمٌ)) فرجل: مبتدأ،وقائم:خبره؛ویدل علی ذلک رفع المعطوف علیه،نحو:((رُبَّ رَجُلٍ قَائِمٌ وَامْرَأَةٌ)).

والعامل فی الخبر لفظی،وهو المبتدأ،وهذاهومذهب سیبویه رحمه الله تعالی؛وذهب قوم إلی أن العامل فی المبتدأ والخبر الابتداء،فالعامل فیهمامعنوی.

وقیل المبتدأمرفوع بالابتداء والخبر مرفوع بالابتداء و المبتدا.وقیل:ترافعا، ومعنان أن الخبررفع المبتدأ،وأن المبتدأرفع الخبروأعدل هذه المذاهب مذهب سیبویه(وهوالأول) وهذاالخلاف(مما)لاطائل فیه.

ترجمہ وتشریح: ....مبتدا خبر کے عامل میں اختلاف:

مبتدا خبر میں عامل کیا ہے اس میں نحویوں کا مشہور اختلاف ہے سیبویہ اور جمہور بصریین کا مذہب یہ ہے کہ مبتدا میں ابتداء عامل ہے اور خبر میں مبتدا، اس صورت میں صرف مبتدا میں عامل معنوی ہوگا اور خبر میں عامل لفظی ہوگا جو کہ مبتدا ہے۔

عامل معنوی کی تعریف کسی اسم کا عوامل لفظیہ غیر زائدہ اور مشابہ زائدہ سے خالی ہونا ہے (یعنی وہ اسم عامل لفظی سے خالی ہو اگر چہ عامل زائد اس پر داخل ہو اور جو عامل زائد کے مشابہ ہو اس سے بھی اس اسم کا خالی ہونا ضروری ہے)

غیر زائدہ کہا تو بِحَسْبِکَ دِرهَمٌ (آپ کیلئے ایک درھم کافی ہے) سے احتراز کیا اسلئے کہ یہ غیر زائد عامل لفظی سے خالی ہے اگر چہ زائد (باء) سے خالی نہیں اس وجہ سے بحسبک مبتدا ہوگا "لشبهها"۔ کا مطلب یہ ہے کہ اسم خالی ہو اس سے بھی جو زائد کے مشابہ ہو بشبهها کہا تو رُبَّ رَجُلٍ قائمٌ سے احتراز کیا یہاں رُبَّ رجل مبتدا ہے اگر چہ اس پر لفظی عامل داخل ہے لیکن یہ زائد کے مشابہ ہے اور یہاں چونکہ امرء ة معطوف مرفوع ہے اس وجہ سے معلوم ہوا کہ رجل محلا مرفوع ہے۔

(۲) بعض نحویوں کے نزدیک عامل مبتدا اور خبر دونوں میں معنوی ہے۔

(۳) بعض کے نزدیک مبتدا میں عامل معنوی ابتداء ہے اور خبر میں عامل لفظی ومعنوی یعنی ابتداء اور مبتدا دونوں ہیں۔

(۴) بعض کے نزدیک دونوں ایک دوسرے میں عامل ہیں۔

شارح فرماتے ہیں کہ ان سب میں زیادہ اعدل مذہب سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے جو کہ اوّلاً ذکر ہے۔ لیکن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اختلاف کا کوئی خاص مقصد و فائدہ نہیں۔

وَالْخَبَرُ الْجُزْءُ الْمُتِمُّ الْفَائِدَةْ
كَاللّٰهُ بَرٌّ وَالْأَيَادِي شَاهِدَةْ

ترجمہ:......خبر جملے کا وہ جزء ہوتا ہے جو فائدہ کو مکمل کرے جیسے اللہ برّ،الایادی شاھدۃ (یہاں لفظ اللہ اور الایادی مبتدا اور برّ اور شاھدۃ خبر ہیں، ترجمہ اللہ رب العزت احسان کرنے والے ہیں اور اللہ کی نعمتیں اس پر شاہد ہیں)

ترکیب:

(الخبرُ) مبتدا(الجزءُ المُتِمُّ الفائدة) موصوف صفت خبر(كاللّٰه برٌّ اى وذالک كائن الخ

(ش)عرّف المصنف الخبربأنه الجزء المكمل للفائدة،ويرد عليه الفاعل،نحو:((قَامَ زَيْدٌ))فإنه يصدق على زيدأنه الجزء المتم للفائدة،وقيل في تعريفه:إنه الجزء المنتظم منه مع المبتدأجملة،ولا يرد الفاعل على هذاالتعريف،لأنه لاينتظم منه مع المبتدأجملة،بل ينتظم منه مع الفعل جملة، وخلاصة هذاأنه عرّف الخبربمايوجدفيه وفي غيره، والتعريف ينبغي أن يكون مختصابالمعرّف دون غيره.

ترجمہ وتشریح:............خبر کی تعریف:

خبر کی تعریف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کی ہے کہ خبر وہ جزء ہے جو فائدہ کو مکمل کرے،شارح اس پر اعتراض کر رہے ہیں کہ یہ تعریف تو فاعل پر بھی صادق آتی ہے جیسے قامَ زیدٌ اس لئے کہ زیدؔ بھی فائدہ کو مکمل کرنے والا جزء ہے۔اس لئے بعض حضرات نے اس کی تعریف یوں کی ہے کہ خبر وہ ہے جو مبتدا سے ملکر جملہ بنتا ہے اس تعریف سے فاعل نکل گیا کیونکہ فاعل مبتدا سے ملکر جملہ نہیں بنتا بلکہ فعل سے ملکر جملہ بنتا ہے۔الغرض مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر کی ایسی تعریف کی جو خبر میں بھی پائی جاتی ہے اور اس کے علاوہ فاعل میں بھی حالانکہ تعریف معرّف کے ساتھ ہی خاص ہونا چاہیئے۔

وَمُفْرَدًا يَأْتِي وَيَأْتِي جُمْلَةً
حَاوِيَةً مَعْنَى الَّذِي سِيقَتْ لَهُ
وَإِنْ تَكُنْ إِيَّاهُ مَعْنًى اكْتَفَى
بِهَا كَنُطْقِي اللّٰهُ حَسْبِي وَكَفَى

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......اور خبر مفرد بھی آتی ہے اور جملہ بھی اس حال میں کہ وہ جملہ اس مبتدا کے معنی (رابط) کو شامل ہو جس مبتدا کیلئے جملہ کو چلایا گیا ہو (یعنی خبر ایسا جملہ ہو کہ اس میں ایک رابط ہو جو مبتدا کی طرف لوٹے)

اور اگر جملہ والی خبر معنی کے اعتبار سے مبتدا ہو تو اسی جملہ پر اکتفاء کیا جائے گا (یعنی پھر اس میں رابط کی ضرورت نہیں) جیسے نطقی اللّٰہ حسبی و کفیٰ، میری بات یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ میرے لئے بس ہے اور وہی کافی ہے، (وضاحت آگے آرہی ہے)

ترکیب:

(مفردًا) حال ہے (یاتی) کی مستتر ضمیر سے، (یاتی) فعل (اس میں ھو ضمیر مستتر راجع ہے خبر کی طرف وہ اس کے لئے فاعل (جملة) موصوف حاوية معنى الذى سيقت له اسم فاعل بافاعل صفت، موصوف صفت ملکر حال۔

(ان تکن) فعل ناقص ھی ضمیر مستتر راجع ہے جملہ کی طرف وہ اس کا فاعل ایاہ فعل ناقص کی خبر معنی منصوب بنزع الخافض ای بالمعنی اکتفی فعل ھو ضمیر خبر کی طرف راجع ہے وہ اس کا فاعل بھا جار مجرور اکتفیٰ جواب شرط کے ساتھ متعلق ہوا۔

کنطقی ای وذالک کائن الخ:

نطقی مضاف مضاف الیہ مبتدا اوّل حسبی معطوف علیہ (و کفیٰ) فعل فاعل معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر ہوا مبتدا ثانی کیلئے۔ مبتدا ثانی باخبر جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر۔ جیسے نطقی اللّٰہ حسبی و کفیٰ

(ش) ينقسم الخبر الى مفرد و جملة، وسيأتى الكلام على المفرد. فأما الجملة فإما أن تكون هى المبتدأ فى المعنى أو لا.

فإن لم تكن هى المبتدأ فى المعنى فلابد فيها من رابط يربطها بالمبتدأ، وهذا معنى قوله: ((حاوية معنى الذى سيقت له)) والرابط: إما ضمير يرجع إلى المبتدأ، نحو: ((زيد قام أبوه)) وقد يكون الضمير مقدرا، نحو: ((السمن منوان بدرهم)) التقدير: منوان منه بدرهم(٢) أو إشارة إلى المبتدأ كقوله تعالىٰ: (ولباس التقوى ذلك خير) فى قراءة من رفع اللباس (٣) أو تكرار المبتدأ بلفظه، وأكثر ما يكون فى مواضع التفخيم كقوله تعالىٰ: (الحاقة ما الحاقة) و (القارعة ما القارعة)، وقد يستعمل فى غيرها، كقولك: ((زيد ما زيد))(٤) أو عموم يدخل تحته المبتدأ، نحو ((زيد نعم الرجل)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وإن كانت الجملة الواقعة خبراهي المبتدأفي المعنى لم تحتج إلى رابط،وهذامعنى قوله:وإن تكن–إلى آخر البيت))أي :وإن تكن الجملة إياه–أي المبتدأفي المعنى اكتفى بهاعن الرابط كقوله نطقي اللّٰه حَسْبِي فنطقي مبتدأ–(أوّل)،والاسم الكريم:مبتدأثان،وحسبي:خبرعن المبتدأالثاني، والمبتدأالثاني وخبره خبرعن المبتدأالأول،واستغنى عن الرابط،لأن قولك((أللّٰه حسبي))هومعنى ((نطقي)) وكذلك((قولي لا إلٰه إلا اللّٰه)).

ترجمہ وتشریح:............خبر کی قسمیں:

خبر کی دو قسمیں ہیں۔مفرد، جملہ۔مفرد پر کلام آگے آئے گا انشاء اللہ۔اور اگر خبر جملہ ہو تو یا معنی میں مبتدا ہی ہوگا یعنی اس کا اور مبتدا کا معنیٰ ایک ہوگا یا نہیں۔اگر نہیں ہے تو پھر خبر کے اندر ضروری ہے کہ اس میں کوئی رابط ہو جو مبتدا کے ساتھ اس کو ملادے اس لئے کہ جملہ من حیث الجملة مستقل ہوتا ہے حالانکہ مبتدا خبر میں باہمی ربط ضروری ہے اس وجہ سے نحویوں نے یہ شرط لگائی کہ جملہ میں رابط ہوگا جو مبتدا کے ساتھ خبر کو ملائے گا۔حَاوِيَةً معنى الّذى سِيقَتْ لَهٗ کا یہی معنٰی ہے اب رابط یا تو ضمیر ہوگی جو مبتدا کی طرف لوٹے گی جیسے زيدقامَ ابوه یہاں قام ابوه فعل فاعل جملہ ہے اس میں ہ ضمیر مبتدا یعنی زید کی طرف لوٹ رہی ہے۔

اور کبھی ضمیر قرینہ کی وجہ سے مقدر ہوتی ہے جیسے السَّمَنُ منوان بدرهم (دو سیر گھی ایک درہم کا ہے) منوان بدرهم مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہوکر السمن مبتدا کیلئے خبر ہے اصل میں منوان منه تھا یہاں " ہ "ضمیر مقدر ہے قرینہ یہ ہے کہ جو آدمی کوئی چیز ہاتھ میں لیتا ہے اسی کی قیمت بتاتا ہے۔یا خبر میں مبتدا کی طرف اشارہ ہوگا جیسے "ولباس التقوىٰ ذلک خير" یہاں ذالک خير میں ذالک کیذ ریعے لباسُ التقوى مبتدا کی طرف اشارہ ہے (یہ اس وقت ہے جب لباس میں رفع کی قراءت ہو) یا ربط اس طرح ہو کہ مبتدا کو بعینہ اسی لفظ کے ساتھ مکرر لایا جائے اور اکثر یہ تفخيم (عظیم المرتبۃ کام) کی جگہوں میں ہوتا ہے جیسے: الحاقة ما الحاقة،القارِعةُ ما القارِعة کبھی تفخيم کے علاوہ بھی مبتدا مکرّر رہتا ہے جیسے زيد ما زيد یا ربط اس طرح ہو کہ خبر میں اتنا عموم ہو کہ اس کے تحت مبتدا بھی آجائے جیسے زيدٌ نِعمَ الرجل (زید اچھا آدمی ہے) یہاں نعم الرجل میں اتنا عموم ہے کہ زید بھی اس میں آجاتا ہے۔اور اگر وہ جملہ جو کہ خبر واقع ہے بعینہ معنی کے اعتبار سے مبتدا ہو تو پھر رابط کی ضرورت نہیں بلکہ اسی پر اکتفاء کیا جائے گا جیسے نُطقِي اللّٰه حسبي و كفى (اصل میں كفى به تھا)

اب نطقي اور اللّٰه حسبي دونوں کا معنٰی ایک ہے یعنی دونوں پر ایک دوسرے کا اطلاق ہوتا ہے (مثلاً میری بات یہ ہے کہ اللہ میرے کافی ہے) اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ میرے لئے کافی ہے یہ میری بات ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح قَوْلِی لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه بھی ہے فَتَدَبَّر۔

وَالْمُفْرَدُالْجَامِدُفَارِغٌ وَاِن
يُشْتَقَّ فَهُوَذُوْضَمِيْرٍمُسْتَكِنّ

ترجمہ:...... وہ خبر مفرد اور جامد ہوتو وہ ضمیر سے خالی ہوگی اور اگر وہ مشتق ہوتو وہ مقدر ضمیر والی ہوگی۔

(ش) تقدم الكلام فى الخبر إذا كان جملة، وأماالمفرد: فإماأن يكون جامدا،أومشتقا.

فإن كان جامدافذكرالمصنف أنه يكون فارغامن الضمير،نحو((زيدٌأخوك))وذهب الكسائي والرماني وجماعة إلى أنه يتحمل الضمير،والتقديرعندهم:((زيدأخوك هو))وأماالبصريون فقالوا:إما أن يكون الجامد متضمنامعنى المشتق،أولا،فإن تضمن معناه نحو:((زيدأسد))–أى شجاع–تحمّل الضمير، وإن لم يتضمن معناه لم يتحمل الضمير كَمَامثل.

وإن كان مشتقًّافذكرالمصنف أنه يتحمل الضمير، نحو:((زيدٌ قائم))أى:هو،هذاإذالم يرفع ظاهرا.

وهذاالحكم إنماهوللمشتق الجارى مجرى الفعل: كاسم الفاعل،واسم المفعول،والصفة المشبهة،واسم التفضيل،فأماماليس جاريامجرى الفعل من المشتقات فلايتحمل ضميرا،وذلك كاسماء الآلة نحو مفتاح فانّه مشتق من الفتح ولايتحمل ضميرًا.فإذا قلت:((هذامفتاح))لم يكن فيه ضمير، وكذلك ماكان على صيغةمفعل وقصد به الزمان أوالمكان كَـ((مرمى))فإنه مشتق من ((الرمى)) ولايتحمل ضميرا،فإذاقلت:((هذامرمى زيد)) تريد مكان رميه أوزمان رميه كان الخبرمشتقا ولاضميرفيه.

وإنمايتحمل المشتق الجارى مجرى الفعل الضميرإذالم يرفع ظاهرا،فإن رفعه لم يتحمل ضميرا،وذلك نحو:((زيد قائم غلاماه))فغلاماه :مرفوع بقائم،فلايتحمل ضميرا.

وحاصل ماذكر:أن الجامديتحمل الضمير مطلقا عند الكوفيين، ولايتحمل ضميرا عند البصريين،إلا إن أوّل بمشتق،وأن المشتق إنما يتحمل الضمير إذا لم يرفع ظاهرا وكان جاريامجرى الفعل، نحو:((زيد منطلق))أى :هو،فإن لم يكن جاريا مجرى الفعل لم يتحمّل شيئا،نحو:هذامفتاح))، و((هذامرمى زيد)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

المفرد الجامد موصوف صفت مبتدا (فارغ) خبر۔ ان یشتق شرط فھو ذوالخ جزاء۔

ترجمہ وتشریح:

پہلے اس خبر کے بارے میں بات گزر گئی جو جملہ واقع ہو۔ اگر خبر مفرد ہو تو یا جامد ہوگی یا مشتق۔

۱......اگر خبر جامد ہو تو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ یہ ضمیر سے فارغ ہوگی جیسے: زیدٌ اخوک (اخوک خبر جامد ہے اور اس میں ضمیر نہیں ہے) اور اگر خبر مشتق ہو تو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کردہ کلام کے مطابق اس میں ضمیر ہوگی جیسے زید قائم ای ھُوَ۔

۲......کسائی اور رمانی رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک مطلقا خبر میں ضمیر ہوگی چاہے خبر جامد ہو یا مشتق۔

۳......بصریین فرماتے ہیں کہ اگر خبر جامد مشتق کے معنی کو متضمن ہو تو اس میں ضمیر ہوگی جیسے: "زیدٌ اَسَدٌ" (اسد) اگرچہ خبر جامد ہے لیکن یہ مشتق کے معنی کو متضمن ہے جو کہ شجاعٌ ہے۔ اور اگر خبر کے معنی کو متضمن نہ ہو تو اس میں ضمیر نہیں ہوگی جیسے: زیدٌ اخوک۔ یہ حکم اس مشتق کیلئے ہے جو فعل کی طرح جاری ہوتا ہو جیسے اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اور جو جاری مجری الفعل نہ ہو تو اس میں ضمیر نہیں ہوگی۔ جیسے: اسماء آلہ مثلاً مفتاح (چابی) یہ فتح سے مشتق ہے لیکن پھر بھی اس میں ضمیر نہیں ہے۔ اس طرح جو مفعل کے وزن ہو اور اس سے مقصود زمان یا مکان ہو جیسے مَرْمیٰ، یہ رمی سے مشتق ہے اور اس میں ضمیر نہیں ہے اگر ھذا مرمی زید کہا جائے اور مقصود مکان رمی یا زمانہ رمی ہو تو خبر مشتق ہونے کے باوجود اس میں ضمیر نہیں ہوگی۔

وانّمایتحمل الخ:

جو خبر مشتق جاری مجری الفعل ہو اس میں ضمیر تب ہوگی جب وہ اسم ظاہر کو رفع نہ دے اگر رفع دے تو پھر اس میں ضمیر نہیں ہوگی جیسے "زید قائم غلاماہ" یہاں "غلاماہ" کو "قائمٌ" نے رفع دیا ہے اس وجہ سے اس میں ضمیر نہیں ہوگی۔

خلاصہ یہ کہ کوفیین کے نزدیک مطلقا خبر میں ضمیر ہوگی اور بصریین کے نزدیک اگر خبر مشتق ہو تو پھر اس میں ضمیر ہوگی اور مشتق کی تاویل ہو سکتی ہو تو بھی اس میں ضمیر ہوگی ورنہ نہیں۔

اور ان کے ہاں مشتق میں بھی تب ضمیر ہوگی جب وہ اسم ظاہر کو رفع دے اور فعل کی طرح جاری ہو جیسے: زیدٌ منطلِقٌ ای ھو، اگر جاری مجری الفعل نہ ہو تو پھر اس میں ضمیر نہیں ہوگی جیسے: ھذا مفتاح الخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَبْــرِزَنْــهُ مُـطْـلَـقًـاحَيْـثُ تَـلا
مَــا لَيْــس مَـعْـنَـاه لَــه مُـحَـصَّـلا

ترجمہ:......آپ خبر مشتق کی ضمیر کو مطلقا ظاہر کریں التباس کا خطرہ ہو یا نہ ہو جب وہ خبر اس مبتدا کے بعد آ جائے جس خبر کا معنی اس مبتدا کیلئے حاصل نہ ہو۔

ترکیب:

(ابرزنه) فعل فاعل ومفعول(مطلقا) حال ہے ضمیر بارز سے (حیث) ظرف مکان متعلق ہے (ابرزن) کے ساتھ (تلا) فعل فاعل (ما) اسم موصول (لیس) فعل ناقص (معناه) اس کا اسم (له) جار مجرور متعلق ہوا (محصلا) لیس کی خبر کے ساتھ۔ موصول باصلہ مفعول ہوا تَلاَ کیلئے۔

(ش) اذاجرى الخبر المشتق على من هوله استتر الضمير فيه، نحو: زيدقائم)) أى هو، فلو أتيت بعدالمشتق ب((هو)) ونحوه وأبرزته فقلت: ((زيدقائم هو)) فقدجوّز سيبويه فيه وجهين؛ أحدهما: أن يكون ((هو)) تأكيداللضمير المستترفى ((قائم)) والثانى أن يكون فاعلاب ((قائم)) هذاإذاجرى على من هوله.

فإن جرى على غير مَنْ هو له—وهوالمرادبهذاالبيت—وجب إبرازالضمير، سواء أمن اللبس، أو لم يؤمن؛ فمثال ما أمن فيه اللبس: ((زيد هندضاربهاهو)) ومثال مالم يؤمن فيه اللبس لولاالضمير ((زيد عمروضاربه هو)) فيجب إبرازالضميرفى الموضعين عندالبصريين، وهذ ا معنى قوله: ((وأبرزنه مطلقا)) أى سواء أمن اللبس، أولم يؤمن.

وأماالكوفيون فقالوا: إن أمن اللبس جاز الأمر ان كالمثال الأول—وهو: ((زيدهندضاربهاهو))— فإن شئت أتيت ب((هو)) وإن شئت لم تأت به وان خيف اللبس وجب الابراز كالمثال الاوّل فانک لو لم تأت بالضميرفقلت: : ((زيدعمروضاربه)) لاحتمل أن يكون فاعل الضرب زيدا، وأن يكون عمرا، فلما أتيت بالضميرفقلت: ((زيدعمروضاربه هو)) تعين أن يكون ((زيد)) هوالفاعل.

واختارالمصنف فى هذاالكتاب مذهب البصريين، ولهذا قال: وأبرزنه مطلقا)) يعنى سواه خيف اللبس، أولم يخف، واختارفى غيرهذاالكتاب مذهب الكوفيين، وقد ورد السماع بمذهبهم؛ فمن هذا قول الشاعر:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲- قَوْمِيْ ذُرَا الْمَجْدِ بَانُوْهَا وَقَدْ عَلِمَتْ
بِكُنْهِ ذالک عَدْنَانٍ وقحطان

التقدير بانوها هم؛ فحذف الضمير لأمن اللبس.

ترجمہ وتشریح:

خبر یا تو مبتدا کیلئے چلائی گئی ہوگی جیسے: زیدٌ قائمٌ (یہاں" قائمٌ "خبر کو مبتدا" زید "ہی کیلئے چلایا گیا ہے یعنی زید کے قیام کو ثابت کیا جارہا ہے تو اس صورت میں خبر میں ضمیر مستتر ہوگی۔ لیکن اگر مشتق کے بعد ھُو کو ظاہر کیا جائے تو سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان میں دو وجہیں جائز ہیں۔ ایک یہ کہ (ھُو) قائم کی ضمیر مستتر کی تاکید ہو۔ دوسری یہ کہ وہ قائم کا فاعل ہو۔

اور اگر خبر اپنے مبتدا کے علاوہ غیر کیلئے جاری ہو تو اس صورت میں ضمیر کا ظاہر کرنا ضروری ہے التباس کا خطرہ ہو یا نہ ہو التباس کا خطرہ نہ ہونے کی مثال: زید ھند ضاربُھا ھُو (ہند کا مانے والا زید ہے) اب یہاں التباس کا خطرہ نہیں ہے اگر ضمیر نہ لائی جائے اسلئے کہ یہاں مقصود یہ ہے کہ ہند کا مارنے والا زید ہے نہ یہ کہ ہند زید کو مارنے والا ہے ضمیر، ہو اور التباس کا خطرہ ہو اس کی مثال: زیدٌ عمرو ضاربه ھو۔ یہاں اگر (ھو) ضمیر کو نہ لایا جائے تو پھر احتمال ہوگا کہ (ضرب) کا فاعل زید ہوگا یا عمرو ہوگا لیکن جب ضمیر لائی گئی تو زید کی ضاربیّت متعین ہوگئی۔

الغرض بصریین کے ہاں التباس کا خطرہ ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں ضمیر کو ظاہر لانا ضروری ہے۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں بصریین کا مسلک پسند کیا ہے اسی وجہ سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے (وابرزنه مطلقا) کہا اور اس کتاب کے علاوہ میں کوفیین کا مسلک پسند کیا ہے اور سماع بھی ان ہی کے مسلک پر وارد ہے۔

اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے:

قَوْمِيْ ذُرَا الْمَجْدِ بَانُوْهَا وَقَدْ عَلِمَتْ
بِكُنْهِ ذالکُ عَدْنَانٍ وقحطان

ترجمہ:...... میری قوم بزرگی کی چوٹیوں کی بانی ہے اور اس کی حقیقت کو عدنان اور قحطان (دو قبیلوں) نے جانا ہے۔

تشریح المفردات:

(الذریٰ) ذروة کی جمع کی ہے ہر چیز کے اعلیٰ کو کہا جاتا ہے۔ (المجد) عزت اور شرف، (بانوھا) اصل میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بانیون لھا تھا (داعُون) کے قاعدہ کے مطابق (بانون) ہوالام کو تخفیفا اور نون کو اضافت کی وجہ سے حذف کیا (کنہ) کسی بھی چیز کی حقیقت کو کہتے ہیں۔(عدنان'قحطان) عرب کے دو قبیلے ہیں۔

ترکیب:

(قومی) مضاف مضاف الیہ مبتدا اوّل،(ذرا المجد)مضاف مضاف الیہ مبتدا ثانی (بانو ھا) مضاف مضاف الیہ خبر ہوا مبتدا ثانی کا،مبتدا ثانی باخبر،خبر ہوا مبتدا اول کیلئے قد عَلِمت فعل (بکنہ ذالک) اس کے ساتھ متعلق (عدنان وقحطان) معطوف علیہ معطوف فاعل ہوا عَلِمَتُ کیلئے۔

محلّ استشہاد:

(قومی ذر المجدبانوھا) محل استشہاد ہے یہاں کوفیین کے مسلک کے مطابق چونکہ التباس کا خوف نہیں ہے اس وجہ سے کہ بانی قوم ہوتی ہے نہ کہ بزرگی کی چوٹیاں، بزرگی کی چوٹیاں تو بنائی جاتی ہیں (بصیغہ اسم مفعول)اس لئے (ھم) ضمیر کو حذف کیا گیا اصل میں تھابانوھاھم۔

اور بصریین کے ہاں ضمیر کو ظاہر کرنا ضروری ہے چاہے التباس ہو یا نہ ہو اور اس جیسے اشعار کا وہ جواب دیتے ہیں کہ یہ شاذ ہیں۔

وَاخبروابِظَرف اَوبحرف جرّ

ناوین معنی کائن اواستَقرّ

ترجمہ:......نحوی حضرات نے ظرف اور جار مجرور کو خبر بنایا ہے اس حال میں کہ وہ کا ئنٌ یا استقر کو مقدر مانتے ہیں۔

ترکیب:

(اخبروا) فعل فاعل (بظرف اوبحرف جر) جار مجرور(اخبروا)کے ساتھ متعلق (ناوین)اسم فاعل (ھُم) ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل ۔(معنی کائن الخ)مضاف مضاف الیہ مفعول بہ،اسم فاعل با فاعل ومفعول بہ حال۔

(ش) تقدّم انّ الخبریکون مفرداویکون جملة ،وذکر المصنف فی ھذا البیت أنه یکون ظرفاأو(جارّاو مجرورا،نحو:((زیدعندک))،و((زیدفی الدار))فکل منهمامتعلق بمحذوف واجب الحذف،وأجازقوم -منهم المصنف-أن یکون ذلک المحذوف اسماأوفعلا نحو:((کائن))أو((استقر))فإن قدرت ((کائنا))کان من قبیل الخبربالمفرد،وإن قدرت((استقر))کان من قبیل الخبر بالجملة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واختلف النحويون في هذا؛فذهب الأخفش إلى أنه من قبيل الخبر بالمفرد،وأن كلامنهمامتعلق بمحذوف،وذلك المحذوف اسم فاعل،التقدير((زيد كائن عندك،أومستقر عندك،أوفي الدار)) وقد نسب هذا لسيبويه.

وقيل:انهمامن قبيل الجملة، وإن كلامنهمامتعلق بمحذوف هوفعل،والتقدير((زيداستقر–أويستقر–عندك،أوفي الدار))ونسب هذاإلى جمهور البصريين،وإلى سيبويه أيضا.

وقيل:يجوزأن يجعلا من قبيل المفرد؛ فيكون المقدرمستقراونحوه ،وأن يجعلا من قبيل الجملة؛فيكون التقدير((استقر))ونحوه ،وهذاظاهر قول المصنف ((ناوين معنى كائن أواستقر)).

وذهب أبوبكربن السراج إلى أن كلامن الظرف والمجرور قسم برأسه،وليس من قبيل المفرد ولامن قبيل الجملة،نقل عنه هذاالمذهب تلميذه أبوعلي الفارسي في الشيرازيات.

والحق خلاف هذا المذهب ،وأنه متعلق بمحذوف،وذلك المحذوف واجب الحذف ،وقد صرح به شذوذا كقوله :

۴۳–لك العِزُّإن مولاك عَزٌّ، وإن يَهُنْ
فأنت لدى بُحْبُوحةِ الهُون كائن

وكمايجب حذف عامل الظرف والجار والمجرور–إذا وقعا خبرا–كذلك يجب حذفه إذا وقعاصفة،نحو:((مررت برجل عندك ،أوفي الدار))أوحالا،نحو:((مررت بزيدعندك،أوفي الدار))أوصلة،نحو:((جاء الذي عندك،أوفي الدار))لكن يجب في الصلةأن يكون المحذوف فعلا، والتقدير:((جاء الذي استقر عندك،أو في الدار))وأما الصفة والحال فحكمهماحكم الخبر كماتقدم.

ترجمہ وتشریح:

اس سے پہلے یہ بات گزر گئی کہ خبر مفرد بھی ہوتی ہے اور جملہ بھی' اب مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ خبر ظرف اور جار مجرور بھی ہوتی ہے جیسے (زیدٌ عندک. زیدٌ فی الدّار) ان میں ہر ایک محذوف کے ساتھ متعلق ہے جو واجب الحذف ہے۔

بعض حضرات نے کہا ہے (جن میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں) کہ محذوف اسم بھی ہوسکتا ہے جیسے کائن اور فعل بھی ہوسکتا ہے جیسے: استقر اگر کائن کو مقدر مانا جائے تو پھر یہ خبر بالمفرد کے قبیل سے ہوگا (یعنی پھر مفرد خبر کی طرح ہوگا)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر استقر کو مقدر مانا جائے تو یہ خبر بالجملہ کے قبیل سے ہوگا اسلئے کہ استقر فعل بافاعل جملہ ہے۔

۱...... اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے یہ ہے کہ یہ خبر بالمفرد کے قبیل سے ہے اور اس کا متعلق اسم فاعل محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے زید کائن عندک اور مستقر عندک او فی الدار ۔سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف بھی یہ بات منسوب ہے۔

۲...... بعض کے نزدیک یہ خبر بالجملہ کے قبیل سے ہے اور اس کا متعلق فعل محذوف ہے ای زیدٌ استقرّ ، یستقِر ، یہ جمہور بصریین کی طرف منسوب ہے نیز سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف یہ مسلک بھی منسوب ہے۔

۳...... بعض کے نزدیک دونوں (یعنی اسم اور فعل) کو مقدّر مان سکتے ہیں۔ یہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کا ظاہر بھی ہے۔

۴...... ابوبکر بن السراج رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ظرف اور جار مجرور ہر ایک مستقل قسم ہے نہ مفرد کے قبیل سے ہے نہ جملہ کے قبیل سے، ان کے شاگرد ابوعلی فارسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اس مسلک کو شیرازیات میں نقل کیا ہے۔

والحق الخ: شارح فرماتے ہیں کہ یہ آخری مسلک صحیح نہیں ہے اس کے علاوہ درست ہیں۔

یہ ظرف اور جار مجرور جس محذوف کے ساتھ متعلق ہوتا ہے اس کا حذف ضروری ہے کبھی شاذ کے طور پر صراحۃً اس کو ذکر بھی کیا جاتا ہے۔ جیسے شاعر کا قول ہے۔

لکَ العِز اِنْ مَوْلاکَ عَزَّ، وان یھن
فانت لدٰی بحبوحۃ الھون کائن

ترجمہ:...... اگر آپ کا مولیٰ عزّت والا ہے تو آپ کیلئے بھی عزت ہے اور اگر وہ ذلت والا ہے تو آپ بھی ذلت کے درمیان ہونگے۔

تشریح المفردات:

(العز) عزّت اور قوّت، (مولاک) مولیٰ کا اطلاق کئی معنوں پر ہوتا ہے سردار، غلام، حلیف، مددگار، چچازاد بھائی، محبت کرنے والا، پڑوسی سب کو کہتے ہیں۔ (ان یھن) ھان یھون بمعنی ذلیل ہونے کے ہیں (یھون) کا آخر فعل شرط کے داخل ہونے کی وجہ سے مجزوم ہوا پھر التقاء ساکنین کی وجہ سے واؤ کو حذف کیا۔ لدی ظرف مکان ہے عند کے معنی میں ہے (بحبوحۃ) ہر چیز کا درمیان، حدیث شریف میں بھی ہے (مَنْ اَرَادَ بحبوحۃ الجنّۃ فلیلزم الجماعۃ، (الھون) ذلت وحقارت۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(لک العز) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (العز) مبتدا مؤخر۔

(ان مولاک عز) شرط جزا محذوف ہے ای فلک العز (ان یھن) فعل شرط (فانت الخ) جزاء

محل استشہاد:

کائن ہے یہاں اس کا حذف ہونا چاہیے تھا لیکن ذکر ہوا ہے جو کہ شاذ ہے۔

فائدہ:...... واضح رہے کہ ظرف کی دو قسمیں ہیں ظرف لغو، ظرف مستقر، ظرف لغو اس کو کہتے ہیں جس کا متعلق لفظوں میں موجود ہو جیسے کَتبتُ بالقَلم، جَلَستُ فی الدّارِ۔ ظرف مستقر اس کو کہتے ہیں جس کے متعلق لفظوں میں ذکر نہ ہو۔

پھر اس کے متعلّق میں اختلاف ہے بعض حضرات کے ہاں اس کا متعلق افعال عموم ہیں جو شاعر نے اس شعر میں ذکر کئے ہیں۔

افعال عموم چہارست نزد اربارب عقول

کون ست وجود ست ثبوت ست وحصول

اور بعض کے ہاں موقعہ اور محل کی مناسبت سے کسی بھی فعل یا اسم کو لایا جا سکتا ہے اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ (واختارہ استاذی وشیخی محمّد انور البدخشانی دامت برکاتھم)

وکمایجب الخ:

جس طرح ظرف اور جار مجرور کے عامل کا حذف ضروری ہے جب وہ خبر واقع ہوں اسی طرح ان کا حذف ضروری ہے جب وہ صفت واقع ہوں جیسے مررت برجل عندک اَوفی الدار یا حال ہوں جیسے جاء الذی عندک فی الدار۔

لیکن چونکہ صلہ کا جملہ ہونا ضروری ہے اس وجہ سے صلہ واقع ہونے کی صورت میں اس کا عامل فعل محذوف ہونا ضروری ہے۔ اور صفت اور حال کا حکم خبر کی طرح ہے۔

وَلا یَکُونُ اسمُ زَمَانٍ خَبَرًا

عَنْ جُثّةٍ وَان یُفِدْ فَاخبِرا

ترجمہ:...... اسم زمان جثہ (ذات، جسم) سے خبر واقع نہیں ہوتا ہاں اگر فائدہ دے تو پھر اس کو خبر بنائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(لایکون) فعل ناقص (اسم زمان) اس کا اسم (خبرا) خبر (عن) جار مجرور متعلق ہوا خبرا کے ساتھ۔ (ان یفد) شرط (فاخبرا) فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر (الف ضرورت شعری کی وجہ سے آیا ہے) جزاء۔

(ش) ظرف المكان يقع خبرا عن الجثة، نحو: ((زيد عندك)) وعن المعنى نحو: ((القتال عندك)) وأما ظرف الزمان فيقع خبرا عن المعنى منصوبا أو مجرورا بفي، نحو: ((القتال يوم الجمعة، أو في يوم الجمعة)) ولا يقع خبرا عن الجثة، قال المصنف: إلا إذا أفاد نحو: ((الليلة الهلال، والرطب شهري ربيع)) فإن لم يفد لم يقع خبرا عن الجثة، نحو: ((زيد اليوم)) وإلى هذا ذهب قوم منهم المصنف، وذهب غير هؤلاء إلى المنع مطلقا؛ فإن جاء شيء من ذلك يؤوّل، نحو قولهم: الليلة الهلال، والرطب شهري ربيع؛ التقدير: طلوع الهلال الليلة، ووجود الرطب شهري ربيع؛ هذا مذهب جمهور البصريين، وذهب قوم —منهم المصنف— إلى جواز ذلك من غير شذوذ (لكن) بشرط أن يفيد، كقولك ((نحن في يوم طيب، وفي شهر كذا))، وإلى هذا أشار بقوله: ((وإن يفد فأخبرا)) فإن لم يفد امتنع، نحو: ((زيد يوم الجمعة)).

ترجمہ وتشریح:............ظرف اسم زمان ذات سے خبر واقع نہیں ہوتا:

جس طرح پہلے گزر گیا کہ ظرف خبر واقع ہوسکتا ہے لیکن ظرف کی دو قسموں (زمان، مکان) میں کونسی قسم خبر واقع ہوتی ہے اس میں اختلاف ہے اس سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ جو اسم مبتدا واقع ہو رہا ہے وہ یا معنی ہوگا (یعنی وصف ہوگا اور ذات نہیں ہوگا) جیسے قتل، اکل وغیرہ اور یا اسم ذات ہوگا جیسے زید، شمس، ھلال، اور اس کی خبر میں جو ظرف آ رہا ہے یا وہ زمان ہوگا جیسے یوم، شھر یا مکان جیسے عند، خلف وغیرہ چونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ظرف مکان کی خبر مفید ہوتی ہے چاہے اس کا اسم ذات ہو یا معنی، اور اسم زمان کی خبر اس وقت اکثر مفید ہوتی ہے جب اس کا اسم صرف معنی ہو یعنی ذات نہ ہو اس وجہ سے جمہور نے حصول فائدہ کو بنیاد بنا کر کہا کہ ظرف مکان جثۃ یعنی جسم (خواہ کسی بھی چیز کا ہو مثلا زید، چاند، سورج) سے بھی خبر واقع ہوتا ہے جیسے: زیدٌ عندکَ اور معنی (یعنی وصف) سے بھی جیسے: القتال عندک۔ اور ظرف زمان صرف معنی سے خبر واقع ہوتا ہے جیسے: القتالُ یوم الجمعة یا فی یومِ الجمعة۔

اور ذات، جسم سے خبر واقع نہیں ہوتا الا یہ کہ فائدہ دے جیسے: "اللیلةَ الهلالُ، الرُّطبُ شَهرَی ربیع" (یہاں چونکہ فائدہ حاصل ہوتا ہے اس وجہ سے اس کا خبر واقع ہونا صحیح ہے اگرچہ "اللیلة، الرطب" جُثّہ یعنی ذات اور جسم ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ اس کا معنی ہے رات کا چاند طلوع ہوتا ہے اور موسم بہار کے دو مہینوں میں پختہ اور تروتازہ کھجوریں ہوتی ہیں)

نیز اگر اسم زمان فائدہ نہ دے تو وہ ذات سے بھی خبر واقع نہیں ہوتا جیسے: زیدٌ الیوم. (زید آج کے دن ہے)

۲......بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اسم زمان مطلقا ذات سے خبر واقع نہیں ہوتا چاہے فائدہ دے یا نہ دے اور جہاں بظاہر ذات سے اس کا خبر واقع ہونا آجائے تو اس میں معنی اور وصف کی تاویل کی جائے گی جیسے مذکورہ مثالوں میں تاویل کر کے "طلوع الھلال اللیلة، وجود الرّطب۔ شھری ربیع کہا جائے گا، طلوع اور وجود دونوں وصف ہیں نہ کہ ذات۔ لیکن جیسا کہ پہلے گذر گیا کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ اور ایک قوم کے نزدیک اگر اسم زمان فائدہ دے تو بغیر شذوذ کے اس کا خبر واقع ہونا صحیح ہے جیسے: نحن فی یوم طیّب، وفی شھرٍ کذا،

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وان یفِدْ فاخبرا، کے ساتھ اشارہ کیا ہے، لیکن اگر فائدہ نہ دے تو پھر خبر واقع ہونا ممنوع ہے جیسے: زیدٌ یوم الجمعة میں عدم فائدہ کی وجہ سے عدم جواز ہے اور "نحنُ فی یوم طیّب" میں فائدہ ہونے کی وجہ سے جواز ہے۔

ولا یجوز الابتدا بالنکرة
ما لَمْ تُفِدْ کعِنْدَ زَیْدٍ نمرة
وَھَلْ فتی فیکُمْ فَمَا خِلٌّ لَنَا
وَرَجُلٌ مِنَ الکِرَام عندنا
وَرَغبةٌ فی الخیر خیرٌ وعمل
بِرٍّ یَزِیْنُ ولْیُقَسْ مَا لَمْ یُقَلْ

ترجمہ:......ابتداء نکرہ پر (یعنی نکرہ کو مبتداء بنانا) جائز نہیں جب تک کہ وہ فائدہ نہ دے جیسے عند زید نمرة اور ھَلْ فتی فیکم ماخلٌّ لنا رجلٌ من الکرامِ عندنا اور رغبة فی الخیر خیر اور عمل بریزین اور جو نہیں کہا گیا اس کو اسی پر قیاس کیا جائے (مثالوں کا ترجمہ بالترتیب یوں ہے (۱) زید کے پاس لکیر دار کپڑا ہے (۲) کیا تم میں کوئی جوان ہے (۳) ہمارا کوئی خالص دوست نہیں (۴) شریف لوگوں میں سے ہمارے پاس ایک آدمی ہے (۵) اچھائی میں رغبت بھی اچھائی ہے (۶) نیکی کا عمل زینت بخشتا ہے۔)

ترکیب:

(لا یجوز) فعل 'الابتداء فاعل (بالنکرة) جار مجرور متعلق ہوا لا یجوز کے ساتھ (ما) مصدریہ ظرفیہ (لم تفد) فعل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بافاعل(عند زید) خبرمقدم (نمرة) مبتدامؤخر ای وذالک کائن کعند الخ (هل) حرف استفہام(فتی)مبتدا(فیکم) جارمجرورمحذوف کے ساتھ متعلق ہوکرخبر۔(ما)نافیہ خل مبتدا(لنا)خبر(رجل) موصوف(من الکرام) جارمجرورمحذوف کے ساتھ متعلق ہوکرصفت،مبتدا (یزین)فعل بافاعل خبر، (هل فتی الخ) ماقبل پرعطف ہے۔(لیقس)مضارع مجزوم بلام امر (مالم یقل)نائب فاعل۔

(ش)الاصل فی المبتدأأن یکون معرفة وقدیکون نکرة،لکن بشرط أن تفید،وتحصل الفائدة بأحد أمور ذکرالمصنف فیهاستة:

أحدها:أن یتقدم الخبرعلیها،وهوظرف أوجارومجرور،نحو:((فی الدار رجل))، و ((عند زید نمرة))؛فإن تقدم وهوغیرظرف ولاجارومجرورلم یجزنحو:قائم رجل)).

الثانی:أن یتقدم علی النکرة استفهام،نحو:((هل فتی فیکم ؟))

الثالث:أن یتقدم علیها نفی،نحو:((ماخل لنا)).

الرابع:أن توصف ،نحو:رجل من الکرام عندنا)).

الخامس:أن تکون عاملة،نحو:((رغبة فی الخیرخیر)).

السادس:أن تکون مضافة،نحو:((عمل بر یزین)).

هذاماذکره المصنف فی هذا الکتاب ، وقد أنهاها غیر المصنف إلی نیف وثلاثین موضعا(وأکثر من ذلک)،فذکر(هذه)الستة المذکورة.

والسابع:أن تکون شرطا ،نحو:((من یقم أقم معه)).

الثامن:أن تکون جوابا،نحوأن یقال:من عندک فتقول رجل)).التقدیر((رجل عندی)).

التاسع:أن تکون عامة،نحو:((کل یموت)).

العاشر:أن یقصد بها التنویع، کقوله :

۴۴–فأقبلت زحفا علی الرکبتین

فثوب لبست،وثوب أجر

(فقوله ((ثوب))مبتدأ،و((لبست))خبره ،وکذلک ((ثوب أجر))).

الحادی عشر:أن تکون دعاء ،نحو:(سلام علی آل یاسین).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثانی عشر:أن یکون فیها معنی التعجب ،نحو:((ما أحسن زیدا!)).

الثالث عشر:أن تکون خلفا من موصوف،نحو:((مؤمن خیر من کافر))

الرابع عشر:أن تکون مصغرة،نحو:((رجیل عندنا))؛لأن التصغیر فیه فائدةمعنی الوصف،تقدیرهُ((رجل حقیرعندنا)).

الخامس عشر:أن تکون فی معنی المحصور،نحو:((شر أهر ذا ناب ، وشیٔ جاء بک))التقدیر ((ماأهرذاناب إلا شرٌّ؛ وما جاء بک إلا شیٔ))علی أحدالقولین ، والقول الثانی(أن التقدیر)((شرعظیم أهرذاناب،وشیٔ عظیم جاء بک))فیکون داخلا فی قسم ماجاز الابتداء به لکونه موصوفا؛لأن الوصف أعم من أن یکون ظاهر ا أومقدرا،وهو هٰهنامقدر .

السادس عشر:أن یقع قبلها واو الحال ، کقوله :

۴۵-سرینا ونجم قد أضاء؛:فمذ بدا
محیاک أخفی ضوؤه کل شارق

السابع عشر:أن تکون معطوفة علی معرفة، نحو:((زید ورجل قائمان)).

الثامن عشر:أن تکون معطوفة علی وصف،نحو:((تمیمی ورجل فی الدار)).

التاسع عشر:أن یعطف علیهاموصوف،نحو:((رجل وامرأة طویلة فی الدار)).

العشرون:أن تکون مبهمة، کقول امریٔ القیس:

۴۶-مرسعة بین أرساغه
به عسم یبتغی أرنبا

الحادی والعشرون:أن تقع بعد((لولا))، کقوله:

۴۷-لولا اصطبار لأودی کل ذی مقة
لما استقلّت مطایاهن للظعن

الثانی والعشرون:أن تقع بعدفاء الجزاء، کقولهم:((إن ذهب عیرفعیرفی الرباط)).

الثالث والعشرون:أن تدخل علی النکرةلام الابتداء،نحو:((لرجل قائم)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرابع والعشرون: أن تكون بعد ((كم)) الخبرية، نحو قوله:

۴۸- كم عمة لك يا جرير وخالة
فدعاء قد حلبت على عشاري

وقد أنهى بعض المتأخرين ذلك إلى نيّف وثلاثين موضعا، ومالم أذكره منها أسقطته؛ لرجوعه إلى ماذكرته؛ أو لأنه ليس بصحيح.

ترجمہ وتشریح:............مبتدا میں اصل معرفہ ہونا ہے:

مبتدا میں اصل اور اکثری قاعدہ یہ ہے کہ مبتدا معرفہ ہوگا اسلئے کہ مبتدا محکوم علیہ ہوتا ہے اور محکوم علیہ میں اصل تعریف ہے اس لئے کہ ایک چیز کو پہلے پہچانا جاتا ہے پھر اس پر حکم لگایا جاتا ہے اگر مبتدا میں تعریف نہ ہو تو پھر مجہول مطلق پر حکم لازم آئیگا جو کہ جائز نہیں۔

(واضح رہے کہ فاعل بھی محکوم علیہ ہوتا ہے لیکن اس میں تعریف کی شرط نہیں لگائی گئی ہے اسلئے کہ اس سے پہلے فعل ہوتا ہے جو کہ حکم ہے تو فعل کی وجہ سے سامع کے ذہن میں حکم مضمون ثابت ہو جاتا ہے مبتدا چونکہ پہلے ہوتا ہے اور حکم اس پر بعد میں لگتا ہے اس وجہ سے سامع کے ذہن میں پہلے سے حکم کا مضمون نہیں ہوتا تو حکم مجہول مطلق پر لازم آتا ہے۔ اگر اعتراض میں یہ کہا جائے کہ پھر تو خبر مطلق کی تقدیم سے مبتدا نکرہ واقع ہوسکتا ہے جیسے قائمٌ رجلٌ کیونکہ یہاں حکم پہلے ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ خبر کی تقدیم بلا کسی وجہ سے خلاف اصل ہے اور فعل کی تقدیم لازمی ہے۔)

کبھی مبتدا بھی نکرہ واقع ہوتا ہے:

کبھی مبتدا نکرہ بھی واقع ہوتا ہے بشرطیکہ فائدہ دے، جیسا کہ ہدایۃ النحو میں ہے والنكرة اذا وصفت جاز ان تقع مبتدأ الخ:

مصنف رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے چھ چیزیں ذکر کی ہیں، جہاں مبتدا نکرہ واقع ہوسکتا ہے۔

۱......خبر مقدم ہو جائے ظرف اور جار مجرور کی صورت میں مبتدا پر جیسے: فی الدار رجل (جار مجرور کی مثال) عند زيد نمرة (ظرف کی مثال)۔ یہاں رجل اور نمرة نکرہ مخصصہ مبتدا واقع ہوا ہے اس لئے کہ یہاں خبر في الدار اور عند زيد کی تقدیم کی وجہ سے تخصیص آ گئی پس تقدیم خبر بمنزلہ تخصیص بالصفت کے ہے لہٰذا جب تخصیص آ گئی تو اس میں ایک قسم کا تعین آ گیا اور معرفہ کے قریب ہو کر اس کا مبتدا ہونا صحیح ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(واضح رہے کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہاں چھ اور شارح نے چوبیس جگہیں ذکر کی ہیں اور بعض حضرات نے ان کی تعداد تیس سے اوپر بتائی ہے لیکن ان سب کا رجوع عموم وخصوص کی طرف ہے جن میں غور کرنے سے پتہ چل جاتا ہے) جیسا کہ ابوحیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے:

وکل ماذکرتُ فی التقسیم
یرجع للتخصیص والتعمیم

اور مغنی میں ہے کہ ان سب کا دارومدار فائدہ کے حصول پر ہے پس جہاں بھی کوئی فائدہ حاصل ہو رہا ہو وہاں نکرہ کو مبتدا بنانا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

۲......نکرہ سے استفہام پہلے آجائے تو اس نکرہ کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہے جیسے: هَلْ فتًى فیکُم۔

۳......نکرہ سے پہلے نفی آجائے جیسے: مَاخلٌّ لَنَا۔ (نکرہ سے پہلے جب نفی آجائے تو وہ عام ہو جاتا ہے اور عموم جب نکرہ مبتدا میں آجائے تو اس کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہے اسلئے کہ ایک فرد غیر معیّن مبہم پر حکم لگانا صحیح نہیں تمام افراد پر حکم لگانا صحیح ہے، اور استفہام یا تو انکاری ہوگا یا حقیقی اگر استفہام انکاری ہے تو حرف نفی کے معنیٰ میں ہے، اور اگر حقیقی ہے تو اس میں سوال سے مراد غیر معین فرد کی تعیین ہے اور یہ تمام افراد کو شامل ہے تو گویا حقیقت میں سوال تمام افراد سے ہے لہٰذا یہ بھی عموم کے مشابہ ہو گیا تو اس کا مبتدا واقع ہونا بھی صحیح ہوا۔

۴......جب نکرہ کی صفت آجائے تو اس کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہے والنکرة اذا وصفت جاز اَن تقع مبتدا کا یہی مطلب ہے اسلئے کہ اس میں صفت کی وجہ سے ایک قسم کا تعیّن آجاتا ہے پس وہ اس وقت اگرچہ معرفہ نہیں ہوتا لیکن بوجہ صفت تخصیص آنے کی وجہ سے معرفہ کے قریب ہو جاتا ہے اور جو چیز کسی چیز کے قریب ہو جاتی ہے وہ اس چیز کا حکم لے لیتی ہے لہٰذا وہ مبتدا واقع ہو سکتا ہے۔

۵......نکرہ عامل ہو تو اس کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہے۔ جیسے: رغبة فی الخیر خیرٌ۔

۶......نکرہ مضاف ہو۔ جیسے: عمل برّ یزین۔

۷......نکرہ شرط ہو۔ جیسے÷ من یقم. اقُم معه یہاں بھی عموم ہے۔

۸......نکرہ سوال کے جواب میں واقع ہو۔ جیسے: رجلٌ، من عندک کے جواب، یہاں بھی تخصیص آئی ہے۔

۹......نکرہ عام ہو۔ جیسے کلٌّ یموت (ہر ایک مرے گا) یہاں بھی تخصیص بصفة العموم ہے۔

۱۰......نکرہ سے تنویع (یعنی مختلف اقسام کی طرف اشارہ کرنا) مقصود ہو۔ جیسے: شاعر کا یہ قول ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَـاَقْبَـلْـتُ زَحْـفًـا عَـلَـى الـرّكبتيـن
فَثَـوْبٌ لَبِسْـتُ وَثَـوْبٌ اَجُـرُّ

ترجمہ:......میں گھٹنوں کے بل اپنی محبوبہ کی طرف متوجہ ہوا ایک کپڑے کو پہنا تھا اور دوسرے کو اپنے پیچھے کھینچ رہا تھا (دوسرے کپڑے کو شاعر اسلئے پیچھے کھینچ رہا تھا تاکہ اس طرح کرنے سے اس کے چلنے کے نشانات مٹ جائیں اور کسی کو پتہ نہ چلے کہ یہ محبوبہ کے پاس گیا تھا)

تشریح المفردات:

(زحفا) از باب فتح یفتح آہستہ آہستہ سرین یا زانو پر گھسٹ کر چلنا (اجرّ) واحد متکلم کا صیغہ ہے بمعنی کھینچنا از نصر۔

ترکیب:

(اقبلتُ) فعل فاعل (زحفا) مفعول بہ (علی الرکبتین) جار مجرور (ثوبٌ) مبتدا (لبست) فعل فاعل خبر ثوب اجر بھی اس طرح ہے۔

محل استشهاد:

محل استشہاد (ثوب) ہے یہاں نکرہ مبتدا واقع ہوا ہے اسلئے اس سے مراد تنویع ہے اس کی وجہ سے مبتدا میں کچھ تخصیص آئی ہے۔

۱۱......نکرہ دعاء واقع ہو تو اس کا بھی مبتدا واقع ہونا صحیح ہے جیسے: سلامٌ علیٰ آل یاسین۔

۱۲......اس میں تعجب کا معنیٰ ہو جیسے: مَا اَحْسَنَ زیدًا، یہ دونوں بھی صفت کے ذیل میں آجاتے ہیں۔

۱۳......موصوف کے بعد واقع ہو جائے تو نکرہ کے باوجود مبتدا واقع ہوسکتا ہے جیسے: مؤمن خیرٌ من کافر۔

۱۴......نکرہ مصغرہ ہو جیسے: رُجیلٌ عندنا میں رُجیل نکرہ ہونے کے باوجود مبتدا واقع ہوسکتا ہے اسلئے کہ تصغیر میں وصف کا معنیٰ ہوتا ہے تقدیر عبارت یوں ہے رجلٌ حقیرٌ عندنا۔

۱۵......نکرہ حصر کے معنیٰ میں ہو جیسے: شر اهرّ ذاناب، شی جاء بک تقدیر عبارت یوں ہے مَا اَهَـرَّ ذَانَابٍ اِلَّا شَرٌّ مَاجاء بِکَ الاشی یہ ایک قول کے مطابق ہے۔ اور دوسرے قول کے مطابق شر، شیء میں تنوین تعظیم کیلئے ہے پھر تقدیر عبارت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں ہوگی شر عظیم اھر ذاناب (بڑے شر نے بھڑکایا کتے کو) شی عظیم جاء بک (بڑی چیز آپ کو لے آئی) اس صورت میں یہ مبتدا کی اس قسم میں داخل ہے جس سے ابتداء جائز ہے (یعنی اس کو مبتدا بنانا جائز ہے بایں وجہ کہ اس صورت میں یہ موصوف ہوگا اسلئے کہ وصف عام ہے ظاہری ہو یا تقدیری اور یہاں تقدیری ہے۔)

۱۶...... نکرہ سے پہلے واؤ حالیہ واقع ہو تو اس کا مبتدا ہونا صحیح ہے جیسے: شاعر کا یہ قول ہے۔

سَرَيْنَا وَنَجْمٌ قَدْ اَضَاءَ

فَمُذْ بَدَا مُحَيَّاکَ اَخْفیٰ ضَوْئُه كُلَّ شَارِقِ

ترجمہ:...... ہم رات کو چلے اس حال میں کہ ستارہ روشن ہو چکا تھا تو جب آپ کا چہرہ ظاہر ہوا تو اس کی روشنی نے ہر طلوع ہونے والے ستارے کو چھپا دیا۔

تشریح المفردات:

(سَرَيْنا) سری سے ہے رات کو چلنا، (اضاء) اضاءة روشن ہونا۔ (محیاک) ای وجھک چہرہ (شارق) طلوع ہونے والا ستارہ۔

ترکیب:

(سرینا) فعل فاعل (و) حالیہ (نجم) مبتدا (اضاء) فعل با فاعل خبر (مذ) اسم زمان (بدا) فعل (محیاک) فاعل (مبتدا) (اخفی ضوئه) فعل فاعل کلّ شارق مفعول بہ خبر۔

محل استشہاد:

(نَجْمٌ) نکرہ مبتدا واقع ہے اسلئے کہ اس سے پہلے واؤ حالیہ ہے۔ جس کی وجہ سے اس میں کچھ تخصیص آئی ہے۔

۱۷...... نکرہ معرفہ پر عطف ہو تو اس کا مبتدا بنانا صحیح ہے جیسے: زیدٌ ورجلٌ قائمان۔

۱۸...... وصف پر عطف ہو جیسے: تمیمیٌّ وَرَجُلٌ فی الدّار۔

۱۹...... موصوف اس پر عطف ہو جیسے: رَجُلٌ وامرءةٌ طَوِیلَةٌ۔

واضح رہے کہ ان آخری تینوں میں وجہ جواز ایک ہی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں معطوف علیہ اور معطوف میں دونوں میں سے ایک کے اندر مبتدا بننے کی صلاحیت ہے اور معطوف معطوف علیہ حکم کے اعتبار سے شریک ہوتے ہیں تو کل چار صورتیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئیں۔ تین صورتیں شارح نے بتادیں اور چوتھی صورت رجلٌ وزیدٌ قائمان ہے۔

۲۰...... مبتدا نکرہ مبہمہ ہو تو اس کا مبتدا بنانا صحیح ہے، ابہام چونکہ بلغاء کے مقاصد میں سے اہم مقصد ہوتا ہے اسلئے اگر کوئی اور وجہ جواز نہ ہو تو اسی کو وجہ جواز بنایا جائے گا۔ جیسے امرء القیس کا شعر ہے۔

مُرَسَّعَةٌ بینَ ارْسَاغِهٖ
بِهٖ عَسَمٌ یبتَغِی اَرْنَبَا

ترجمہ:...... اس کی کلائیوں کے درمیان تعویذ ہے اور اس پر عسم کی بیماری ہے اور وہ اپنی حفاظت کیلئے خرگوش تلاش کرتا ہے۔

تشریح المفردات:

(مُرَسَّعَةٌ) تعویذ کو کہتے ہیں جس کو یہ لوگ کلائی پر باندھتے تھے تاکہ مصیبت یا نظر بد سے بچاؤ ہو۔ (ارساغ) رسغ کی جمع ہے بمعنی کلائی (عسم) کلائی میں ایک مرض ہے جس سے ہاتھ ٹیڑھے ہو جاتے ہیں (ارنب) خرگوش، یہاں مضاف حذف ہے ای کعب ارنب، ان کے ہاں مشہور تھا کہ جس کے پاس خرگوش کا ٹخنا یا اس کی کوئی ہڈی ہو تو اس کے پاس جنات نہیں آتے اور وہ نظر بد اور جادو سے محفوظ ہوتا ہے۔ یہاں شاعر اپنی بہن کو ایک آدمی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کرتا ہے بایں وجہ کہ یہ آدمی ڈرپوک ہے جس کی وجہ سے کلائیوں کے درمیان تعویذ پہنتا ہے اور اس پر عسم کی بیماری ہے اور اپنی حفاظت کیلئے خرگوش کو تلاش کرتا ہے۔

ترکیب:

(مرسعة) مبتدا (بین ارساغه) خبر (به) خبر مقدم (عسم) مبتدا موخر، (یَبْتَغِیْ ارنبا) فعل فاعل مفعول بہ۔

محل استشہاد:

(مرسعة) محل استشہاد ہے یہاں نکرہ میں چونکہ ابہام ہے اس وجہ سے مبتدا واقع ہوا ہے اسلئے کہ ابہام کسی چیز میں ہونا بعض مرتبہ شعراء کے اہم ترین مقاصد میں سے ہوتا ہے لہٰذا نکرہ کا مبتدا واقع ہو جانا اس صورت میں مانع نہیں۔

۲۱...... نکرہ لولا کے بعد واقع ہو تو اس کا مبتدا بنانا صحیح ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

لَوْلَا اصْطِبَارٌ لَاَوْدٰی کُلُّ ذِیْ مِقَةٍ
لَمَّا اسْتَقَلَّتْ مَطَایَاهُنَّ لِلظَّعْنِ

ترجمہ:...... اگر صبر نہ ہوتا تو میرے ساتھ ہر محبت کرنے والا ہلاک ہو جاتا جب میری محبوباؤں کے اونٹ سفر کیلئے روانہ ہوئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(اصطبار) صبر، نفس کو جزع وفزع سے روکنا، اودیٰ ازباب افعال ہلاک ہونا (مقۃ) محبت، ازباب (ومق یمق)، تاء واؤ کے عوض آئی ہے کعدۃ استقلت نهضت اٹھنا مضت چلنا مطایا مراد اونٹ ہیں لانہ یرکب مطاہ ای ظھرہ اس کی پیٹھ پر سواری کی جاتی ہے الظعن سفر، کوچ کرنا، شاعر محبوباؤں کی جدائی پر اپنے صبر کی تعریف کرتا ہے۔

ترکیب:

(لَوْلَا) حرف ہے شرط کے موجود ہونے کی وجہ سے جواب کے ممتنع ہونے پر دلالت کرتا ہے (اصطبار) مبتدا (موجود) خبر محذوف۔ (لاودیٰ) فعل (کل ذی مقۃ) مضاف مضاف الیہ فاعل (جواب شرط) (لما) ظرف (استقلت مطایاھن) فعل فاعل (للظعن) جار مجرور متعلق ہوا استقلت کے ساتھ۔

محل استشہاد:

اصطبار ہے چونکہ لولا کے بعد آیا ہے اسلئے نکرہ ہوتے ہوئے بھی مبتدا بنانا صحیح ہے اسلئے کہ اس کے ذریعہ سے فائدہ حاصل ہو رہا ہے بتعلیق امتناع الجواب علیٰ وجود الشرط۔

۲۲...... نکرہ فاء جزائیہ کے بعد واقع ہو تو اس کا مبتدا ہونا صحیح ہے جیسے: اِنْ ذَھَبَ عَیرٌ فعیرٌ فی الرّباط (اگر ایک گدھا چلا جائے تو دوسرا گدھا رسی میں بندھا ہوا ہے یہ ایک مثال ہے جو موجود چیز پر راضی اور غائب پر افسوس نہ کرنے کیلئے پیش کی جاتی ہے)

یہاں فاء جزائیہ کے بعد عیر واقع ہے اور نکرہ ہونے کے باوجود مبتدا ہے اس لئے کہ یہ نکرہ مخصصہ ہے ای فعیر اخر۔

۲۳...... نکرہ پر لام ابتداء آ جائے تو اس کا مبتدا بنانا صحیح ہے جیسے:

كَمْ عَمَّةٌ لَکَ يَا جَرِيْرُ وَخَالَةٌ
فَدْعَاءُ قَدْ حَلَبَتْ عَلَيَّ عِشَارِيْ

ترجمہ:...... اے جریر تیری کتنی زیادہ پھوپھیاں اور خالائیں ایسی ہیں کہ ان کے ہاتھ ٹیڑھے ہیں اور انہوں نے میری دس مہینوں والی اونٹنیوں کا دودھ دوہا ہے۔

تشریح المفردات:

عمّۃ پھوپھی، جریر شاعر ہے فرزدق شاعر یہاں اس کی مذمّت کر رہا ہے خالۃ خالہ فدعاء وہ عورت جس کی انگلیاں یا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ کی کلائیاں زیادہ دودھ دوہنے کی وجہ سے ٹیڑھی ہو چکی ہو، حلبت حلبا دوہنا علیّ یہاں شاعر نے عَلٰی کے بجائے لِیْ نہیں کہا تا کہ یہ معنی ہوتا کہ جریر کی خالاؤں اور پھوپھیوں نے میرے لئے دودھ دوہا ہے یہ بتانے کیلئے کہ وہ ان سے دودھ دوہنے کی خدمت کو ان کی حقارت کی وجہ سے گوارا نہیں کرتا ہے عشار عشراء کی جمع ہے دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں، شاعر فرزدق، جریر کی مذمّت اس کی پھوپھیوں اور خالاؤں کی مذمت سے کر رہا ہے جو درحقیقت اسی کی مذمّت ہے۔

ترکیب:

(کم) استفہامیہ بھی ہوسکتا ہے اور خبریہ بھی (عمة) میں بھی رفع نصب جر تینوں اعراب جائز ہے چونکہ (خالة) اس پر عطف ہے لہٰذا اس میں بھی تینوں جائز ہیں۔ (عمة) میں جر اس وجہ سے ہوگا کہ یہ تمیز ہے کم خبریہ کیلئے اور کم خبریہ کی تمیز مجرور ہوتی ہے اور ترکیب میں عَمَّةٌ محلّ رفع میں مبتدا ہے (قد حلبت علیّ عشاری) خبر۔ (۲) عمة کو منصوب کم استفہامیہ کی تمیز کی بناء پر بھی پڑھ سکتے ہیں اس لئے کہ کم استفہامیہ کی تمیز منصوب ہوتی ہے یہاں بھی کم محل رفع میں مبتدا ہے۔

(۳) عمة کو مرفوع بنا بر مبتدا پڑھ سکتے ہیں اس صورت میں کم خبریہ اور استفہامیہ دونوں ہوسکتے ہیں اور ان کی تمیز یں محذوف ہونگی یہی صورت یہاں مراد ہے جیسا کہ محل استشہاد میں آرہا ہے۔

محل استشہاد:

عمة محل استشہاد ہے جب اس کو مرفوع پڑھا جائے چونکہ یہ کم خبریہ کے بعد واقع ہے اس لئے نکرہ ہونے کے باوجود مبتدا ہے ابن عقیل کے محشی نے ذکر کیا ہے کہ یہاں ایک دوسرا مسوّغ بھی موجود ہے اس لئے کہ "عمة" موصوف ہے اور "لکَ" اس کیلئے صفت، تو تخصیص بالصفة کی وجہ سے اس میں تخصیص آئی ہے نیز صرف کم خبریہ کو مسوّغ بنانا اس کی کوئی خاص دلیل نہیں بلکہ احقر (فاروقی) کی نظر میں پھر بھی یہ کم خبریہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ استفہامیہ کے بعد بھی آسکتا ہے جیسا کہ ترکیب نمبر ۳ میں گزرا۔

شارح فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے ان جگہوں کی تعداد (جہاں نکرہ مبتدا واقع ہوتا ہے) تیس سے اوپر بتائی ہے اور ان میں جو میں نے یہاں ذکر نہیں کیں ان کو میں نے ساقط کر دیا ہے اس لئے کہ ان کی رجع بھی ذکر کردہ وجوہ کی طرف ہوتی ہے اور کچھ میری نظر میں صحیح نہیں۔

وَالاَصْلُ فِی الاَخْبَارِ اَنْ تُؤَخَّرَا
وَجَوَّزُوا التَّقْدِیْمَ اِذْ لَاضَرَرَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......اصل خبر میں مؤخر ہونا ہے اور نحویوں نے ضرر موجود نہ ہونے کے وقت خبر کی تقدیم کو جائز قرار دیا ہے۔

ترکیب:

www.KitaboSunnat.com

(الاصل فی الاخبار) مبتدا (أن توخرا) بتاویل مصدر خبر۔(جوّزوا التقدیم) فعل فاعل ومفعول بہ (اذ) ظرف زمان (لا) نفی جنس (ضررا) اس کا اسم (موجود) خبر محذوف۔

(ش) الاصل تقديم المبتدأ وتأخير الخبر، وذلك لأن الخبر وصف في المعنى للمبتدأ، فاستحق التأخير كالوصف، ويجوز تقديمه إذا لم يحصل بذلك لبس أو نحوه، على ماسيبين؛ فتقول: ((قائم زيد، وقائم أبوه زيدٌ، وأبوه منطلق زيد، وفي الدار زيد، وعندك عمرو)) وقد وقع في كلام بعضهم أن مذهب الكوفيين منع تقدم الخبر الجائز التأخير (عند البصريين) وفيه نظر؛ فإن بعضهم نقل الإجماع – من البصريين، والكوفيين – على جواز ((في داره زيد)) فنقل المنع عن الكوفيين مطلقا ليس بصحيح، هكذا قال بعضهم، وفيه بحث، نعم منع الكوفيون التقديم في مثل: ((زيد قائم، وزيد قام أبوه، وزيد أبوه منطلق)) والحق الجواز، إذ لا مانع من ذلك، وإليه أشار بقوله ((وجوزوا التقديم إذ لا ضررا)) فتقول: ((قائم زيد)) ومنه قولهم: ((مشنوءٌ من يشنوك)) فمن: مبتدأ، ومشنوء: خبر مقدم، و ((قام أبوه زيد)) ومنه قوله:

۴۹– قد ثكلت أمه من كنت واحده
وبات منتشبا في برثن الأسد

ف ((من كنت واحده)) مبتدأ مؤخر، و ((قد ثكلت أمه)): خبر مقدم، و ((أبوه منطلق زيد))؛ ومنه قوله:

۵۰– إلى ملك ما أمه من محارب
أبوه، ولا كانت كليب تصاهره

ف ((أبوه: مبتدأ (مؤخر)، و ((ما أمه من محارب)): خبر مقدم.

ونقل الشريف أبو السعادات هبة الله بن الشجري الإجماع من البصريين والكوفيين على جواز تقديم الخبر إذا كان جملة، وليس بصحيح، وقد قدمنا نقل الخلاف في ذلك عن الكوفيين.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ وتشریح: ....مبتدا کا مقدم ہونا اصل ہے

مبتدا میں اکثر اور غالب یہ ہے کہ یہ مقدم ہوتا ہے اور خبر مؤخر ہوتی ہے اسلئے کہ خبر معنیً وصف ہوتا ہے تو وصف کی طرح یہ بھی تاخیر کا مستحق ہے (باقی رہی یہ بات کہ پھر تو خبر کی تقدیم بالکل وصف کی طرح ناجائز ہونی چاہئیے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وصف من کل الوجوہ تابع ہوتا ہے اسلئے اس کی تقدیم صحیح نہیں برخلاف خبر کے اسلئے کبھی خبر کو مقدم بھی کیا جا سکتا ہے) اور خبر کی تقدیم عدم التباس کی صورت میں ناجائز ہے جیسے قائم زید الخ۔

شارح فرماتے ہیں کہ بعض کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ بصرہ والوں کے ہاں جس خبر کی تقدیم جائز ہے کوفہ والوں کے ہاں اس کی تقدیم ناجائز ہے پھر شارح فرماتے ہیں کہ اس میں نظر ہے اسلئے کہ بعض حضرات نے بصریین اور کوفیین سے فی دارہ زید (بتقدیم الخبر) کا جواز نقل کیا ہے لہٰذا کوفیین کی طرف مطلقاً منع کی نسبت کرنا صحیح نہیں یہ تو بعض حضرات نے نقل کیا ہے لیکن اس میں بھی بحث ہے۔

www.KitaboSunnat.com

شارح کے کلام میں پیچیدگی اور اس کا حل:

غور سے دیکھنے سے شارح کے کلام میں کچھ پیچیدگی پائی جاتی ہے جس کا حل یہ ہے کہ شارح نے پہلے بعض سے نقل کیا کہ کوفیین کے نزدیک خبر کی تقدیم ناجائز ہے پھر (وفیہ نظر) کہکر اس پر رد کیا پھر (نقل الاجماع الخ) سے بعض دیگر حضرات سے اجماع کو نقل کیا کہ کوفیین کے ہاں (فی دارہ زید) کہنا جائز ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں خبر کی تقدیم صحیح ہے لہٰذا پہلے والے ناقل کی بات علی الاطلاق باطل ہے اس لئے کہ (فی دارہ زید) اس سے مستثنیٰ ہے۔ پھر شارح نے دوسرے نقل پر بھی وفیہ بحث کہکر اعتراض کیا کہ (فی دارہ زید) کو بھی یقینی طور خبر کی تقدیم کے قبیل سے بنانا صحیح نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ زید فاعل ہو جار مجرور کیلئے اور خبر کی جگہ قائم ہو (غیر لاہ عداک، کی طرح جس کی وضاحت پہلے ہوئی ہے) اگر چہ یہاں اعتماد بر نفی یا استفہام نہیں اسلئے کہ کوفیین کے نزدیک یہ ضروری بھی نہیں (مکمل تفصیل اس مسئلہ کی گزر گئی ہے)

بہر حال شارح مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ ضرر نہ ہونے کی صورت میں تقدیم جائز ہو جیسے قائم زید (یہاں التباس وغیرہ کا خطرہ نہیں اس لئے خبر کو مقدم کیا) اور اسی سے ہے مشنوء من یشنؤک (جو آپ کے ساتھ بغض رکھتا ہے وہ خود مبغوض ہے) یہاں (من) مبتدا ہے (مشنوء) خبر ہے اور اسی طرح ہے قام ابوہ زید۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے (جن کا نام حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں)

قَدْ ثَكِلَتْ اُمُّهُ مَنْ كُنْتَ وَاحِدَهُ
وَبَاتَ مُنْتَشِبًا فِي بُرْثُنِ الاَسَدِ

ترجمہ:...... ماں نے گم کر دیا اس شخص کو جس کے مقابلہ میں آپ اکیلے ہوں اور وہ شیر کے پنجے میں پھنس گیا۔

ترکیب:

(قد ثکلت امه) جملہ خبریہ محل رفع میں خبر مقدم (من کنت واحده) مبتدا مؤخر۔ (بات) فعل ناقص (ھو) ضمیر مستتر اس کا اسم (منتشبا) خبر (فی برثن الاسد) اسی کے ساتھ متعلق۔

تشریح المفردات:

(ثکل) از باب سمع گم کرنا (بات) افعال ناقصہ میں سے صَار کے معنی میں ہے (منتشبا) پھنسا ہوا (برثن) من السباع او الطیر چنگل، پنجہ۔

محل استشہاد:

قد ثکلت امه ہے خبر مقدم آئی ہے، اسلئے کہ التباس کا خطرہ نہیں (یہاں امه کی ضمیر مابعد مَنْ کی طرف لوٹتی ہے لیکن وہ مابعد اگر چہ لفظاً مؤخر ہے لیکن مرتبۃً مقدم ہے لہٰذا اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا) ابوہ منطلق زید بھی اسی طرح ہے۔

اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے (جس کا نام فرزدق ہے)

اِلَى مَلِكٍ مَا اُمُّهُ مِنْ مُحَارِبٍ
اَبُوهُ وَلَا كَانَتْ كُلَيْبٌ تُصَاهِرُهُ

ترجمہ:...... میں اپنی سواری اس بادشاہ کی طرف لے جاتا ہوں جس کی دادی محارب قبیلے سے نہیں اور نہ کلیب قبیلہ اس کا سسرال ہے (یعنی وہ شریف النسب ہے)

تشریح المفردات:

(ملک) بادشاہ، ولید بن عبدالملک بن مروان مراد ہے (محارب) قبیلہ کا نام ہے (کلیب) قبیلہ، شاعر اس شعر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ولید بن عبدالملک کی تعریف کر رہا ہے۔

ترکیب:

(الی ملک) جار مجرور متعلق ہوا (اسوق) فعل محذوف کے ساتھ ای اسوق مطیتی (ما) نافیہ (مامه من محارب) خبر مقدم (ابوه) مبتدا مؤخر (واو) حرف عطف (لا) نافیہ (کانت) فعل ناقص (کلیب) اسم (تصاهره) جملہ فعلیہ محل رفع میں اس کی خبر۔

محل استشہاد:

(مامه من محارب ابوه) ہے خبر کو مبتدا پر مقدم کیا التباس نہ ہونے کی وجہ سے۔

شریف ابو السعادات هبة الله بن الشجری نے بصریین اور کوفیین سے اجماع نقل کیا ہے کہ خبر جب جملہ ہو تو س کی تقدیم جائز ہے لیکن یہ صحیح نہیں اس بارے میں بصریین اور کوفیین کے اختلاف کی تفصیل گزر گئی ہے۔

فامنعه حین یَسْتوی الجزء ان
عرفا ونکرا عادمی بیان
کذا اِذا مَا الفعلُ کان الخبرا
او قُصِدَ استعمالُه منحصرًا
او کان مُسندًا الذی لام ابتدا
او لازمِ الصّدر کمَنْ لِیُ مُنجِدًا

ترجمہ:...... آپ خبر کی تقدیم کو منع کریں جب دونوں جزء معرفہ اور نکرہ میں برابر ہو اس حال میں کہ ان میں کوئی بیان بھی نہ ہو۔ اسی طرح جب فعل خبر ہو یا خبر محصور استعمال ہو یا مبتدا پر لام ابتدا داخل ہو یا مبتدا اس قسم کا ہو جو صدارت کلام چاہتا ہو جیسے مَنْ لِیُ مُنجِدًا (کون ہے میرے لئے مددگار)

ترکیب:

(امنع) فعل امر با فاعل (ه) ضمیر مفعول بہ راجع ہے تقدیم خبر کی طرف (حین) ظرف زمان (یستوی الجزء ان) فعل فاعل (عرفا ونکرا) معطوف علیہ معطوف تمیز (عادمی بیان) حال ہے الجزء ان سے، (کذا) جار مجرور متعلّق ہوا امنع کے ساتھ (اذا) ظرف زمان ما زائدة (الفعل) اسم کان (الخبرا) خبر کان (او) عاطفہ (قصد استعماله) فعل مجہول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا نائب فاعل (منحصرا) حال (او) عاطفہ (کان) فعل ناقص با اسم خود مستتر (مسندا) خبر (لذی لام ابتداء) جار مجرور متعلق ہوا مسند کے ساتھ او لازم الصّدر، ذی الخ پر عطف۔ کمن لی ای کقولک من لی منجدا (سیأتی ترکیبه)

(ش) ینقسم الخبر بالنظر إلی تقدیمه علی المبتدأ أو تاخیره عنه ثلاثة أقسام: قسم یجوز فیه التقدیم والتأخیر، وقد سبق ذکره، وقسم یجب فیه تأخیر الخبر، وقسم یجب فیه تقدیم الخبر.

فأشار بهذه الأبیات إلی الخبر الواجب التأخیر، فذکر منه خمسة مواضع:

الأول: أن یکون کل من المبتدأ والخبر معرفة أو نکرة صالحة لجعلها مبتدأ، ولا مبین للمبتدأ من الخبر، نحو: ((زید أخوک، وأفضل من زید أفضل من عمرو)) ولا یجوز تقدیم الخبر فی هذا ونحوه؛ لأنک لو قدمته فقلت ((أخوک زید، وأفضل من عمرو أفضل من زید)) لکان المقدم مبتدأ، وأنت ترید أن یکون خبرًا، من غیر دلیل یدل علیه؛ فإن وجد دلیل یدل علی أن المتقدم خبر جاز، کقولک: ((أبو یوسف أبو حنیفة)) فیجوز تقدم الخبر — وهو أبو حنیفة — لأنه معلوم أن المراد تشبیه أبی یوسف بأبی حنیفة، لا تشبیه أبی حنیفة بأبی یوسف، ومنه قوله:

۵۱ – بَنُونَا بَنُو أَبْنَائِنَا، وبناتُنَا
بَنُوهُنَّ أَبْنَاءُ الرِّجَالِ الأَبَاعِدِ

فقوله: ((بنونا)) خبر مقدم، و((بنو أبنائنا)) مبتدأ مؤخر، لأن المراد الحکم علی بنی أبنائهم بأنهم کبنیهم، ولیس المراد الحکم علی بینهم بأنهم کبنی أبنائهم.

والثانی: أن یکون الخبر فعلا رافعًا لضمیر المبتدأ مستترا، نحو: ((زید قام)) فقام وفاعله المقدر: خبر عن زید، ولا یجوز التقدیم؛ فلا یقال: ((قام زید)) علی أن یکون ((زید)) مبتدأ مؤخرا، والفعل خبرًا مقدمًا، بل یکون ((زید)) فاعلا لقام؛ فلا یکون من باب المبتدأ والخبر، بل من باب الفعل والفاعل؛ فلو کان الفعل رافعًا الظاهر — نحو: ((زید قام أبوه)) — جاز التقدیم؛ فتقول: ((قام أبوه زید))، وقد تقدم ذکر الخلاف فی ذلک، وکذلک یجوز التقدیم إذا رفع الفعل ضمیرًا بارزًا، نحو: ((الزّیدان قاما)) فیجوز أن تقدم الخبر فتقول ((قاما الزیدان)) ویکون ((الزیدان)) مبتدأ مؤخرا، و((قاما)) خبرا مقدما، ومنع ذلک قوم.

وإذا عرفت هذا فقول المصنف: ((کذا إذا ما الفعل کان الخبر)) یقتضی (وجوب) تأخیر الخبر الفعلی مطلقًا، ولیس کذلک، بل إنما یجب تأخیره إذا رفع ضمیر المبتدأ مستترًا، کما تقدم.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثالث أن يكون الخبر محصورا بإنما، نحو: ((إنما زيد قائم)) أو بإلا، نحو: ((ما زيد إلا قائم)) وهو المراد بقوله أو قُصِدَ استعماله منحصرا))؛ فلا يجوز تقديم ((قائم)) على ((زيد)) في المثالين، وقد جاء التقديم مع ((إلا)) شذوذًا، كقول الشاعر:

فَيَـارَبِّ هَـلْ اِلاَّبِکَ النَّصْـرُ يُرتَجَـى
عَلَيْهِـم وَهَـلْ اِلاَّعَلَيْکَ الْمُعَوَّلُ

الأصل ((وهل المعوّل إلا عليک)) فقدم الخبر.

الرابع: أن يكون خبرُ المبتدإ قد دخلت عليه لام الابتداء نحو: ((لزيد قائم)) وهو المشار إليه بقوله: ((أو كان مسند الذى لام ابتدا)) فلا يجوز تقدم الخبر على اللام؛

فلا تقول: ((قائم لزيد)) لأن لام الابتداء لها صدر الكلام، وقد جاء التقديم شذوذًا، كقول الشاعر:

خَـالِـی لَأَنْـتَ وَمَـنْ جَـرِيـرٌ خَـالُـهُ
يَـنَـلِ الْـعَـلاَءَ وَيُـكْـرِمُ الاخُـوالاَ

ف((لأنتَ)) مبتدأ مؤخر وخالی خبر مقدّم الخامس أن يكون المبتدأ له صدر الكلام: كأسماء الاستفهام، نحو: ((من لي منجدا؟)) فمن: مبتدأ، ولي: خبر، ومنجدًا: حال، ولا يجوز تقديم الخبر على ((من))؛ فلا تقول ((لي من منجدا))

ترجمہ وتشریح:

خبر باعتبار تقدیم وتاخیر تین قسم پر ہے (۱) جہاں تقدیم وتاخیر دونوں جائز ہے اس کا تفصیلاً ذکر ہوا (۲) جہاں خبر کی تاخیر واجب ہے (۳) جہاں خبر کی تقدیم واجب ہے۔

جہاں خبر کی تاخیر ضروری ہے:

۱......مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک معرفہ ہو یا وہ نکرہ ہو جس میں مبتدا بننے کی صلاحیت ہو اور بظاہر مبتدا خبر میں کوئی بیان کرنے والا نہ ہو تو چونکہ یہاں ہر ایک کو مبتدا اور ہر ایک کو خبر بنایا جا سکتا ہے تو التباس سے بچنے کیلئے ضروری ہوا کہ اس میں جو خبر ہے وہ ضرور بعد میں ہوگی جیسے: زیدٌ اخوک، افضل من زید افضل من عمرو۔ یہاں خبر کی تقدیم صحیح نہیں اس لئے کہ اگر آپ اس کو مقدم کر کے اخوک زید، افضل من عمرو افضل من زید کہیں تو اخوک مبتدا ہو جائے گا (اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کہ معرفہ ہونے کی وجہ سے اس میں مبتدا بننے کی صلاحیت ہے) حالانکہ آپ کا ارادہ اس کو خبر بنانے کا ہے۔

ہاں اگر کوئی دلیل یا قرینہ ہو کہ متقدم ہی خبر ہے تو پھر خبر کو مقدم کر سکتے ہیں اسلئے کہ یہاں التباس کا خطرہ نہیں ہے۔

جیسے ابو یوسف ابو حنیفة یہاں پہلا مبتدا دوسرا خبر ہے اسلئے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کی تشبیہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دینی ہے نہ کہ برعکس (اسلئے کہ قلیل المرتبة کی تشبیہ عظیم المرتبة کے ساتھ دی جاتی ہے) اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

بَنُونَا بَنُو أَبْنَائِنَا ،وبناتُنَا

بَنُوهُنَّ أَبْنَاءُ الرِّجَالِ الاَبَاعِدِ

ترجمہ:...... ہمارے پوتے ہمارے بیٹے ہیں اور ہماری بیٹیاں ان کے بیٹے (یعنی ہمارے نواسے) دور کے آدمیوں کے بیٹے ہیں (یعنی ہمارے پوتے ہمارے لئے بمنزلہ بیٹوں کے ہیں کیونکہ ان کا نفع دوسروں کی بہ نسبت ہماری لئے ہے اور ہمارے نواسے دور دراز آدمیوں کے بیٹے ہیں اس لئے کہ ان کا نفع ہمارا نہیں اگر چہ ہماری بیٹیوں کی اولاد ہیں)

تشریح المفردات:

(بنونا) ہمارے بیٹے، اصل میں بنُونَ لَنَا تھا لام کو تخفیف اور نون کو اضافت کی وجہ سے حذف کیا (الاباعد) ابعد کی جمع ہے بمعنی دور شاعر پوتوں کو اپنے بیٹے اور نواسوں کو اجنبیوں کے بیٹے کہتا ہے۔

ترکیب:

(بنونا) خبر مقدم (بنو ابنائنا) مبتدا مؤخر۔ (بناتنا) مبتدا اول (بنو ابنائنا) مبتدا ثانی (ابناء الرجال الاباعد) خبر۔

محل استشہاد:

ا...... بنونا بنو ابنائنا ہے مبتدا خبر معرفہ ہونے میں برابر ہیں چونکہ التباس کا خطرہ نہیں اسلئے خبر کو مقدم کیا گیا اس لئے کہ مقصود پوتوں کی تشبیہ دینی ہے بیٹوں کے ساتھ اور بیٹوں کی پوتوں کے ساتھ تشبیہ دینے میں قوی کی تشبیہ غیر قوی سے لازم آتی ہے اور یہ جائز نہیں۔

۲...... دوسری جگہ جہاں خبر کی تاخیر ضروری ہے وہ ہے جہاں خبر فعل ہو اور رفع دے مبتدا کی مستتر ضمیر کو جیسے زید قام، یہاں زید مبتدا ہے اور قام ضمیر مستتر فاعل کے ساتھ ملکر زید کیلئے خبر ہے یہاں قام کو خبر بنا کر تقدیم ناجائز ہے کیونکہ اس صورت میں یہ فعل فاعل ہو جائینگے اگر فعل خبر بن کر اسم ظاہر کو رفع دے تو پھر تقدیم جائز ہے جیسے قام ابوہُ زید (اس میں بصریین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کوفیین کا اختلاف گزرگیا) اگر فعل ضمیر بارز کو رفع دے تو پھر بھی تقدیم جائز ہے جیسے قاما الزیدان ' قاما خبر مقدم اور الزیدان مبتدا مؤخر ہو جائے گا (اس کی مزید تفصیل مع امثلہ فاعل کی بحث میں آئے گی انشاء اللہ)

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کذا اذا ما الفعل کان الخبر " سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر خبر فعل واقع ہو جائے تو اس کی تاخیر مطلقاً واجب ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ جب فعل رفع دے مبتدا کی ضمیر مستتر کو تو اس وقت اس کی تاخیر ضروری ہے جیسا کہ ابھی گزر گیا۔

۳......تیسری جگہ یہ ہے کہ خبر انما کے ذریعہ محصور ہو جیسے: انما زید قائم یا الاّ کے ذریعہ سے جیسے: ما زید الاّ قائم یہاں خبر (قائم) کی تقدیم مبتدا (زید) پر جائز نہیں کبھی تقدیم الاّ کے ساتھ آجاتی ہے لیکن وہ شاذ ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

فَیَا رَبِّ هَلْ اِلاَّ بِکَ النَّصْرُ یُرْتَجٰی

عَلَیْهِم وَهَلْ اِلاَّ عَلَیْکَ الْمُعَوَّلُ

ترجمہ:......اے مرے رب آپ ہی سے دشمنوں کے خلاف مدد کی امید رکھی جاسکتی ہے اور تجھ ہی پر ہمارا اعتماد ہے۔

تشریح المفردات:

یا حرف نداء (رب) منادیٰ منصوب اور علامت نصب فتحہ تقدیری ہے یاء متکلم کو تخفیفاً حذف کیا گیا ہے (هل) استفہام انکاری بمعنیٰ نفی (المعوّل) الاعتماد فی الامور،

ترکیب:

(یا) حرف نداء (رب) منادیٰ (هل) حرف استفہام (الاّ) حرف استثناء ملغاۃ (یعنی عمل نہیں کررہا ہے) (بک) خبر مقدم (النصر) مبتدا مؤخر (یرتجی) فعل مضارع مجہول (ھو) ضمیر نصر کی طرف راجع ہے۔ (هل الاعلیک المعوّل) خبر مقدم و مبتدا مؤخر۔

محل استشہاد:

الاّ بک النصر، الاعلیک المعوّل دونوں محل استشہاد ہیں اس میں بک علیک خبر محصور بالاّ کو مقدم کیا ہے جو کہ شاذ ہے۔

چوتھی جگہ جہاں خبر کو مؤخر کرنا ضروری ہے وہ جگہ ہے جہاں مبتدا پر لام ابتداء آجائے جیسے لَزَیْدٌ قائمٌ او کان مُسندالذی لام ابتداء الخ سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے یہاں خبر کی تقدیم صحیح نہیں قائمٌ لزید نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ سکتے اس لئے کہ لام ابتداء صدارت کلام چاہتا ہے اور تقدیم خبر کی صورت میں صدارت فوت ہو جائیگی۔

بعض جگہ لام ابتداء کے ساتھ تقدیم آئی ہے مگر وہ شاذ ہے جیسے شاعر کا قول ہے۔

خَالِی لَاَنْتِ وَمَنْ جَرِیْرٌ خَالُہ

یَنَلِ الْعَلَاءَ وَیُکْرِمُ الاخْوالاَ

ترجمہ:......آپ میرے ماموں ہیں اور جریر جس کا ماموں ہو وہ بلندی حاصل کرے گا اور ماموں کے اعتبار سے معزز ہوگا (یہ یکرم باب افعال سے مضارع مجہول کا ترجمہ ہے اس صورت میں الاخوالا تمیز ہے باقی یہ کہ تمیز تو نکرہ ہوتی ہے یہاں معرفہ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں الف لام زائد ہے یا یہ کوفیین کے مسلک کے مطابق ہے جن کے ہاں تمیز کا نکرہ ہونا ضروری نہیں (۲) یا منصوب بنزع الخافض ہے ای یکرَمُ للاخوال (اس کی عزت کی جائے گی ماموں کی وجہ سے)

(۳) یکرم مضارع معروف کی صورت میں الاخوالا اس کیلئے مفعول بہ ہوگا (یعنی وہ اپنے ماموں کی عزت کرے گا کیونکہ ان کی وجہ سے خود اس کو عزت ملی ہے۔

تشریح المفردات:

(خال) ماموں (ینل) اصل میں ینال تھا جواب شرط ہونے کی وجہ سے اجتماع ساکنین آ گیا جس کی وجہ سے الف گر گیا پھر الساکن اِذاحُرِّک حُرِّک بالکسر کی وجہ سے لام کو کسرہ دیا۔ (یکرم) معروف کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے اور مجہول کا۔

ترکیب:

(خالی) مضاف مضاف الیہ خبر مقدم (لانت) مبتدا مؤخر (من) اسم موصول (جریر خالہ) مبتدا خبر ملکر شرط ینل العلاء ویکرم الاخوالا جزاء۔

محل استشہاد:

(خالی لانت) ہے مبتدا پر لام ابتداء بھی داخل ہے لیکن پھر بھی خبر مقدم آئی ہے جو کہ شاذ ہے۔

(۴) مبتدا اگر صدارت کلام چاہتا ہو تو پھر خبر کی تقدیم جائز نہیں جیسے اسماء استفہام مثلاً (من لی منجدا) (کون ہے میرے ساتھ مدد کرنے والا) یہاں (من) اسم استفہام ہے صدارت کلام چاہتا ہے لِیْ اس کی خبر ہے منجدا حال، خبر کی تقدیم کر کے لِیْ مَنْ مُنجدًا نہیں کہہ سکتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَحوُ عِندِیْ دِرْهَمٌ وَلِیْ وَطَرُ
مُلْتَزَمٌ فیہ تقدُّم الخَبَر
کَذَا اِذَا عَادَ عَلَیْہ مُضْمَر
مِمَّا بِہ عَنْہ مُبِیْنًا یُخْبَر
کَذَا اِذَا یَسْتَوجِبُ التَّصدِیرا
کَأینَ مَن عَلِمْتَہ نَصِیْرا
وَخبر المحصُورِ قدِّم اَبَدًا
کَمَا لَنَا اِلاَّ اتِّبَاعُ اَحْمَدَا

ترجمہ:...... عندی درھم لی وطو جیسی ترکیبوں میں خبر کی تقدیم ضروری ہے اسی طرح اس خبر کی تقدیم بھی ضروری ہے جس کی طرف مبتدا کی ضمیر لوٹے، ما موصولہ ہے اس سے مراد مبتدا ہے بہ میں ضمیر خبر کی طرف راجع ہے اور عنہ میں مبتدا کی طرف یعنی مبتدا کی ضمیر ہو اس لئے کہ خبر کے ذریعے سے اس سے خبر دی جاتی ہے یہ مختلف ضمائر محض وزن شعری برابر کرنے کیلئے لائے گئے ہیں) اسی طرح جب خبر صدارت کلام چاہتا ہو جیسے این من علمته نصیرا اور مبتدا محصور کی خبر کو بھی ہمیشہ مقدم کریں جیسے: مالنا الا اتباع احمد۔

ترکیب:

(نحو) مضاف (عندی) خبر مقدم (درھم) مبتدا مؤخر معطوف علیہ (واو) حرف عطف (لی وطر) خبر مقدم یا مبتدا مؤخر معطوف (مبتدا) (ملتزم) صیغہ اسم مفعول (فیه) جار مجرور اسی کے ساتھ متعلق (تقدم الخبر) نائب فاعل (کذا) جار مجرور متعلق ہوا محذوف کے ساتھ (اذا) ظرف (عاد) فعل (علیہ) جار مجرور عاد کے ساتھ متعلق (مضمر) فاعل (ممّا ای من مابه عنه مبینا یخبر من) جار (ما) اسم موصول (به عنه) یُخبر کے ساتھ متعلق (مبینا) حال ہے (به) کی ضمیر سے (یخبر) فعل مجہول با نائب فاعل صلہ۔ (کذا) جار مجرور متعلق بمحذوف (اذا) ظرف (یستوجب التصدیرا) فعل فاعل مفعول بہ (کاین من الخ) ای کقولک اَینَ مَن (خبر المحصور) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ مقدم (قدّم) فعل با فاعل (ابدا) منصوب بنا بر ظرفیت۔

کمالنا ای کقولک مالنا الخ (مالنا) خبر مقدم (الاحرف استثناء ملغاة) (یعنی عمل نہیں کر رہا ہے) (اتباع احمدا) مبتدا مؤخر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش) أشار في هذه الابيات إلى القسم الثالث، وهو وجوب تقديم الخبر؛ فذكر انه عجب في اربعة مواضع الاول. ان يكون المبتدأ نكرة ليس لها مسوّغ الا تقدم الخبر والخبر ظرف أو جار ومجرور، نحو: ((عندك رَجلٌ))، وفي الدّار امرءَ ةٌ فيجب تقديم الكبر هنا فلا تقولُ "رَجُلٌ عندَكَ" ولا ((امرأة في الدار)) وأجمع النحاة العرب على منع ذلك، وإلى هذا أشار بقوله: ((ونحو عندي درهم، ولي وطر – البيت)) ؛ فإن كان للنكرة مسوغ جاز الأمران، نحو: ((رجل ظريف عندي))، و((عندي رجل ظريف)) .

الثاني: أن يشتمل المبتدأ على ضمير يعود على شئ في الخبر، نحو: ((في الدار صاحبها)) فصاحبها: مبتدأ، والضمير المتصل به راجع إلى الدار، وهو جزء من الخبر؛ فلا يجوز تاخير الخبر، نحو: ((صاحبها في الدّار))؛ لئلا يعود الضمير على متأخر لفظًا ورتبةً.

وهذا مراد المصنف بقوله: ((كذا إذا عاد عليه مضمر – البيت)) أي: كذا يجب تقديم الخبر إذا عاد عليه مضمر مما يخبر بالخبر عنه، وهو المبتدأ، فكأنه قال: يجب تقديم الخبر إذا عاد عليه ضمير من المبتدأ، وهذه عبارة ابن عصفور في بعض كتبه، وليست بصحيحة؛ لأن الضمير في قولك ((في الدّار صاحبها)) إنما هو عائد على جزء من الخبر، لا على الخبر؛ فينبغي أن تقدر مضافًا محذوفًا في قول المصنف ((عاد عليه)) التقدير ((كذا إذا عاد على ملابسه)) ثم حذف المضاف – الذي هو ملابس – وأقيم المضاف إليه – وهو الهاء – مقامه؛ فصار اللفظ ((و كذا إذا عاد عليه)).

ومثل قولك ((في الدار صاحبها)) قولهم: على التمرة مثلها زبداً وقوله:

۵۴– اَهَابُكِ إجْلالاً وَمَا بِكِ قُدرةٌ
عَلَيَّ ولكن ملءُ عَينٍ حبيبُهَا

فَحَبِيبُهَا: مبتدأ (مؤخرا) وملء عين: خبر مقدم، ولا يجوز تأخيره؛ لأن الضمير المتصل بالمبتدأ – وهو ((ها)) – عائد على ((عين)) وهو متصل بالخبر؛ فلو قلت ((حبيبها ملء عين)) عاد الضمير على متأخر لفظا ورتبة .

وقد جرى الخلاف في جواز ((ضرب غلامه زيدا)) مع أن الضمير فيه عائد على متأخر لفظًا ورتبةً، ولم يجر خلاف – فيما أعلم – في منع ((صاحبها في الدار)) فما الفرق بينهما؟ وهو ظاهر، فليتأمل، والفرق (بينهما) أن ما عاد عليه الضمير وما اتصل به الضمير اشتركا في العامل في مسألة ((ضرب غلامه زيدا))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخلاف مسألة ((فی الدار صاحبها)) فإن العامل فیما اتصل به الضمیر وماعاد علیه الضمیر مختلف

الثالث: أن یکون الخبر له صدر الکلام، وهو المراد بقوله: ((کذا إذا یستوجب التصدیرا))

نحو: ((أین زید؟)) فزید: مبتدأ (مؤخرا)، وأین: خبر مقدم، ولا یؤخر؛ فلا تقول: ((زید أین))؛ لأن الاستفهام له صدر الکلام، وکذلک ((أین من علمته نصیرا))؟ فأین: خبر مقدم، ومن: مبتدأ، مؤخر، و((علمته نصیرا)) صلة من.

الرابع: أن یکون المبتدا أمحصوراً، نحو: ((إنما فی الدّار زید، وما فی الدار إلا زید)) ومثله ((مالنا إلا اتباع أحمد))

ترجمہ وتشریح:............ جہاں خبر کی تقدیم ضروری ہے:

ان اشعار میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے تیسری قسم کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں خبر کو مقدم کرنا ضروری ہے چنانچہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے چار جگہیں ذکر کیں۔

۱......مبتدا ایسا نکرہ ہو جس میں خبر کی تقدیم کے علاوہ اورکوئی صورت جواز کی نہ ہو بایں طور کہ خبر ظرف ہو یا جار مجرور ہو جیسے عندک رجل، فی الدار امرء ۃ اس پر سب کا اجماع ہے۔

اگر نکرہ مخصصہ ہو اور اس میں تقدیم کی گنجائش ہو تو پھر مقدّم بھی لا سکتے ہیں اور مؤخر بھی جیسے: رَجلٌ ظریفٌ عندی، عندی رجل ظریف۔

۲......مبتدا ایسی ضمیر پر مشتمل ہو جو خبر کے جزء کی طرف لوٹتی ہو جیسے فی الدار صاحبها (گھر میں اس کا مالک ہے) یہاں صاحبُها مبتدا ہے اور اس کے ساتھ متصل ضمیر دار کی طرف راجع ہے اور وہ خبر کا جزء ہے (اسلئے کہ پوری خبر فی الدّار ہے) یہاں خبر کی تاخیر جائز نہیں ورنہ ضمیر لوٹے گی متأخر کی طرف لفظاً اور رتبۃً، یعنی اگر صاحبها فی الدار کہا جائے تو ھا ضمیر خبر کے جزء کی طرف لوٹے گی حالانکہ وہ لفظ میں بھی مؤخر ہے اور مرتبہ کے اعتبار سے بھی، (اسلئے کہ خبر کا مرتبہ مبتدا کے بعد ہوتا ہے) مصنف کے قول کذا اذا عاد علیه مضمر الخ کا یہی مطلب ہے۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں اشکال اور اس کا حل:

مصنف کے قول ''کذا اذا عاد علیه مضمر الخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خبر کی تقدیم ضروری ہے جب اس کی طرف مبتدا کی ضمیر لوٹے اور یہی ابن عصفور رحمہ اللہ تعالیٰ کی بعض کتابوں کی عبارت ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ فی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدار صاحبها کی مثال مصنف کے کلام سے مطابقت نہیں رکھتی کیونکہ اس میں ضمیر خبر کے ایک جزء کی طرف لوٹ رہی ہے نہ کہ مکمل خبر کی طرف، تو اس کا حل یہ ہے کہ مصنف کے کلام میں عبارت مقدر ہے اصل میں عاد علی ملابسہ تھا (یعنی ضمیر اس کے متعلق کی طرف لوٹے) پھر مضاف (ملابس) کو حذف کر کے مضاف الیہ (ضمیر) کو اس کے قائم مقام بنایا تو عاد علیہ ہوا۔ فی الدار صاحبها کی طرح علی التمرة مثلها زبدًا کی ترکیب بھی ہے (کھجور پر اسی کی مقدار مکھن ہے) اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

اَهَــــابُکِ اِجْــلالاً وَمَــــابِکِ قُــدْرَةٌ
عَــلَــــیَّ ولــکــن مــلءُ عَیــنٍ حبیبُهَــــا

ترجمہ:......اے محبوبہ میں آپ کی عظمت کی وجہ سے آپ سے ڈرتا ہوں حالانکہ آپ میرے اوپر قادر نہیں۔لیکن آنکھ اپنے محبوب کو دیکھ کر بھر جاتی ہے جس کی وجہ سے ہیبت آجاتی ہے۔(یعنی تعظیم کا سبب محبوب کو دیکھ کر آنکھوں کا بھر جانا ہے)

تشریح المفردات:

(اهاب) واحد متکلم۔ہیبت، ڈرنا، (اجلا لا) باب افعال کا مصدر ہے ای تعظیما (قدرة) قادر ہونا (ملء عین) آنکھوں کا بھرنا۔

ترکیب:

(اهابک) فعل با فاعل ومفعول (اجلالا) مفعول لہ (واو) حالیہ (ما) نافیہ (بک) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (قدرة) مبتدا مؤخر (علیّ) جار مجرور قدرة کے ساتھ متعلق (لکن) حرف استدراک (مل عین) خبر مقدم (حبیبها) مبتدا مؤخر۔

محل استشهاد:

ملء عین حبیبها محل استشہاد ہے یہاں خبر مبتدا پر مقدم ہے اگر خبر یہاں مؤخر ہو جائے تو متاخر لفظاً ورتبۃً کی طرف ضمیر لوٹے گی جو کہ ناجائز ہے۔

وقد جری الخلاف الخ:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اشکال اوراس کا جواب:

شارح فرماتے ہیں کہ ضرب غلامه زید امیں بھی ضمیر متأخر کی طرف لوٹتی ہے لفظا ورتبۃ اور صاحبها في الدار میں بھی۔

حالانکہ ضرب غلامه زیدا کے جواز عدم جواز میں اختلاف ہےاور صَاحبها فی الدار میں میرے علم کے مطابق کسی نے عدم جواز میں اختلاف نہیں کیا تو ان دونوں میں کیا فرق ہے۔

شارح خود جواب دے رہے ہیں کہ فرق یہ ہے کہ ضرب غلامه زیدًا میں غلامه اور زیدًا دونوں کا عامل ایک ہے جوکہ ضَرَبَ ہے اس لئے اس میں قدرے گنجائش کی وجہ سے اختلاف ہوگیا اور فی الدار صاحبها میں دار کا عامل فی اور صَاحب کا عامل ابتداء ہے (علیٰ اختلاف الاقوال) تو اس کے عدم جواز میں زیادہ اجنبیت ہونے کی وجہ سے اختلاف نہیں۔ واللہ اعلم۔

(۳) خبر اگر اس قبیل سے ہو جو صدارت کلام چاہتا ہو تو اس صورت میں اس کی تقدیم ضروری ہے جیسے اینَ زیدٌ (این) چونکہ استفہام ہے اور استفہام صدارت کلام چاہتا ہے اسلئے یہ خبر مقدم ہوگا اور زید مبتدا مؤخر، اسی طرح اینَ من علمته نصیرا بھی ہے (کہاں ہے وہ جس کو میں نے مددگار سمجھا تھا)

(۴) مبتدا محصور ہو تو بھی خبر کی تقدیم ضروری ہے جیسے انمافی الدارزیدٌ، "مافی الدار الاّزیدٌ، مالَنَا الاّاتباع احمد" (نہیں ہمارے لئے مگر احمد ﷺ کی تابعداری)

وَحَذْفُ مَا يُعْلَمُ جَائِزٌ كَمَا
تَقُوْلُ زَيدٌ بَعْدَ مَنْ عِنْدَكُمَا

ترجمہ:...... جو خبر معلوم ہو تو اس کا حذف کرنا جائز ہے جیسے آپ کہیں زیدٌ من عندکما کے بعد (یہاں جواب میں عندنا خبر حذف ہے)

ترکیب:

(حذف مایعلم) مبتدا (جائز) خبر (ک) جار (ما) مصدریہ (تقول) فعل فاعل (زیدای لفظ زید) مفعول بہ (بعد) منصوب بنا بر ظرفیت (من) مبتدا (عند کما) خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفـــي جـــواب كيف زيـــدٌ قُـــلْ دَنِف

فـــزيـــدٌ استـــغـــنـــي عـــنـــه اذعـــرف

ترجمہ:......اور کیف زیـدٌ کے جواب میں دنف (عشق کا مریض یا دائمی مریض) کہیں چونکہ زیـد معلوم ہے اس وجہ سے اس سے استغناء کیا گیا (یعنی جواب میں اس کی ضرورت نہیں رہی)

ترکیب:

(فـي جـواب كيف زيد) جارمجرور (قل) کے ساتھ متعلق (قل) فعل امر بافاعل (دنف) ای لـفظ دنف مضاف مضاف الیہ مفعول بہ (مـقوله) (فاء) تعلیلیہ (زيدٌ) مبتدا (استـغنى عنه) فعل با نائب فاعل و متعلق خبر (اذ) ظرف عرف فعل نائب فاعل۔

(ش) يـحـذف كـل مـن المبتدا والخبر إذا دل عليه دليل: جوازا، أو وجوبا، فذكر في هذين البيتين الحذف جـوازا؛ فـمثـال حـذف الـخبـر أن يـقـال: ((مـن عـنـد كما)) فتقول ((زيد)) التقدير ((زيد عندنا)) ومثله - في رأی - ((خرجت فإذا السبع)) التقدير ((فإذا السبع حاضر)) قال الشاعر:

٥٥ - نـحـن بـمـا عـنـدنـا، وأنـت بـمـا

عـــنـــدك راض، والـــرأی مـــخـتـلـف

التـقـديـر ((نـحـن بـمـا عـنـدنـا راضون)). ومثال حذف المبتدأ أن يقـال: ((كيف زيد)) ؟ فتقول ((صحيح)) أی: ((هو صحيح)).

وإن شـئـت صـرّحـت بـكل واحد منهما فقلت: ((زيد عندنا، وهو صـحيح)). ومثله قوله تعالىٰ: (من عمل صالحا فلنفسه، ومن أساء فعليها) أی: ((من عمل صالحا فعمله لنفسه، ومن أساء فإساء ته عليها)).

قيـل وقـد يـحـذف الجزآن - أعنی المبتدأ و الخبر - للدلالة عليهما، كقوله تعالىٰ: (واللائی يئسن مـن الـمحيض من نسائكم إن ارتبتم فعدتهن ثلاثة أشهر، واللا ئی لم يحضن) أی: ((فعدتهن ثلاثة أشهر)) فـحـذف الـمـبـتـدأ و الـخبـر - وهو ((فعدتهن ثلاثة أشهر)) - لدلالة ما قبله عليه، وإنما حذفا لوقوعهما موقع مفرد، والظاهر أن المحذوف مفرد، والتقدير: ((واللا ئی لم يحضن كذلك)) وقوله: (واللائی لم يحضن) مـعطوف علی واللائی يئسن) والأولیٰ أن يمثل بنحو قولک: ((نعم)) فی جواب ((أزيد قائم))؟ إذ التقدير ((نعم زيد قائم)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح: .... جہاں مبتدا اور خبر دونوں کا حذف جائز ہے:

مبتدا اور خبر میں سے دونوں کا حذف جائز ہے جب اس پر کوئی دلیل دلالت کرے جوازا بھی اور وجوبا بھی۔

ان دونوں اشعار میں حذف جوازی کو بیان کیا گیا۔ خبر کے حذف کی مثال جیسے کوئی کہے من عند کما (تم دونوں کے پاس کون ہے) تو جواب میں صرف زَیدٌ کہا جائے یعنی زیدٌ عندنا (عندنا خبر کو سوال میں موجود ہونے کی وجہ سے حذف کیا ہے) اسی طرح خرجت فاذا السبع۔ یہاں حاضر کو حذف کیا ہے یہ اس صورت میں جب اذا کو حرف مانا جائے۔ بعض حضرات کے ہاں اذا ظرف ہے پھر یہ خبر مقدم ہوگا اور اس کے بعد والا اسم مبتدا مؤخر، اس صورت میں عبارت میں حذف نہیں ہے۔ اور اسی سے شاعر کا قول ہے۔

نَحنُ بِمَا عِندَنَا وَانتَ بمَا
عندک راض والرأی مختلف

ترجمہ:...... جو ہمارے پاس ہے ہم اس پر راضی ہیں اور جو آپ کے پاس ہے آپ اس پر راضی ہیں اور صرف رائے مختلف ہے۔

(تشریح المفردات واضح ہے)۔

ترکیب:

(نحن) مبتدا (راضون) خبر محذوف (بِمَاعِندَنَا) متعلق ہے راضُونَ کے ساتھ اسی طرح (انت بماعندک الخ) ہے (الرأی) مبتدا (مختلف) خبر۔

محل استشہاد:

نحن بماعند نا محل استشہاد ہے یہاں خبر راضون کو اختصار کی وجہ سے حذف کیا گیا ہے اسلئے کہ مبتدا ثانی کی خبر اس پر دلالت کررہی ہے۔ مبتدا کے حذف کی مثال جیسے۔ کوئی پوچھے کیف زید اس کے جواب میں صحیح کہا جائے ای ھو صحیح۔ دونوں کو ذکر بھی کیا جاسکتا ہے زید عندنا، ھو صحیح۔

اور اسی سے اللہ رب العزت کا یہ قول بھی ہے من عمل صالحًا فلنفسه ومن اسآء فعلیها ای فعمله لنفسه واساء تُه علیها یہاں مبتدا کو حذف کیا گیا ہے، مبتدا خبر پر اگر دلالت کرنے والا ہو تو مبتدا خبر دونوں کو حذف کرسکتے ہیں جیسے واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر واللائی لم یحضن۔

یہاں واللائی لم یحضن ماقبل پر عطف ہے اس میں مبتدا اور خبر دونوں حذف ہیں ای فعدتهن ثلاثة اشهر اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کہ ماقبل اس پر دلالت کرتا ہے، اور دونوں کو اسلئے حذف کیا گیا کہ یہ مفرد کـذالک کی جگہ پر واقع ہیں۔ مبتدا اور خبر دونوں کے حذف کی اس سے آسان مثال نَعم ہے اس شخص کے جواب میں جو یہ سوال کرے اَزیدٌ قائم (کیا زید کھڑا ہے) تو جواب میں زید قائم مبتدا اور خبر دونوں کو حذف کر کے نعم پر اکتفاء کیا جائیگا۔

وَبَعدَ لَولَا غَالِبًا حذُف الخبر
حتمٌ وفی نصّ یمین ذا استقرّ
وبعدَ وَاوٍ عیّنت مفهومَ مَع
کمثل کل صانع وما صنع
وَقَبلَ حَالٍ لایکون خبرا
عن الذی خبره قد اُضمرا
کضَربی العبدَ مسیئًا واتمُّ
تبیینی الحق منوطًا بالحکم

ترجمہ:......لولا کے بعد خبر کا حذف کرنا اکثر لازمی ہوتا ہے اور مبتدا قسم میں صریح ہو تو وہاں بھی یہ حکم برقرار ہے اور اس کے بعد بھی جو مَعَ کے مفہوم کو واضح کرے (وہاں بھی خبر کا حذف ضروری ہے) جیسے: کل صانع وماصنع (ای مقترنان) اسی طرح خبر اگر ایسے حال سے پہلے واقع ہو جو حال خبر نہ ہوتا ہو اس مبتدا سے جس کی خبر محذوف ہے جیسے: ضربی العبدمُسیئًا اوراتمّ تبیینی الحق اذاکان منوطًا بالحکم ۔(۱) میرا غلام کو مارنا اس وقت ہوتا ہے جب وہ برا ہو (۲) میرا حق بیان کرنا مکمل طریقے سے اسوقت ہوتا ہے جب وہ حکمتوں پر مشتمل ہو)

ترکیب:

(بعدلولا) مضاف مضاف الیہ ظرف (غالبا) منصوب بنزع الخافض (حذف الخبر) مبتدا (حتم) خبر۔(فی نص یمین) جار مجرور متعلق ہوا استقر کے ساتھ (ذا) اسم اشارہ مبتدا (استقرّ) فعل فاعل خبر۔

(بعد) مضاف (واو) موصوف (عیّنت مفهوم مع) فعل فاعل مفعول صفت ہوا، موصوف صفت سے ملکر مضاف الیہ ظرف متعلق ہوا استقرَّ کے ساتھ۔ کمثل کل صانع ای وذالک مثل الخ مبتدا خبر۔

(قبل) مضاف (حال) موصوف (لایکون) فعل ناقص هو ضمیر مستتر اس کا اسم (خبرا) خبر عن جار الذی اسم موصول (خبره) مضاف مضاف الیہ مبتدا (قد اضمر) فعل با نائب فاعل خبر (لایکون الخ صفت (کضربی) ای

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كقولک ضربی العبد الخ مبتداخبر۔

(ش)حاصل مافی هذه الابیات أن الخبر یجب حذفه فی أربعة مواضع:

الأول:أن یکون خبر المبتدأبعد((لولا))،نحو:((لولازید لأتیتک))التقدیر((لولازید موجود لأتیتک)) واحترز بقوله:((غالبا))عماورد ذکره فیه شذوذا،کقوله:

٥٦-لولا أبوک ولو لا قبله عمر
ألقت إلیک معد بالمقالید

ف((عمر)) مبتدأ،و((قبله))خبر.

وهذاالذی ذکره المصنف فی هذا الکتاب-من أن الحذف بعد((لولا))واجب إلاقلیلا-هو طریقة لبعض النحویین،والطریقة الثانیة:أن الحذف واجب(دائما)وأن ماوردمن ذلک بغیرحذف فی الظاهرمؤول،والطریقة الثالثة:أن الخبر:إما أن یکون کونامطلقا،أوکونامقیدا؛فإن کان کونامطلقا وجب حذفه نحو:لولا زیدلکان کذا))أی:لولازیدموجود،وإن کا ن کونا مقیدا؛فإما أن یدل علیه دلیل،أولا،فإن لم یدل علیه دلیل وجب ذکره،نحو:((لولازید محسن إلی ماأتیت)) وان دلّ علیه دلیل جازاثباته وحذفه نحوان یقال(هل زیدٌ محسنٌ الیک)فتقول:((لولازید لهلکت))أی:((لولازید محسن إلی))،فإن شئت حذفت الخبر،وإن شئت أ ثبته،ومنه قول أبی العلاء المعری.

٥٧-یذیب الرعب منه کل عضب
فلولا الغمدیمسکه لسالا

وقداختارالمصنف هذه الطریقة فی غیرهذا الکتاب

الموضع الثانی:أن یکون المبتدأ،نصًّافی الیمین نحو لعمرکُ لا فعَلَنَّ التقدیر لَعَمْرُکَ قَسَمِیُ فعمرُکَ مبتداوقسمِیُ خبره،ولایجوز التصریح به .

قیل:ومثله:((یمین الله لأفعلن))التقدیر:((یمین الله قسمی))وهذالایتعین أن یکون المحذوف فیه خبرا؛لجوازکونه مبتدأ،والتقدیر:((قسمی یمین الله))بخلاف ((لعمرک))فإن المحذوف معه یتعین أن یکون خبرا؛لأن لام الابتداء قد دخلت علیه، وحقها الدخول علی المبتدأ.

فإن لم یکن المبتدأ نصا فی الیمین لم یجب حذف الخبر،نحو:عهدالله لأفعلن))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التقدير:((عهدالله عليَّ))فعهدالله:مبتدأ،وعليَّ:خبره،ولك إثباته وحذفه.

الموضع الثالث:أن يقع بعدالمبتدأواوهى نص فى المعية،نحو:((كل رجل وضيعته))فكل مبتدأ،وقوله: ((وضيعته)) معطوف على كل،والخبرمحذوف،والتقدير:((كل رجل وضيعته مقترنان))ويقدرالخبربعد واوالمعية.

وقيل:لايحتاج إلى تقديرالخبر؛لأن معنى:((كل رجل وضيعته)) كل رجل مع ضيعته،وهذاكلام تام لايحتاج إلى تقديرخبر،واختارهذاالمذهب ابن عصفورفى شرح الإيضاح.

فإن لم تكن الواونصافى المعية لم يحذف الخبر وجوبا،نحو:((زيدوعمرو قائمان)).

الموضع الرابع:أن يكون المبتدأمصدرا،وبعده حال سد(ت)مسدالخبر،وهى لاتصلح أن تكون خبرا؛ فيحذف الخبروجوبا؛لسدالحال مسده،وذلك نحو:((ضربى العبد مسيئًا))فضربى: مبتدأ،والعبد: معمول لهُ ومسيئا:حال سد(ت)مسدالخبر،والخبرمحذوف وجوبا،والتقدير((ضربى العبد إذاكان مسيئا))إذاأردت الاستقبال،وإن أردت المضى فالتقدير((ضربى العبدإذكان مسيئا))فمسيئا:حال من الضميرالمستترفى((كان))المفسربالعبد))و((إذاكان))أو((إذكان))ظرف زمان نائب عن الخبر.

ونبه المصنف بقوله:((وقبل حال))على أن الخبر المحذوف مقدرقبل الحال التى سدت مسد الخبر كماتقدم تقريره.

واحترزبقوله:((لايكون خبرًا))عن الحال الّتى تصلح أن تكون خبرًاعن المبتدأالمذكور،نحو ما حكى الأخفش - رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَىٰ - من قولهم:((زيد قائما))فزيد:مبتدأ،والخبرمحذوف،والتقدير:((ثبت قائما)) وهذه الحال تصلح أن تكون خبرا؛فتقول:((زيد قائم))فلايكون الخبرواجب الحذف،بخلاف: ((ضربى العبدمسيئا))فإن الحال فيه لاتصلح أن تكون خبراًعن المبتدأالذى قبلها؛فلا تقول:ضربى العبد مسيئٌ؛لأن الضرب لايوصف بأنه مسيئ.

والمضاف إلى هذاالمصدرحكمه كحكم المصدر،نحو:((أتم تبيينى الحق منوطابالحكم)) فأتم :مبتدأ،وتبيينى:مضاف إليه،والحق:مفعول لتبيينى،ومنوطا:حال سد(ت)مسدخبرأتم،والتقدير: ((أتم تبيينى الحق إذاكان-أوإذكان-منوطا بالحكم)).ولم يذكرالمصنف المواضع الّتى يحذف فيها المبتدأوجوبًا وَقدْعدّها فى غيرهذاالكتاب اربعة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأول: النعت المقطوع إلى الرفع: في مدح، نحو: مررت بزيد الكريم)) أو ذم، نحو: ((مررت بزيد الخبيث)) أو ترحم، نحو: ((مررت بزيد المسكين)) فالمبتدأ محذوف في هذه المثل ونحوها وجوبا، والتقدير: ((هو الكريم، وهو الخبيث، وهو المسكين))

الموضع الثاني: أن يكون الخبر مخصوص ((نعم)) أو ((بئس)) نحو: ((نعم الرجل زيد، وبئس الرجل عمرو)) فزيد وعمرو: خبران لمبتدإ محذوف وجوبا، والتقدير ((هو زيد)) أي الممدوح زيد ((وهو عمرو)) أي المذموم عمرو.

الموضع الثالث: ما حكى الفارسي من كلامهم ((في ذمتي لأفعلن)) ففي ذمتي؛ خبر لمبتدإ محذوف واجب الحذف، والتقدير ((في ذمتي يمين)) وكذلك ما أشبهه، وهو ما كان الخبر فيه صريحا في القسم.

الموضع الرابع أن يكون الخبر مصدرا نائبا مناب الفعل، نحو: ((صبر جميل)) التقدير ((صبري صبر جميل)) فصبري: مبتدأ، وصبر جميل: خبره، ثم حذف المبتدأ — الذي هو ((صبري)) — وجوبا.

ترجمہ وتشریح: .... جہاں خبر کو حذف کرنا ضروری ہے:

ان اشعار کا حاصل یہ ہے کہ چار جگہیں ایسی ہیں جن میں خبر کو حذف کرنا ضروری ہے۔

۱...... جب (لولا) کے بعد مبتدا کیلئے خبر بنایا جائے تو پھر اس کا حذف ضروری ہے جیسے لَوْلَا زَیْدٌ لَاَتیتُکَ: یہاں موجود خبر محذوف ہے۔ (غالبًا) کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جگہوں میں شاذ کے طور پر ذکر بھی ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

لَوْلَا ابوکَ وَلَوْلَا قبلہ عمر

اَلْقَتْ الیک مَعَدٌّ بالمقالید

ترجمہ:...... اگر آپ کا والد اور اس پہلے آپ کا دادا عمر (ظلم کرنے والے) نہ ہوتے تو معد قبیلہ آپ کو چابیاں حوالہ کر دیتا (یعنی آپ کو والی بنا دیتے اور آپ کے تابع ہو جاتے)

تشریح المفردات:

(لولا) لامتناع الثانی لاجل وجود الاوّل (ابوک) اس میں ابن یزید بن عمر کو خطاب ہے (عمر) مخاطب کا دادا ہے (معدّ) عرب کے جدّ امجد کا نام تھا۔ یہاں قبیلہ معد مراد ہے اسی لئے اس کیلئے فعل مؤنث اَلْقَتْ کو لائے، (مقالید) مقلد (بروزن منبر) کی جمع ہے یا اقلید کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(لولا) حرف (ابوک) مبتدا (وَلَوْلاقبله عمر اسی پر عطف ہے) (موجود) خبر محذوف (شرط) (القت) (الیک) اسی کے ساتھ متعلق (معدّ) فاعل (بالمقالید بھی اس کے ساتھ متعلق (جواب ہے لولا کا)

محل استشہاد:

(لولاقبله عمر) ہے یہاں (لولا) کی خبر قبلہ کو ذکر کیا ہے حالانکہ لولا کی خبر کو حذف کیا جاتا ہے۔

وهذاالذی الخ: شارح فرماتے ہیں کہ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں جو یہ ذکر کیا ہے کہ خبر لَوْلَا کے بعد واجب الحذف ہے یہ بعض نحویوں کا طریقہ ہے ۔اس طریقے کے اعتبار سے جہاں خبر حذف نہیں ہوئی وہ قلیل ہے (یا نہیں) (۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ (لولا) کے بعد حذف دائمی ہے اور جہاں حذف نہ ہوا تو اگر اس کا قائل معتبر آدمی نہ ہو تو اس کی غلطی ہوگی اور اگر معتبر آدمی ہے تو اس میں تاویل کی جائے گی (۳) تیسرا یہ کہ لَــــوْلا کی خبر یا تو کون مطلق ہوگی یا مقید اگر مطلق ہے تو حذف واجب ہے جیسے لَولا زیدٌلکان کذا،تقدیر عبارت یوں ہے لولا زیدٌموجود الخ اور اگر مقید ہے تو یا اس کے حذف ہونے پر دلیل ہوگی یا نہیں اگر نہیں ہے تو اس کا ذکر ضروری ہے جیسے لولا زیدمحسن اِلیَّ ماأتیتُ اسی طرح یہ مثال بھی ہے ”لَوْلاَ زیدٌ سَالمَنَامَاسَلِمَ“ اور اگر قرینہ ہے تو خبر کا اثبات اور حذف دونوں جائز ہے جیسے کوئی کہے کرے هَلْ زیدٌمحسنٌ الیک یہاں چونکہ سوال میں احسان کا ذکر ہے اس لئے جواب میں حذف بھی کر سکتے ہیں لولازیدٌ لهلکت ای لولازیدٌ محسن الیّ اور ذکر بھی کر سکتے ہیں اور اسی سے ابوالعلاء المعرّی کا قول ہے (ان کا نام احمد بن عبداللہ بن سلیمان التنوخی ہے، معرّۃ گاؤں کی طرف نسبت کرنے کیلئے المعرّی کہا جاتا ہے ۴۴۹ھ کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے)

يُذيبُ الرعبُ منه كلّ عضب
فَلَوْلاالغمدُيُمسِكُه لَسَالا

ترجمہ:......اس تلوار کا رعب ہر تیز تلوار کو پگھلاتا ہے، پس اگر میان نہ ہوتا جو اس کو روکتا ہے تو یہ تلوار بہہ جاتی۔

تشریح المفردات:

(یذیب) از باب افعال پگھلانا، (عضب) تیز تلوار او السیف القاطع (الغمد) میان (یمسکه) امسک یمسک روکنا (سال) ض سے، بہہ جانا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیب:

(یذیب الرعب) فعل فاعل (منه) یذیب کے ساتھ متعلق (کل عضب) مفعول بہ (لو لا) حرف (الغمد) اس یلئے اسم (یمسکه) جملہ فعلیہ ہوکر اس کیلئے خبر (لسالا) جواب ہے لو لا کا۔

ل تمثیل:

(اس شعر کو شارح نے تمثیل کے طور پر ذکر کیا ہے نہ کہ استشہاد کے طور پر)۔
یہاں (یمسکه) لو لا کی خبر ہے اس پر مبتدا دلالت بھی کرتا ہے اس لئے کہ میان میں امساک ہوا کرتا ہے لیکن پھر بھی ں کو ذکر کیا جس سے معلوم ہوا کہ لو لا کی خبر اگر کون مقید ہو اور اس کے حذف ہونے پر دلیل ہو تو اس کا حذف اور اثبات دونوں ئز ہیں۔

جمہور کے ہاں لو لا کے بعد خبر مطلقاً واجب الحذف ہے اس شعر کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ ابوالعلاء المعرّی کا ہے جو ب نہیں بلکہ مولدین میں سے ہے لہٰذا اس کے کلام کا اعتبار نہیں یا خبر محذوف ہے ای لو لا امساک غمده موجود لَسَالاَ خ واللّٰہ اعلم۔

شارح فرماتے ہیں کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے علاوہ دوسری جگہ اس تیسرے مسلک کو پسند کیا ہے۔

......دوسری جگہ یہ ہے کہ مبتدا قسم کے اندر صریح ہو جیسے لعمرک لافعلنَّ ای لعمرک قسمی، عمرک مبتدا ہے قسمی اس کی خبر ہے یہاں خبر کو ذکر کرنا صحیح نہیں۔ بعض حضرات نے یمین اللّٰہ لافعلنَّ میں بھی خبر کو محذوف قرار دیا ہے ای یمین اللّٰہ قسمی لیکن اس میں خبر کا محذوف ہونا یقینی نہیں اسلئے کہ ہو سکتا ہے کہ یہاں مبتدا حذف ہو اور تقدیر عبارت یوں ہو قسمی یمین اللّٰہ، اور لعمرک میں خبر کا حذف یقینی ہے اسلئے کہ لعمرک میں لام ابتداء ہے اور لام ابتداء مبتدا ہی پر داخل ہوتا ہے نہ کہ خبر پر (اسلئے کہ لام ابتداء صدارت کلام چاہتا ہے) اگر مبتدا قسم میں صریح نہ ہو تو اس صورت میں خبر کا حذف ضروری نہیں جیسے عهدُ اللّٰہ لافعلن تقدیر عبارت عهد اللّٰہ علیَّ ہے عهد اللّٰہ مبتدا ہے اور علـیَّ اس کی خبر ہے اس کا حذف اور اثبات دونوں جائز ہے اسلئے کہ قسم کے علاوہ بھی اس کا استعمال جائز ہے جس طرح کہا جاتا ہے عهد اللّٰہ یجب الوفاء به۔

......مبتدا کے بعد واو آ جائے جو معیّت کے معنی میں صریح ہو جیسے کل رجل وضیعته یہاں کل مبتدا ہے اور وضیعته کل پر عطف ہے اور خبر محذوف ہے تقدیر عبارت کل رجل وضیعته مقترنان ہے (ہر آدمی اپنی جائداد، سامان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پیشہ کے ساتھ ہوتا ہے) یہاں واو معیت کے بعد خبر مقدر رہے۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس مثال میں خبر کی تقدیر کی ضرورت بھی نہیں اسلئے کہ کل رجل وضیعته کا معنی کل رجل مع ضیعته تو خبر کی تقدیر کے بغیر بھی یہ کلام تام ہو جاتا ہے، ابن عصفور رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح ایضاح میں اسی توجیہ کو پسند کیا ہے۔

اگر واو معیّت کے معنی میں صریح نہ ہو تو اس صورت میں خبر کا حذف واجب نہیں ہے جیسے زید و عمرو قائمان۔

۴...... چوتھی جگہ جہاں خبر کو حذف کرنا ضروری ہے وہ ہے جہاں مبتدا مصدر ہو اور اس کے بعد حال ہو جو خبر قائمقام ہو اور قرائن کی وجہ سے اس حال میں خبر بننے کی صلاحیت نہ ہو جیسے ضَرْبی العبد مسیئا یہاں ضربی مصدر مبتدا اور (العبد) اس کیلئے معمول ہے اور مسیئا حال ہے خبر کی جگہ واقع ہے یہاں اذا کان یا اذ کان حذف ہے اور کان کے اندر جو ضمیر مستتر ہے مسیئا اس سے حال ہے۔ اور اذ کان اذا کان ظرف زمان ہو کر خبر کے نائب ہے۔ (لایکون خبرا الخ) کہکر مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حال سے احتراز کیا جس میں خبر بننے کی صلاحیت ہو جیسے اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ مثال زیدٌ قائما ہے یہاں زیدٌ مبتدا ہے اور خبر محذوف ہے جو کہ ثبتَ ہے اب اس حال (قائمًا) میں خبر بننے کی صلاحیت ہے چنانچہ زیدٌ قائمٌ کہہ سکتے ہیں لہٰذا اس صورت میں خبر کو حذف کرنا ضروری نہیں۔

اور ضربی العبد مسیئا والی مثال میں مسیئا کو خبر بنا کر ضربی العبد مسئی نہیں کہہ سکتے اسلئے کہ متکلم کا مقصد یہاں غلام کی برائی بیان کرنی ہے نہ کہ مارنے کی برائی۔

قوله والمضاف الیٰ هذا المصدر الخ:

شارح فرماتے ہیں کہ جو مصدر کی طرف مضاف ہو اس کا حکم بھی مصدر کی طرح ہے یعنی اس کی خبر کو حذف کرنا ضروری ہے جیسے اتمّ تبیینی الحق منوطا بالحکم یہاں اتم مضاف ہے تبیینی مصدر کی طرف اور یہاں منوطا حال خبر کی جگہ قائم ہے تقدیر عبارت یوں ہے اتمّ تبیینی الحق اذا کان. یا اذ کان منوطا بالحِکم (میرا اکمل بیان کرنا حق کو اس وقت ہوتا ہے جب وہ حکمتوں پر مشتمل ہو) واضح رہے کہ اس صورت میں منوطًا اگرچہ اتم تبیینی کیلئے ذات کے اعتبار سے خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن یہاں متکلم نے اس کا قصد نہیں کیا ولهٰذا قال صاحب شرح الاشمونی اذا جعل منوطا جاریا علی الحق لاعلی المبتدأ وذکر فی حاشیة الصبّان تحته فاندفع الاعتراض بان المثال الثانی تصلح الحال فیه للخبریة۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں مبتدا کو حذف کرنا ضروری ہے:

واضح رہے کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان جگہوں کو ذکر نہیں کیا جہاں مبتدا کا حذف کرنا ضروری ہوتا ہے البتہ اس کتاب کے علاوہ دوسری جگہ ان کو ذکر کیا ہے اور وہ چار جگہیں ہیں۔

۱......وہ صفت ہے جس کو صفت سے قطع کر کے خبر بنایا جائے مدح میں ہو جیسے مررتُ بزیدٍ الکریمُ یا مذمت میں ہو جیسے مررتُ بزیدٍ الخبیثُ یا ترحّم میں جیسے مررتُ بزیدٍ المسکینُ تو ان جیسی مثالوں میں کریم خبیث مسکین صفتیں تھیں لیکن ان کو خبر بنایا گیا اور مبتدا کو محذوف مانا گیا ای ھو الکریم ھو الخبیث ھو المسکین۔

۲......خبر اگر مخصوص بالمدح ہو جیسے نعم الرجلُ زیدٌ یا مخصوص بالذمّ ہو جیسے بئس الرجل عمرو تو اس صورت میں مبتدا کو حذف کرنا ضروری ہے تقدیر عبارت یوں ہوگی ھُو زید، ھُو عمرو۔

۳......خبر جب قسم میں صریح ہو اس کے مبتدا کو حذف کرنا ضروری ہے جیسے فارسی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ مثال فی ذمّتی لافعلن ہے یہاں مبتدا یمینٌ حذف ہے ای فی ذمّتی یمینٌ الخ اور یہاں حذف اسلئے ضروری ہے کہ لَاَفْعَلَنَّ اس پر دلالت کر رہا ہے۔

۴......خبر مصدر ہو کر فعل کی جگہ آ جائے تو اس کے مبتدا کو حذف کرنا ضروری ہے جیسے صبرٌ جمیل۔ یہ اصل میں اصبر صبرا تھا پھر فعل کو حذف کر کے مصدر مرفوع کو اس کے قائم مقام کیا تا کہ دوام پر دلالت کرے۔ تقدیر عبارت یوں ہے صبری صبر جمیل صبری مبتدا اور صبرٌ جمیلٌ اس کی خبر ہے مبتدا کو یہاں وجوبًا حذف کیا گیا ہے۔

وَأَخبــــرُوا بِــــاثْنَيــــنِ أَوبِــــاكْثَــــرا
عَــــنْ وَاحِــــدٍ كَهُــــمْ سَــــرَاةٌ شُــــعَــــراء

ترجمہ:......نحویوں نے ایک مبتدا کیلئے دو یا دو سے زیادہ خبروں کو جائز قرار دیا ہے جیسے هُـمْ سـراةٌ شعراء (یہاں سراۃ (سردار) شعراء (شاعر لوگ) دو خبر ہیں)

ترکیب:

(اخبروا) فعل فاعل (باثنین اوباکثرا عن واحد) اس کے ساتھ متعلق۔ کھم ای کقولک ھم سراۃ شعراء. ھم مبتدا (سراۃ) خبر اوّل (شعراء) خبر ثانی۔

(ش) اختلف النحویون فی جواز تعدد خبر المبتدأالواحدبغیرعطف، نحو: زید قائم ضاحک)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فذهب قوم-منهم المصنف-إلى جواز ذلك، سواء كان الخبران فی معنی خبر واحد نحو هذا حلو حامض ای مزّ ام لم يكونا فی معنی خبر واحد كالمثال الأول.

وذهب بعضهم إلى أنه لا يتعدد الخبر إلا إذا كان الخبران فی معنی خبر واحد فإن لم يكونا كذلك تعين العطف؛ فإن جاء من لسان العرب شیء بغير عطف قدر له مبتدأ آخر، كقوله تعالیٰ: (وهو الغفور الودود ذو العرش المجيد) وقول الشاعر:

۵۸-من يك ذا بت فهذا بتی
مقيظ مصيف مشتی

وقوله:

۵۹-ينام بإحدى مقلتيه، ويتقی
بأخرى المنايا؛ فهو يقظان نائم

وزعم بعضهم أنه لا يتعدد الخبر إلا إذا كان من جنس واحد، كأن يكون الخبران مثلا مفردين، نحو: ((زيد قائم ضاحك)) أو جملتين نحو: ((زيد قام ضحك)) فأما إذا كان أحدهما مفردا والآخر جملة فلا يجوز ذلك؛ فلا تقول: ((زيد قائم ضحك)) هكذا زعم هذا القائل، ويقع فی كلام المعربين للقرآن الكريم وغيره تجويز ذلك كثيراً، ومنه قوله تعالیٰ: (فإذا هی حية تسعیٰ) جوزوا كون (تسعیٰ) خبرا ثانيا، ولا يتعين ذلك؛ لجواز كونه حالا.

ترجمہ وتشریح:............تعدد خبر میں اختلاف:

نحویوں نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ ایک مبتدا کیلئے متعدد خبر بغیر حرف عطف کے آ سکتے ہیں جیسے زیدٌ قائمٌ ضاحکٌ، یا نہیں اس میں کئی مسلک ہیں۔

۱......بعض حضرات کی رائے یہ ہے (جن میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں) کہ تعدّد خبر ہر حال میں جائز ہے چاہے دونوں خبروں کا ایک ہی معنی ہو جیسے هٰذا حلو حامض حلو میٹھا اور حامض کھٹا، شارح نے مُزّ کے ساتھ اس کی تفسیر کی ہے جس کا معنیٰ ہے متوسط بین الحلاوة والحموضة (کھٹا میٹھا یعنی کڑوا) یا الگ الگ معنی ہو جیسے زید قائم ضاحک۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲......بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تعدد خبر صرف اس وقت جائز ہے جب دونوں خبر ایک خبر کے معنیٰ میں ہوں جیسے ھذا حلو حامض اگر دونوں خبر ایک خبر کے معنیٰ میں نہ ہوں تو پھر عطف متعین ہوگا اور معطوف علیہ معطوف ملکر خبر ہونگے نیز کلام عرب میں بظاہر اگر تعدد خبر بغیر حرف عطف کے پایا گیا تو اس کیلئے دوسرے مبتدا کو مقدر مانا جائے گا جیسے ھو الغفور الودود ذو العرش المجید (یہاں ھو الودود الخ کہا جائے گا) اور اسی طرح شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

مَنْ یَکُ ذَابَتٍّ فَھٰذَا بَتِّی

مُقَیِّظٌ مُصَیِّفٌ مُشَتِّی

ترجمہ:......جو موٹی چادر والا ہے تو ہونے دو کیونکہ میری بھی یہ چادر ہے جو سخت گرمی اور عام گرمی اور سردی میں میرے لئے کافی ہے۔

تشریح المفردات:

(من یک) اصل میں من یکن تھا نون کو تخفیفاً حذف کر دیا گیا۔ (بتّ) موٹی چادر (مقیظ مصیّف مشتی) تینوں اسم فاعل کے صیغے ہیں ای کَافِیْنِیْ لِقَیظِی وَصَیفِی وَشِتَائِی، چنانچہ کہا جاتا ہے قیّظنی ھذا الشئی وصیّفنِی وَشَتّانی، (قیظ) شدت گرمی، (صیف) عام گرمی (شتاء) سردی۔

ترکیب:

(من یک) ذابت مبتدا (فھٰذابتی) خبر، مقیظ مصیّف مشتی اخبار متعدّدہ ہیں مبتدا واحد (ھو) کیلئے۔

محل استشہاد:

(مقیظ مصیّف مشتی) ہے یہاں کئی خبر ہیں اور ان کا معنیٰ بھی ایک نہیں ہے لہٰذا بعض حضرات کے مسلک کے مطابق ہر ایک کیلئے الگ الگ مبتدا مقدر ہوگا ھو مقیظ ھو مصیّف الخ اگرچہ صحیح یہ ہے کہ ہر ایک کیلئے الگ الگ مبتدا کو مقدر نہ مانا جائے اسلئے کہ یہ خلاف اصل ہے بلکہ اس کو تعدّد خبر پر ہی محمول کیا جائے۔

اور اسی طرح شاعر کا یہ قول ہے۔

یَنَامُ بِاِحْدیٰ مُقْلَتَیْہِ وَیَتَّقِی

بِاُخْرَی الْمَنَایَا فَھُوَ یَقْظَانُ نَائِمٌ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:...... بھیڑیا اپنی ایک آنکھ سے سوتا ہے اور دوسری سے اپنی حفاظت کرتا ہے پس وہ جاگتا بھی ہے اور سوتا بھی ہے۔

تشریح المفردات:

(ینام) از سمع (مقلة) آنکھ (یتقی) از افتعال بمعنی حفاظت (منایا) جمع ہے منیة (بمعنی موت جیسا کہ شعر میں بھی آیا ہے)

وَاِذَالْمَنِيَّةُ انشبتْ اظفارَهَا

الفيتَ كلَّ تميمةٍ لا تنفع

ترکیب:

(ینام) فعل بافاعل (باحدی مقلیته) اس کے ساتھ متعلق (یتقی باخریٰ المنایا) فعل بافاعل ومتعلق ومفعول بہ (ھو) مبتدا (یقظان نائم) خبر بعد خبر۔

محل استشہاد:...... (یقظان نائم) ہے (تفصیل گزر گئی)

(۳) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تعدّدِ خبر صرف اس وقت جائز ہے جب وہ دونوں ایک جنس سے ہوں یعنی وہ دونوں مفرد ہوں جیسے زيدٌ قائمٌ ضاحكٌ یا دونوں جملہ ہوں جیسے زيدٌ قامَ ضحك لیکن اگر ایک مفرد اور دوسرا جملہ ہو تو پھر جائز نہیں جیسے زيدٌ قائمٌ ضحك (یہاں قائم مفرد اور ضحك جملہ ہے)

لیکن معربین کے ہاں اگر جنس مختلف ہوں تو پھر بھی جائز ہے جیسے فاذاهِي حيّة تسعىٰ ان کے ہاں تسعىٰ خبر ثانی ہے۔ شارح فرماتے ہیں کہ یہ ترکیب حتمی نہیں، ہوسکتا ہے کہ تسعىٰ بجائے خبر کے حال واقع ہو، (واضح رہے کہ محشی نے شارح پر ردّ کیا ہے کہ حال واقع ہونا تسعىٰ کا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہاں ذوالحال حية نکرہ ہے اور حال نکرہ سے واقع نہیں ہوتا۔ محشی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بات کو صحیح کرنے کیلئے یہ کہا ہے کہ اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ جملہ اس ضمیر سے حال ہو جو کہ مبتدا واقع ہے اور سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مسلک کے مطابق مبتدا سے حال کا واقع ہونا صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

كَانَ وَاَخَوَاتُهَا

تَرفَعُ كَانَ المبتدأ إسماً والخبر

تَنْصِبُهُ كَكَانَ سَيِّداً عُمَر

كَكَانَ ظَلَّ بَاتَ أضحَى أصبحَا

أمسَى وَصَارَ لَيسَ، زَالَ بَرِحَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتــــئ وانــــفك ،وهــــذی الأربـــعة
لشبــــه نــــفــــی،أولــــنــــفــــی متبــعة
ومثــــل كـــــان دامَ مسبــــوقــــا ب مـــــا
كــــاعــــط مــــادمـــــت مُـــصِيْبًــــادِرْهــــمًــــا

ترجمہ:...... کان مبتدا کو بطور اسم رفع دیتا ہے اور خبر کو نصب جیسے كـان سيّدًا عمر (عمر سردار تھا) کان کی طرح ظل بات اضـحى اصبح امسٰى صَارَليس زال برح بھی ہیں (عمل میں) اور فتئ انفك بھی، اور یہ آخری چہار نفی یا شبہ نفی کے بعد آتے ہیں اور کان کی طرح دام بھی ہے اس حال میں کہ دام سے پہلے ما ہو جیسے: اعط مادُمْتُ مُصيبًادرهمًا۔

ترکیب:

(ترفع كان المبتدا) فعل فاعل ومفعول بہ (اسما) حال ہے المبتدا سے (الخبر) مفعول بہ فعل محذوف کے لئے جس کی تفسیر (تـنصبه) کر رہا ہے۔ كـقـولـك كـان سيدااى وذالك كائن الخ (ككان) خبر مقدم (ظـل بات الخ) بحذف حرف عطف معطوف معطوف علیہ مبتدا مؤخر۔ (هذى الاربعة) مبتدا (متبعة) خبر لشبه نفى جار مجرور متعلق ہوا (متبعة) کے ساتھ (مثـل كان) خبر مقدم (دام) باعتبار لفظ مبتدا مؤخر (مسبـوقا) حال ہے (دام) سے كـاعـط اى وذالك كـائـن كاعط الخ.

(ش) قـولـه لـمـا فـرغ عـلـى المبتدأوالخبر شرع فى ذكرنواسخ الابتداء،وهي قسمان: أفعال،وحروف؛ فـالافعال كان واخواتها وافعال المقاربة وظنّ واخواتهاوالحروف ماوأخواتها،ولاالتي لنفى الجنس،وإن وأخواتها.

فبـدأالمصنف بذكر كان وأخواتها،وكلهاأفعال اتفاقا،إلا((ليس))؛فذهب الجمهورإلى أنهافعل، وذهب الفارسى -فى أحدقوليه- وأبوبكربن شقير -فى أحدقوليه- إلى أنها حرف.

وهي ترفع المبتدأ،وتنصب خبره ، ويسمى المرفوع بها اسمالها،والمنصوب بهاخبرالها.

وهـذه الأفـعـال قسـمـان:منهـامـايـعـمل هذاالعمل بلاشرط،وهي: كان،وظل،وبات،وأضحى، وأصبح،وأمسـى،وصـار،وليـس،ومـنهامالايعمل هذاالعمل إلابشرط،وهوقسمان: أحدهمامايشترط فى عـمـلـه أن يسبـقـه نـفى لفظاأوتقديرا،أوشبه نفى،وهوأربعة: زال،وبرح وفتئ،وانفك؛فمثال النفى لفظا ((مـازال زيـد قـائـمـا)) ومثاله تقديراقوله تعالىٰ(قالوتالله تفتؤتذكريوسف)أى: لاتفتؤ،ولايحذف النافى

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معها إلابعد القسم كالآية الكريمة، وقد شذ الحذف بدون القسم، كقول الشاعر:

٦٠- وأبرح ما أدام اللّٰه قومي
بحمد اللّٰه منتطقا مجيدا

أي: لاأبرح منتطقا مجيدا، أي صاحب نطاق وجواد، ما أدام اللّٰه قومي، وعنى بذلك أنه لايزال مستغنيا مابقي له قومه، وهذا أحسن ما حمل عليه البيت.

ومثال شبه النفي -والمراد به النهي- كقولك: ((لاتزل قائما)) ومنه قوله:

٦١- صاح شمر ولاتزل ذاكر المو
ت؛ فنسيانه ضلال مبين

والدعاء، كقولك: ((لايزال اللّٰه محسنا إليك)) وقول الشاعر:

٦٢- ألا يا أسلمي، يا دارمي، على البلى،
ولازال منهلا بجرعائك القطر

وهذا (هو) الذي أشار إليه المصنف بقوله: ((وهذي الأربعة -إلى آخر البيت)).

القسم الثاني: مايشترط في عمله أن يسبقه ((ما)) المصدرية الظرفية، وهو ((دام)) كقولك: ((أعط مادمت مصيبا درهما)) أي: أعط مدة دوامك مصيبا درهما؛ ومنه قوله تعالىٰ: (وأوصاني بالصلاة والزكاة مادمت حيا) أي: مدة دوامي حيا.

ومعنى ظل: اتصاف المخبر عنه بالخبر نهارا، ومعنى بات: اتصافه به ليلا، وأضحى: اتصافه به في الضّحى، وأصبح: اتصافه به في الصباح، وأمسى: اتصافه به في المساء ومعنى صار التحوّل من صفة إلى (صفة) أخرى، ومعنى ليس: النفي، وهي عند الإطلاق لنفي الحال، نحو: ((ليس زيد قائما)) أي: الآن، وعند التقييد بزمن على حسبه، نحو: ((ليس زيد قائما غدا)) ومعنى زال وأخواتها: ملازمة الخبر المخبر عنه على حسب مايقتضيه الحال نحو: ((مازال زيد ضاحكا، ومازال عمرو أزرق العينين)) ومعنى دام: بقي واستمر.

ترجمہ وتشریح:

اس سے پہلے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے مبتدا خبر کو ذکر کیا اس سے فراغت کے بعد اب نواسخ الابتداء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مبتدا کو منسوخ کرنے والے کو) ذکر کر رہے ہیں اور ان کی دو قسمیں ہیں افعال (۲) حروف۔

افعال میں کان واخواتھا، افعال مقاربۃ، ظنّ واخواتُھا ہیں اور حروف میں ماواخواتھا، لانفی جنس، اِنَّ واخواتھا ہیں چنانچہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے پہلے کان واخواتھا کو ذکر کیا۔

www.KitaboSunnat.com

کان واخواتھا کی تفصیل

واضح رہے کہ کان اور اس کے اخوات سارے افعال ہیں۔ صرف لَیسَ کے بارے میں اختلاف ہے۔ جمہور نحویوں کے ہاں یہ فعل ہے اور فارسی اور ابوبکر بن شقیر رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک قول کے مطابق یہ حرف ہے،

جو حضرات اس کو حرف مانتے ہیں ان کی دو دلیلیں ہیں۔

۱...... یہ حرف کے ساتھ دو وجوں سے مشابہ ہے ایک وجہ تو یہ ہے کہ حرف (مثلاً ما) جس معنی پر دلالت کرتا ہے اسی پر لیس بھی دلالت کرتا ہے (جو کہ نفی ہے)

۲...... دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ حرف کی طرح جامد ہے۔ جس میں عمومی گردانیں نہیں ہوتیں۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ لیس عام افعال سے ہٹ کر ہے اسلئے کہ عام افعال حدث زمان پر دلالت کرتے ہیں اور (لیس) حدث پر دلالت نہیں کرتا البتہ زمان پر دلالت کرتا ہے لیکن اس کیلئے قرینہ ضروری ہے۔ جمہور کی دلیل یہ ہے کہ یہ فعل کی علامات کو قبول کرتا ہے مثلاً تاء تانیث ساکن اور تاء فاعل اس کے ساتھ آتی ہے جیسے لیستْ لستُ وغیرہ۔

فارسی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ محقق رضی کا مسلک یہ ہے کہ "لَیسَ" حدث پر دلالت کرتا ہے جو کہ انتفاء ہے اور اگر تسلیم کیا جائے کہ دلالت نہیں کرتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ لیس کا حدث پر دلالت نہ کرنا اصل وضع کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ عارضی ہے۔ بہر حال یہ افعال مبتدا کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب' پہلے کو اسم اور دوسرے کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

افعال ناقصہ کے عمل کی شرائط

ان افعال کی دو قسمیں ہیں بعض وہ ہیں جو بغیر کسی شرط کے عمل کرتے ہیں جیسے کان ظل بات اضحی اصبح امسٰی صَار لیس اور بعض ایسے ہیں جن کے عمل کیلئے یہ شرط ہے کہ اس سے پہلے نفی آئی ہو لفظاً یا تقدیراً یا شبہ نفی ہو (یعنی نہی) نفی لفظی کی مثال جیسے مَازالَ زیدٌ قائماً، نفی تقدیری کی مثال قالُوا تاللّٰہ تفتؤُ تذکر یوسُفَ ای لاتفتؤ (یہاں قسم میں حرف نفی حذف ہو چکا ہے) قسم کے بغیر حرف نفی ان سے حذف نہیں ہوتا، بغیر قسم کے حذف شاذ ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَابْـــرَحُ مَــــا دَامَ الـــلّٰـــهُ قَـــوْمِـــيْ
بِـــحَـــمْـــدِ الـــلّٰـــهِ مُـــنْـــتَـــطِـــقًـــا مُـــجِـــيْـــدًا

ترجمہ:...... جب تک اللہ میری قوم کو باقی رکھے گا اس وقت تک میں ہمیشہ کمر بند اور اچھے گھوڑے والا ہوں گا۔ (یا اس وقت تک میں اپنے قوم کی اچھائی بیان کرنے والا ہوں گا) یعنی جب تک میری قوم باقی ہے اس وقت تک میں دوسروں سے بے نیاز اور مستغنی رہوں گا شعر کا یہ مطلب زیادہ صحیح ہے۔

تشریح المفردات:

(ابرح) ای لا ازال ابرح از سمع) ما مصدر یہ ظرفیہ (منتطقا) صاحب نطاق (کمر بند والا) مجیدا ای منتطقا فرسًا جوادا اچھے گھوڑے والا، مذکر مؤنث دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، یا منتطقا مجیدا کا معنی ہے متکلما بکلام جید اچھی بات کہنے والا۔

ترکیب:

(ابرح) فعل ناقص ما دام اللّٰہ قومی ای مدہ ادامۃ اللّٰہ قومی (بحمداللّٰہ) جار مجرور متعلق ہوا ابرح کے ساتھ (منتطقا) اسم فاعل یعمل عمل فِعلِہ مجیدا اس کیلئے مفعول (خبر ہے ابرح کیلئے)

محل استشہاد:

(ابـــرح) محلّ استشہاد ہے یہاں بغیر قسم کے حرف نفی حذف ہوا ہے جو کہ شاذ ہے۔ اور شبہ نفی سے مراد نہی ہے جیسے لَاتَزَلْ قائمًا اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

٦١- صَـــاحِ شَـــمِّـــرْ، وَلَاتَـــزَلْ ذَاكِـــرَ الْـــمَـــوْ
تِ فَـــنِـــسْـــيَـــانُـــــهُ ضَـــلَالٌ مُـــبِـــيْـــنٌ

ترجمہ:...... اے میرے ساتھی موت کی تیاری کر اور ہمیشہ کیلئے موت کو یاد کرنے والا ہو جا اسلئے کہ اس کا بھول جانا صریح غلطی ہے۔

تشریح المفردات:

(صاح) یہ صاحب کا منادیٰ مرخم ہے اصل میں یا صاحبی تھا، حرف ندا کو تخفیفا حذف کیا (جیسے یوسف اعرض عـن هـذا) لیکن یہ ترخیم غیر قیاسی ہے اس لئے کہ تاء سے خالی منادیٰ مرخم کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو اور صـاح علم نہیں بلکہ صفت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔(شمّر) باب تفعیل سے امر حاضر کا صیغہ ہے، اصلاً نیفہ چڑھانے کے معنی میں آتا ہے جو کسی چیز کی تیاری یا بھاگ دوڑ کیلئے ہوتا ہے یہاں موت کی تیاری کرنا مراد ہے۔

ترکیب:

(صاح) ای یاصاحبی (یا) حرف نداء (صاحبی) منادیٰ ای ادعو صاحبی، (شمّر) فعل بافاعل (لاتزل) فعل ناقص اسم اس کا محذوف ہے، ذاکر الموت اس کی خبر (فنسیانُه) مضاف مضاف الیہ مبتدا (ضلال مبین) موصوف صفت خبر۔

محل استشہاد:

(لا تزل) ہے اس نے کان کی طرح عمل کیا ہے اور اس سے پہلے شبہ نفی یعنی نھی ہے۔ شبہ نفی میں دعاء بھی شامل ہے جیسے لایزال اللہ محسنا الیک اور شاعر کا قول بھی اسی قبیل سے ہے۔

۶۲ - اَلَا یَا اسْلَمِی یَا دَارَ مَیَّ عَلَی الْبِلَیٰ

وَلَا زَالَ مُنْهَلًّا بِجَرْعَائِکَ الْقَطْرُ

ترجمہ:...... اے میّۃ (محبوبہ) کے گھر تو فانی ہونے سے سلامت رہ، اور تیری بنجر زمین پر ہمیشہ کیلئے بارش ہو (دعاء ہے)

ترکیب:

(الا) حرف تنبیہ (یا) حرف ندائے (دار میۃ) منادیٰ محذوف (اسلمی) فعل امر واحد مؤنث حاضر بافاعل (علی البلی) اس کے ساتھ متعلق (لا) حرف دعاء (زال) فعل ناقص (منهلا) اس کی خبر مقدم (بجرعائک اس کے ساتھ متعلق) (القطر) اسم مؤخر۔

تشریح المفردات:

(الا) حرف تنبیہ (یا حرف نداء، منادیٰ محذوف ہے ای دار میّۃ (اسلمی) سمع سے امر حاضر کا صیغہ ہے (میّ) بعض کے نزدیک یہ میّۃ کی ترخیم ہے۔ اور بعض کے نزدیک یہ عورت کا نام ہے میّۃ کی ترخیم نہیں ہے۔ لیکن علامہ صبّان رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق کے مطابق ذو الرّمۃ غیلان (جو اس شعر کا شاعر ہے) کے اشعار کی جستجو سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی محبوبہ کو میّہ کے نام سے پکارتا ہے (اس قول کے مطابق اس میں ترخیم ہوئی ہے لیکن چونکہ یہ غیر منادیٰ میں ہے اسلئے شاذ ہے) (میّۃ) غیر منصرف ہے علمیّت اور تانیث کی وجہ سے (علیٰ) من حرف جر کے معنیٰ میں ہے (البلیٰ) پرانا ہونا فانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا (منهلا) اسم فاعل کا صیغہ ہے انهلّ المطر انهلالاً بارش تیزی سے ٹپک گئی (جرعاء) وہ زمین یا ریت جس میں کوئی چیز نہ اگے یعنی بنجر زمین (القطر) بارش۔

محل استشہاد:

(لازال منهلا) ہے یہاں زال نے کان کی طرح عمل کیا ہے اور اس سے پہلے لاء دعائیہ بھی ہے جو کہ شبہ نفی ہے۔

هذی الاربعة: کہکر مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

القسم الثانی الخ:

دوسری قسم افعال ناقصہ میں سے وہ ہے کہ جن کے عمل کیلئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے (مـــا) مصدریہ ظرفیہ آجائے جیسے اَعْطِ مَادُمْتَ مصیبًادرهمًا ای اعط مُدّة دوامک مصیبادرهما۔ قرآن کریم میں بھی ہے واوصانی بالصلوٰة والزّکوٰة مادُمت حیا (یہاں دام سے پہلے ما مصدریہ ظرفیہ آیا ہے)

افعال ناقصہ کے معانی

کان کے معنی واضح ہے (ظل) کا معنی ہے خبر کا مخبر عنہ (مبتدا) کے ساتھ دن کو متصف ہونا (بات) خبر کا مخبر عنہ کے ساتھ رات کو متصف ہونا (اضحی) چاشت کے وقت ہونا (اصبح) صبح کے وقت ہونا (امسٰی) شام کے وقت ہونا (صار) ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا (لیس) کا معنی نفی ہے اور جب لیس کو مطلقاً ذکر کیا جائے تو حال کی نفی کے لئے آتا ہے جیسے لیس زیدٌ قائما (زید ابھی کھڑا نہیں ہے) اور اگر کسی زمانہ کے ساتھ اس کو مقید بنایا جائے تو پھر اسی زمانے کے لئے آئے گا جیسے لیس زیدٌ قائما غدًا (زال) اور اس کے اخوات کا معنی ہے مقتضی الحال کے اعتبار سے خبر کا مخبر عنہ کے ساتھ لازم ہونا جیسے مازال زیدٌ ضاحکًا، مازال عمرو ازرق العینین، دام کا معنی بقاء واستمرار ہے۔

وَغیــرُ مــاضٍ مِثْلــــه قَــدْعــمِــلا
اِنْ کــانَ غیــرُ الــمــاضِ مــنـــه اُسْتُــعْــمِــلا

ترجمہ:...... افعال ناقصہ میں سے اگر ماضی کے علاوہ آجائے تو وہ بھی ماضی کی طرح عمل کرینگے۔

ترکیب:

(غیر ماض) مضاف مضاف الیہ مبتدا (مثله) حال ہے ذوالحال اس کا عمل کے اندر ھو ضمیر ہے (عمل) فعل با فاعل خبر (ان) حرف شرط (کان) فعل ناقص (غیر الماض) اس کا اسم (منه) جار مجرور متعلق ہوا استعمل کے ساتھ (استعمل) فعل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ماضی مجہول یا نائب فاعل خبر کان جواب شرط محذوف ہے ماقبل کا کلام اس پر دال ہے۔

(ش) هذه الأفعال على قسمين أحدهما مايتصرف، وهو ماعدا ليس ودام.

والثاني مالايتصرف، وهو ليس ودام، فنبه المصنف بهذا البيت على أن مايتصرف من هذه الأفعال يعمل غير الماضي منه عمل الماضي، وذلك هو المضارع، نحو: ((يكون زيد قائما)) قال الله تعالىٰ: ويكون الرسول عليكم شهيدا) والأمر، نحو: (كونوا قوامين بالقسط) وقال الله تعالىٰ: (قل كونوا حجارة أو حديدا)، واسم الفاعل، نحو: ((زيد كائن أخاك)) وقال الشاعر:

۶۳-وما كل من يبدي البشاشة كائنا
أخاك، إذا لم تلفه لك منجدا

والمصدر كذلك، واختلف الناس في ((كان)) الناقصة: هل لها مصدر أم لا؟ والصحيح أن لها مصدرا، ومنه قوله:

۶۴-ببذل وحلم ساد في قومه الفتى
وكونك إياه عليك يسير

ومالايتصرف منها-وهو دام، وليس-وما كان النفي أو شبهه شرطا فيه-وهو زال وأخواتها-لايستعمل منه أمر ولا مصدر.

افعال متصرفہ وغیر متصرفہ:

ان افعال کی اجمالاً دو اور تفصیلاً تین قسمیں ہیں۔

۱......ایک وہ ہیں جن میں بالکل تصرّف (گردان) نہیں ہوتا ہو اور صرف اس سے ماضی آتی ہو اور وہ دو افعال ہیں لیس، دام (باقی یَدُوم، دُم، دائم، دوام، دام تامّہ کے تصرفات ہیں جو صرف فاعل کو رفع دیتے ہیں)

۲......دوسرے نمبر پر وہ افعال ہیں جن میں ناقص تصرّف ہوتا ہے اور اس سے ماضی مضارع اسم فاعل استعمال ہوتے ہیں اور وہ چار افعال ہیں زال، فتیٔ، برح، انفک۔

۳......تیسرے نمبر پر وہ افعال ہیں جن میں مکمّل تصرّف ہوتا ہے یعنی اس سے ماضی مضارع امر مصدر اسم فاعل سب آتے ہوں۔

مصنف رَحِمَهُ اللهُ تَعَالیٰ نے اس شعر میں یہ ذکر کیا ہے کہ افعال متصرفہ میں جس طرح ان کا ماضی عمل کرتا ہے اسی طرح ماضی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ باقی بھی عمل کرتے ہیں جیسے یکُونُ زیدٌ قائمًا (یہاں مضارع نے عمل کیا ہے) اللہ رب العزّت کا قول ہے ''ویکون الرسول علیکم شهیدا '' یہاں بھی مضارع نے عمل کیا ہے۔ امر کی مثال کونوا قوامین بالقسط (یہاں امر نے عمل کیا ہے یہاں کونوا میں واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا اسم ہے اور قوّامین جمع مذکر سالم حالت نصبی ہے) اور اسی طرح ربّ العزّت کا یہ قول'' قل کونوا حجارۃً او حدِیدًا'' اور اسم فاعل کی مثال زیدٌ کائنٌ اخاکَ اور شاعر کا یہ قول بھی اسی قبیل سے ہے

۶۳–وَمَا کُلُّ مَن یُبدی البَشَاشَةَ کائنًا
اخاکَ، اِذالَمْ تُلفِهِ لک منجِدًا

ترجمہ:...... ہر وہ بندہ آپ کا بھائی نہیں جو خندہ پیشانی کو ظاہر کرے جب تک آپ اس کو اپنے لئے (مصیبت کے وقت) مددگار نہ پائیں اس لئے کہ مصیبت کے وقت بھائی اور دوست کا پتہ چل جاتا ہے)

تشریح المفردات:

(یبدی) باب افعال سے بمعنی ظاہر کرنا (البشاشة) ای طلاقة الوجه۔ خندہ پیشانی (تلفه) الفٰی یلفی الفاءً، پانا (منجد) مددگار۔

ترکیب:

(ما) نافیہ لیس کی طرح عمل کرتا ہے کل من یبدی البشاشة مضاف مضاف الیہ اس کا اسم کائنا اس کی خبر۔ کائنا اسم فاعل (کان کی طرح عمل کرتا ہے) ھو ضمیر مستتر اس کا اسم اخاک اس کی خبر۔ (اذا) ظرف متضمن معنی شرط (لم تلفه) فعل فاعل ومفعول اوّل (منجدا) مفعول ثانی (لک) متعلّق ہوا تلفه کے ساتھ۔

محل استشہاد:

(کائنا) اسم فاعل ہے اس نے کان کی طرح عمل کیا ہے۔

والمصدر کذالک الخ:

اور مصدر کا حکم بھی اسی طرح ہے یعنی کان کی طرح عمل کرتا ہے علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ کان ناقصہ کا مصدر ہے یا نہیں صحیح یہ ہے کہ اس کا مصدر ہے اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۶۴–ببذلٍ وحلمٍ سَادَفی قومه الفتٰی
وَکونُکَ اِیَّاهُ علیک یَسِیرُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......آدمی خرچ کرنے اور بردباری سے اپنی قوم میں سردار ہو جاتا ہے اور آپ کا بھی اسی طرح ہونا آپ کے لئے آسان ہے۔

تشریح المفردات:

(بذل) بمعنی عطاء خرچ کرنا، (حلم) بردباری، (ساد) سیادۃً سردار ہونا (الفتی) جوان (یسیر) آسان۔

ترکیب:

(ببذل وحلم) جار مجرور متعلق ہوا (ساد) کے ساتھ (ساد) فعل (الفتی) فاعل (فی قومه) بھی ساد کے ساتھ متعلق (کون) مصدر ہے کان کا (ک) اس کیلئے اسم (ایاہ) خبر (مبتدا) (یسیر) خبر۔

محل استشہاد:

(کونک ایاہ) ہے (کون) کان ناقصہ کا مصدر مستعمل ہے اور اس نے کان کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیا ہے۔

وفی جمیعها توسّط الخبر
اَجِز وکُلٌّ سَبْقَهُ دَام حظر

ترجمہ:......اور ان تمام افعال ناقصہ میں خبر کو درمیان میں لانا جائز ہے (اجز امر کا صیغہ ہے یعنی جائز کریں) اور تمام نحویوں نے (دام) پر خبر کی تقدیم کو منع کیا ہے۔

ترکیب:

(فی جمیعها) جار مجرور متعلق ہوا (توسط) کے ساتھ (توسط الخبر) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ مقدم (اجز) فعل امر با فاعل (باب افعال) (کل) مبتدا (سبقه) سبق مصدر یعمل عمل فعله (ہ) ضمیر اس کا فاعل (دام) باعتبار لفظ مفعول بہ (مفعول بہ مقدم) (حظر) فعل با فاعل (خبر)

(ش) مراده ان اخبار هذه الافعال –إن لم يجب تقديمها على الأسم ، ولا تأخيرها عنه– يجوز توسطها بين الفعل والاسم؛ فمثال وجوب تقديمها على الاسم قولك: ((كان في الدّار صاحبها)) فلا يجوز ههنا تقديم الاسم على الخبر، لئلا يعود الضمير على متأخر لفظا ورتبة ، ومثال وجوب تأخير الخبر عن الاسم قولك: ((كان أخي رفيقي)) فلا يجوز تقديم رفيقي –على أنه خبر– لأنه لا يعلم ذلك؛ لعدم ظهور الإعراب ومثال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتوسط فيه الخبر قولک:((كان قائمازيد))قال الله تعالىٰ:و(وَكَانَ حَقًّاعَلَيْنَانَصْرُالْمُؤْمِنِين) وكذلک سائر أفعال هذاالباب –من المتصرف،وغيره– يجوزتوسط أخبارهابالشرط المذكور،

ونقل صاحب الإرشاد خلافًافى جواز تقديم خبر((ليس))على اسمها،والصواب جوازه،قال الشاعر:

٦٥–سَلِىْ اِنْ جَهِلْتِ النَّاسَ عَنَّاوَعَنهُم
فَلَيْسَ سواءٌ عَالِمٌ وجهول

وذكرابن معط أن خبر((دام))لايتقدم على اسمها؛فلاتقول:((لااصاحبک مادام قائمازيد)) والصواب جوازه، قال الشاعر:

٦٦–لاطيبَ للعيش مادامَتْ مُنَغصة
لذاته بادّكار الموت والهرم

وأشاربقوله:((وكل سبقه دام حظر)) إلى أن كل العرب –أوكل النحاة–منع سبق خبر((دام)) عليها،وهذاإن أراد به أنهم منعوا تقديم خبر دام على((ما))المتصلة بها، نحو:لاأصحبک ماقائمادام زيد))– وعلى ذلک حمله ولده فى شرحه–ففيه نظر،والذى يظهر أنه لايمتنع تقديم خبر دام على دام وحدها؛فتقول:((لاأصحبک ماقائمادام زيد)) كماتقول:((لاأصحبک مازيداكلمت)).

ترجمہ وتشریح:

جہاں افعال ناقصہ کی خبر کی تقدیم یا تاخیر قرائن کی وجہ سے واجب نہ ہوتو وہاں اس کو فعل اوراس کے اسم کے درمیان لانا جائز ہے۔

جہاں خبر کو کان پر مقدم کرنا واجب ہے

اس کی مثال شارح نے کان فی الدّار صاحبها دی ہے یہاں کان کی خبر کی تقدیم اس کے اسم پر ضروری ہے اگر خبر کو مقدم نہ کیا جائے تو اس (صاحبها) میں ضمیر لوٹے گی مابعد کی طرف (جولفظ اور مرتبہ کے اعتبار سے مؤخر ہے) اور یہ ناجائز ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں کان کی خبر کو مؤخر کرنا واجب ہے

اس کی مثال کان اخی رفیقی ہے چونکہ یہاں اعراب تقدیری ہونے کی وجہ سے ظاہر نہیں ہے اس لئے رفیقی کو خبر بنا کر مقدم نہیں کر سکتے اس لئے کہ التباس کا خطرہ ہے۔

جہاں کان کی خبر کو درمیان میں لا سکتے ہیں:

جیسے کان قائما زید یہاں التباس نہیں اور اعراب بھی ظاہر ہے لہٰذا خبر کی تقدیم اسم پر صحیح ہے۔ اسی طرح کا حکم اس باب کے تمام افعال میں ہے۔

ونقل صاحب الارشاد الخ:

صاحب ارشاد نے نقل کیا ہے کہ لیس کی خبر کی تقدیم اس کے اسم پر مختلف فیہ ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ جائز ہے۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

۶۵- سَلِیْ اِنْ جَهِلْتِ النَّاسَ عَنَّا وَعَنْهُمْ

فَلَيْسَ سَوَاءٌ عَالِمٌ وَجَهُوْلُ

ترجمہ:...... اگر آپ کو پتہ نہیں تو ہمارے اور ان کے بارے میں لوگوں سے پوچھ اسلئے کہ جاننے والا اور نہ جاننے والا برابر نہیں۔

تشریح المفردات:

(سلی) فتح سے واحد مؤنث امر حاضر کا صیغہ ہے جهلت سمع سے ہے (الناس) اسم جمع ہے اس کا واحد انسان من غیر لفظه ہے جنّ وانس دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے انس پر اس کا استعمال غالب ہے (جهول) جاہل، مبالغہ مقصود نہیں ہے۔

ترکیب:

(سلی) فعل فاعل (الناس) مفعول بہ (ان جهلت) شرط، جزاء اس کی محذوف ہے ماقبل سلی اس پر دال ہے، (لیس) فعل ناقص (سواء) خبر مقدم (عالم وجهول) معطوف معطوف علیہ اسم مؤخر۔

شان ورود:

سموأل نامی شاعر اور ایک دوسرے آدمی نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تھا تو وہ عورت شاعر کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف مائل ہوئی اس پر شاعر نے یہ شعر کہا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل استشہاد:

(لیس سواء) محل استشہاد ہے یہاں لیس کی خبر کی تقدیم اس کے اسم پر ہوئی جو کہ جائز ہے۔

مادام کی خبر کی تقدیم:

وذکر ابن معط الخ: ابن معطی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ (دام) کی خبر کی تقدیم اس کے اسم پر نہیں ہوتی لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ جائز ہے۔ جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

۲۶- لاطیبَ للعیش مادامَتْ مُنَغصة
لذاته بادّکار الموت والهرم

ترجمہ:...... زندگی کا کوئی مزہ نہیں جب تک اس کی لذتیں موت اور بڑھاپے کے یاد کے ساتھ مکدّر (خلط ملط، ملے ہوئے) ہوں۔

تشریح المفردات:

(لا) نفی جنس (طیب) لذّت (عیش) زندگی، از ضرب (ما) مصدریہ ظرفیہ ای مدّة دوام تنغیص لذاته. (ادکار) یاد ہونا اصل میں اذتکار تھا تاء کو دال سے تبدیل کیا (اذکر اذکر کے قانون سے) پھر ذال کو دال سے تبدیل کر کے دال کو دال میں مدغم کر دیا (الهرم) بڑھاپا، ضعف۔

ترکیب:

(لا) نفی جنس (طیب) اس کا اسم (للعیش) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر اس کی خبر (ما) مصدریہ ظرفیہ (دامت) فعل ناقص (منغصّة) مادام کی خبر مقدم (لذا ته) مضاف مضاف الیہ اس کا اسم مؤخر (بادکار الموت والهرم) جار مجرور متعلق ہوا (منغصّة) کے ساتھ۔

محل استشہاد:

(مادامت منغصّة لذا ته) ہے یہاں دام کی خبر منغصّة کو اس کے اسم لذّاته پر مقدم کیا ہے جو کہ جائز ہے، اس میں ابن معطی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مسلک کے تردید مقصود ہے۔

واشار بقوله وکل سبقه دام حظر الخ:

مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے (وکل سبقه دام حظر) سے اشارہ کیا اس طرف کہ تمام عرب یا تمام نحویوں نے دام پر اس کی خبر کی تقدیم کو منع کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شارح فرماتے ہیں کہ اگر مصنف کی مراد یہ ہے کہ نحویوں نے (دام) کی خبر کو اس کے ساتھ ما متصلہ سے مقدم کرنے کو منع کیا ہے تو یہ مسلّم ہے (اسلئے کہ قــائــمًــا صلّہ کا معمول ہے اور صلّہ کے معمول کی تقدیم موصول پر جائز نہیں) اور اگر مصنف رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی مراد یہ ہے کہ خبر کی تقدیم صرف (دام) پر صحیح نہیں تو یہ محل نظر ہے (اس لئے کہ حرف مصدری (دام) اور صلّہ میں فاصلہ مضر نہیں) شارح فرماتے ہیں کہ اس دوسرے احتمال پر مصنف کے بیٹے نے اپنی شرح میں اپنے والد کا قول حمل کیا ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ (دام) خبر کی تقدیم صرف دام پر جائز ہے پس آپ جیسے لا اصحبک ماقائمًادام زیدٌ کہہ سکتے ہیں جیسے لا اصحبک مازیدًا کلّمت جائز ہے۔

كَـذَاكَ سَبْـقُ خَبَـرٍ مـاالنّـافية
فَجِئْ بِهَـا مَتْلُوَّةً لا تـالية

ترجمہ:...... اسی طرح مـــا نافیہ والے افعال ناقصہ پر خبر کو مقدم کرنا جائز نہیں ہے لہٰذا آپ مــــا نافیہ کو پہلے لائیں نہ کہ مؤخر۔ (متلوۃ جس کے پیچھے کوئی اور ہو (تالیۃ) جو کسی اور کے پیچھے ہو، پہلے سے مراد مقدم اور دوسرے سے مراد مؤخر ہے)

ترکیب:

(کــذاک) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (سبـــق) مصدر مضاف (فعل کی طرح عمل کرتا ہے) خبر مضاف الیہ (سبق کا فاعل) (ماالنافیۃ) موصوف صفت مفعول بہ ہوا سبق مصدر کیلئے (مبتدا مؤخر) (جئ) فعل امر با فاعل (بھا) جار مجرور (متلوۃ) حال ہے ضمیر مجرور سے (لا) حرف عاطف (تالیۃ) معطوف ہوا متلوۃ پر۔

(ش) يعنى انه لايجوز أن يتقدم الخبر على ماالنافية، ويدخل تحت هذا قسمان؛ أحدهما: ماكان النفى شرطافى عمله، نحو: ((مازال)) وأخواتها؛ فلاتقول: ((قائماما زال زيد)) وأجاز ذلك ابن كيسان والنحاس، والثانى: مالم يكن النفى شرطافى عمله، نحو: ((ماكان زيدقائما)) فلاتقول: ((قائماما كان زيد))، وأجازه بعضهم.

ومفهوم كلامه أنه إذاكان النفى بغير ((ما)) يجوز التقديم؛ فتقول: ((قائمالم يزل زيد، ومنطلقالم يكن عمرو)) ومنعهما بعضهم.

ومفهوم كلامه أيضاجواز تقديم الخبر على الفعل وحده إذاكان النفى بمانحو: ((ماقائمازال زيد)) و((ماقائماكان زيد)) ومنه بعضهم.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:............ مانافیہ والے افعال ناقصہ پر خبر کی تقدیم:

یہاں یہ بتارہے ہیں کہ افعال ناقصہ میں جن افعال کے شروع میں مانافیہ آجائے تو وہاں خبر کی تقدیم مانافیہ پر صحیح نہیں اس کے تحت دونوں قسمیں داخل ہوئیں۔

(۱) ایک وہ قسم جن کے عمل کرنے کیلئے نفی کا ہونا شرط ہے جیسے مازال اور اس کے اخوات (جن کی تفصیل گزر گئی) لہٰذا قائمًا مازال زید نہیں کہہ سکتے ابن کیسان اور نحاس رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کو جائز کہا ہے۔

(۲) دوسری قسم جن کے عمل میں نفی کا ہونا ضروری نہیں اس میں قائمًا ما کان زیدٌ نہیں کہہ سکتے بعض حضرات نے اس کو بھی جائز کہا ہے۔ الغرض متن کا حکم دونوں قسموں کو شامل ہے۔

اختلاف کی وجہ:

واضح رہے کہ یہ اختلاف ایک دوسرے اختلاف پر مبنی ہے اور وہ یہ ہے کہ ما نافیہ صدارت کلام چاہتا ہے یا نہیں جمہور بصریین کا مسلک یہ ہے کہ مانافیہ صدارت کلام نہیں چاہتا لہٰذا ان کے ہاں مذکورہ بالا دونوں قسموں میں مطلقا خبر کی تقدیم مانافیہ پر جائز ہے قائما مازال زید' قائما ما کان زید دونوں جائز ہیں اور ابن کیسان اور نحاس رحمہما اللہ تعالیٰ نے ان کی موافقت قسم اوّل میں کی ہے (یعنی ان افعال میں جن کے عمل کیلئے نفی شرط ہے) اور دوسرا مسلک مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے کہ مانافیہ صدارت کلام چاہتا ہے اس وجہ سے تقدیم خبر کی ہر صورت میں ناجائز ہے۔

مصنف کے کلام سے ایک یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اگر ما کے علاوہ کسی اور لفظ سے نفی ہو تو پھر تقدیم جائز ہے جیسے قائمالم یزَلْ زیدٌ، مطلقالم یکن عمرو بعض دیگر حضرات (جیسے سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ) نے اس کو بھی منع کیا ہے۔

دوسری بات مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب مانافیہ کے ذریعہ نفی ہو تو خبر کو اگر چہ مانافیہ پر مقدم نہیں کر سکتے مگر صرف فعل پر مقدم کر سکتے ہیں جیسے ما قائمًا کان زیدٌ حضرات نے اس کو بھی منع کیا ہے۔

وَمنع سبق خبر لَیْسَ اصطفی
وذُو تَمَامٍ مَا بِرفع یَکْتفی

وماسواہ ناقصٌ والنقصُ فِی
فتئ لیس دائمًا قُفِیَ

ترجمہ:......لیس کی خبر کی تقدیم کی ممانعت پسند شدہ ہے اور ان افعال میں تام وہ کہلاتے ہیں جو رفع (یعنی اسم) پر اکتفاء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔اور جو اس کے علاوہ ہیں (یعنی جو خبر بھی چاہیں) وہ ناقص ہیں اور فتیء لیس زال میں ہمیشہ نقص آیا ہے (یعنی یہ ناقصہ مستعمل ہوتے ہیں)

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(منع سبق خبرلیس) مبتدا (اصطفی) فعل مجہول با نائب فاعل خبر (ذوتمام) مبتدا (مابرفع یکتفی) موصول صلہ ملکر خبر (ماسواه) موصول صلہ مل کر مبتدا (ناقص) خبر (والنقص فی فتی الخ) مبتدا (قُفِی) فعل با نائب فاعل خبر۔

(ش) اختلف النحويون في جوازتقديم خبر((ليس))عليها؛فذهب الكوفيون والمبرد والزجاج وابن السراج واكثرالمتأخرين–ومنهم المصنف–إلى المنع، وذهب ابوعلى(الفارسى) وابن برهان إلى الجواز؛فتقول:((قائماليس زيدٌ)) واختلف النقل عن سيبويه؛فنسب قوم إليه الجواز،وقوم المنع،ولم يرد من لسان العرب تقدم خبرهاعليها،وإنماوردمن لسانهم ماظاهره تقدم معمول خبرهاعليها كقوله تعالىٰ: (ألايوم ياتيهم ليس مصروفاًعنهم) وبهذااستدل من أجازتقديم خبرهاعليها،وتقريره أن((يوم ياتيهم)) معمول الخبرالذى هو((مصروفا)) وقدتقدم على((ليس)) قال:ولايتقدم المعمول إلاحيث يتقدم العامل.

وقوله:((ذوتمام–إلى آخره)) معناه أن هذه الأفعال انقسمت إلى قسمين؛أحدهما:مايكون تاما وناقصا،والثانى:مالايكون إلا ناقصا،والمرادبالتام:مايكتفى بمرفوعه،وبالناقص:مالايكتفى بمرفوعه،بل يحتاج معه إلى منصوب.

وكل هذه الأفعال يجوزأن تستعمل تامة،إلا((فتئ))،و((زال)) التى مضارعهايزال،لاالتى مضارعهايزول فإنها تامة،نحو:((زالت الشمس)) و((ليس)) فإنها لاتستعمل إلاناقصة.

ومثال التام قوله تعالىٰ:(وَإِنْ كَانَ ذُوعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌإِلَى مَيْسَرَةٍ)اى:إن وجدذوعسرة،وقوله تعالىٰ (خَالِدِيْنَ فِيهَامَادَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالارْضُ) وقوله تعاليل:(فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمسونَ وَحِينَ تُصْبِحُوْنَ)

ترجمہ وتشریح:............لیس کی خبر کی تقدیم:

نحویوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ لیس پر اس کی خبر کی تقدیم جائز ہے یا نہیں،کوفیین مبرّد زجاج رحمہ اللہ تعالیٰ ابن سراج رحمہ اللہ تعالیٰ اور اکثر متأخرین (جن میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ بھی شامل ہیں) رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناجائز ہے اور ابوعلی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارسی اور ابن برہان رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہے سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل میں اختلاف ہے بعض حضرات نے جواز اور بعض نے منع نقل کیا ہے۔ لسان عرب میں خبر کی تقدیم وارد نہیں ہاں خبر کے معمول کی تقدیم وارد ہے جیسے باری تعالیٰ کا قول "اَلا یَوْمَ یاتیھم لَیْسَ مصْرُوْفًا عنھم" ہے یہاں یوم یاتیھم خبر (یعنی مصروفا) کا معمول ہے اور یہ لیس پر مقدم ہوا ہے۔

جو حضرات خبر کی تقدیم کو لیس پر جائز کہتے ہیں وہ حضرات اسی آیت سے استدلال کرتے ہیں کیونکہ یہاں خبر کا معمول لَیْسَ پر مقدم آیا ہے اور معمول مقدم نہیں ہوتا مگر وہاں جہاں عامل بھی متقدم ہو سکتا ہو۔

لیکن محشی نے اس قاعدہ پر اعتراض کیا ہے کہ جب مبتدا کی خبر فعل واقع ہو تو اس وقت بصریین کے ہاں اس کی تقدیم مبتدا پر جائز نہیں تاکہ مبتدا کا التباس فاعل کے ساتھ لازم نہ آئے لہٰذا ضَرَبَ زیدٌ اس اعتبار سے نہیں کہہ سکتے کہ ضَرَبَ فعل با فاعل خبر مقدم اور زیدٌ مبتدا مؤخر ہو لیکن یہاں خبر کے معمول کو اس کے مبتدا پر مقدم کر سکتے ہیں جیسے عمرو ضرب زیدًا میں زیدًا عمرو ضرب کہہ سکتے ہیں اس کے علاوہ اور بھی جگہیں ہیں جہاں معمول تو مقدم ہو سکتا ہے لیکن عامل مقدم نہیں ہو سکتا لہٰذا الا یوم یاتیھم الخ سے خبر کے معمول کی تقدیم کی وجہ سے خبر کی تقدیم کے جائز ہونے پر استدلال کرنا صحیح نہیں۔

قولہ ذو تمام الخ:

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ افعال ناقصہ کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہیں جو تام اور ناقص دونوں مستعمل ہوتے ہیں اور دوسری قسم وہ ہے جو صرف ناقص مستعمل ہوتے ہیں۔

تامّ سے مراد وہ افعال ہیں جو اپنے مرفوع (اسم) پر اکتفاء کرتے ہیں اور ناقص سے مراد وہ ہیں جو اپنے اسم پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ منصوب (خبر) کی طرف بھی محتاج ہوتے ہیں۔

یہ سارے افعال ناقص استعمال ہونے کے ساتھ ساتھ تامّ بھی استعمال ہوتے ہیں سوائے فتیءَ زالَ اور لیس کے کہ یہ افعال صرف ناقص ہی استعمال ہوتے ہیں (زالَ جس کا مضارع یزولُ آتا ہے وہ تام استعمال ہوتا ہے۔)

تامّ کی مثال اللہ رب العزت کا قول ہے وَاِنْ کانَ ذُو عُسْرۃ فنظرۃٌ الیٰ مَیْسَرۃ ای اِنْ وُجِدَذ وعسرۃ، اور خالدین فیھا مادامت (ای بقیت) السمٰوٰت والارض، فسُبحانَ اللّٰہ حین تمسُون وَحینَ تُصبِحُوْنَ"

وَلایَلِی العَامِلَ مَعْمُولُ الخَبَر
اِلاّ اِذَا ظَرْفًا اَتیٰ اَوْحَرفَ جَرّ

ترجمہ:...... عامل یعنی کان واخواتھا کے ساتھ اس کی خبر کا معمول نہیں ملتا ہے الا یہ کہ خبر کا معمول ظرف یا حرف جر آ جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(لایلی) فعل منفی مضارع معروف (العامل) مفعول بہ مقدم (معمول الخبر) مضاف مضاف الیہ فاعل (الا) حرف استثناء (اذا) ظرف ہے متضمن معنی شرط کو (ظرفًا) حال مقدم ہے اتیٰ کی ھو ضمیر سے، (اوحرف جر) ماقبل پر عطف ہے شرط جزاء محذوف 'فانه يليه۔

(ش) يعنى انّه لايجوز أن يلي ((كان)) وأخواتهامعمول خبرهاالذى ليس بظرف ولاجارومجرور، وهذا يشمل حالين:

أحدهما: أن يتقدم معمول الخبر (وحده على الاسم) ويكون الخبرمؤخراعن الاسم، نحو: ((كان طعامك زيدآكلا)) وهذه ممتنعة عندالبصريين، وأجازهاالكوفيون.

الثاني أن يتقدم المعمول والخبرعلى الاسم، ويتقدم المعمول على الخبر، نحو: كان طعامك آكلا زيد)) وهي ممتنعةعندسيبويه، وأجازهابعض البصريين.

ويخرج من كلامه أنه إذا تقدم الخبروالمعمول على الاسم، وقدم الخبرعلى المعمول جازت المسألة؛ لأنه لم يل ((كان)) معمول خبرها؛ فتقول: ((كان آكلا طعامك زيد)) ولايمنعهاالبصريون.

فإن كان المعمول ظرفاأوجاراومجرورا جازإيلائه ((كان)) عندالبصريين والكوفيين، نحو: ((كان عندك زيد مقيما، وكان فيك زيدراغبًا)).

ترجمہ وتشریح:

بصریین کے ہاں چونکہ کان اوراس کے اخوات کی خبر کا معمول کان الخ کیلئے اجنبی ہے اور کان اوراس کے معمول کے درمیان اجنبی کا فاصلہ جائز نہیں لہٰذا کان کے ساتھ خبر کا معمول متصل آنا صحیح نہیں اور کوفیین کے ہاں چونکہ کان کی خبر کا معمول (معمول المعمول) کان کا معمول ہے لہٰذا اجنبی نہ ہونے کی وجہ اس کا کان کے ساتھ متصل آنا جائز ہے) اور یہ دو حالتوں کو شامل ہے۔

(۱) صرف خبر کا معمول اسم پر مقدم ہوجائے اور خبر اسم سے مؤخر جیسے كَانَ طَعَامَكَ زيدٌ اكلاً" یہ بصریین کے ہاں منع اور کوفیین کے ہاں جائز ہے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ معمول اور خبر دونوں اسم پر مقدم ہوں اور پھر معمول خبر پر مقدم ہو جیسے کان طَعَامَک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آکلاً زید یہ سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اور بعض بصریین' ابن سراج اور فارسی رحمہما اللہ تعالیٰ کے ہاں جائز ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ خبر کی تقدیم جب جائز ہے تو خبر کا معمول تو اس کا ایک جزء ہے لہٰذا اس کی تقدیم بھی جائز ہونی چاہیے برخلاف اس صورت کہ جہاں صرف معمول ہی مقدم ہو۔ جمہور بصریین کے نزدیک یہ صورت بالاتفاق ممنوع ہے اور کوفیین کے ہاں مطلقاً جائز ہے۔

شارح فرماتے ہیں کہ اس تقریر سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اگر خبر اور معمول دونوں اسم پر مقدم ہوں اور خبر معمول پر مقدم ہو تو پھر جائز ہے جیسے اس لئے کہ اس صورت میں کان کے ساتھ خبر کا معمول نہیں آیا ہے بلکہ بذات خود خبر آئی ہے جیسے کانَ آکلا طعامک زیدٌ اور بصریین کے ہاں یہ منع نہیں۔

ہاں اگر معمول ظرف یا جار مجرور ہو تو توسع کی بناء پر بصریین اور کوفیین سب کے ہاں اس کا اتصال کان کے ساتھ جائز ہے جیسے کان عندک زید مقیما، کان فیک زیدٌ راغبًا.

ومضمَرَ الشانِ اسماً انوِإنْ وقَعَ
مُوهِمُ مَا استبانَ أنه امتنع

ترجمہ:......اگر کوئی ایسی ترکیب آجائے جس سے (اس سے پہلے والے شعر میں) واضح کردہ ممنوع صورت کے جواز کا وہم ہو تو اس صورت میں فعل ناقص میں ضمیر شان لیکر آئیں جو اس کا اسم ہو جائے۔

ترکیب:

(مضمر الشان اسما) ذوالحال وحال ملکر مفعول بہ مقدم (انو) فعل بافاعل کیلئے۔ ان حرف شرط وقع فعل (موهم ما الخ) مضاف مضاف الیہ فاعل جزاء محذوف ہے ماقبل اس پر دال ہے۔

(ش) یعنی انّه إذا ورد من لسان العرب ما ظاهره أنه ولي ((كان)) وأخواتها معمول خبرها فأوله على أن في ((كان)) ضميرا مستترا هو ضمير الشان، وذلک نحو قوله:

٦٧- قَنَافِذُ هَدّاجُونَ حَوْلَ بيوتهم
بِمَا كَانَ إيّاهُم عطيّة عَوَّدَا

فهذا ظاهره أنه مثل ((كان طعامک زید آکلا)) ويتخرج على أن في ((كان)) ضمير امستترا هو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ضمير الشان(وهو أسم كان)ومماظاهره أنه مثل((كان طعامک آكلا زيد))قوله :

٦٨-فَأصبحُوا وَالنّوى عالِي مُعرَّسهم
وَلَيْسَ كلَّ النّوى تُلقِي المساكين

إذاقرئ بالتاء المثناة من فوق-فيخرج البيتان على إضمار الشأن:

والتقدير في الأول((بما كان هو))أي الشان؛فضمير الشان اسم كان،وعطية:مبتدأ،وعوّد: خبر،وإياهم:مفعول عوّد،والجملةمن المبتدأوخبره خبر كان؛فلم يفصل بين((كان))واسمهامعمول الخبر؛ لأن اسمهامضمرقبل المعمول.

والتقدير في البيت الثاني((وليس هو))أي:الشان؛فضميرالشان اسم ليس،وكل(النوى) منصوب بتلقي،وتلقي المساكين:فعل وفاعل(والمجموع)خبرليس،هذابعض ماقيل في البيتين.

ترجمہ وتشریح:

پہلے یہ بات گزرگئی کہ کان اوراس کے اخوات کے ساتھ ان کی خبر کا معمول لانا جائز نہیں اب اگر کوئی ایسی ترکیب آجائے جس سے بظاہر خبر کے معمول کا کان کے ساتھ متصل ہونا لازم آتا ہو تو اس صورت میں (تاویلا) کان کے اندر ضمیر شان مستتر لائی جائیگی وہ ضمیر شان کان کیلئے اسم ہوجائے گا اور فاصلہ اجنبی کا ختم ہوجائے گا، جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

٦٧-قَنَافِذُ هَدّاجُونَ حَوْلَ بيوتهم
بِمَا كَانَ ايّاهُم عطيّة عوَّدَا

ترجمہ:......وہ لوگ سیہ جانور کی طرح رات کوان کے گھروں کے اردگرد بوڑھوں کی چال چلتے ہیں (ڈاکہ کے ارادہ سے) اوراس کی وجہ یہ ہے کہ عطیہ نے ان کواس کا عادی بنایا ہے۔

تشریح المفردات:

(قنافذ) جمع ہے قنفذ کا۔ایک خاردار جانور ہے جو بلی کے برابر ہوتا ہے جس کے جسم پر کانٹے ہوتے ہیں اور خطرہ کے وقت ان کو پھیلا کر ان میں چھپ جاتا ہے اور رات کو سوتا نہیں ہے۔سیہ اس کو کہا جاتا ہے۔(هدّاج) بوڑھوں کی چال چلنے والا (عطيّة) جریر کا والد،(عوّد) باب تفعیل سے عادی بنانا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(قنافذ) خبر مبتدا محذوف ھم کیلئے، اصل میں ھم کالقنافذ تھا حرف تشبیہ کو مبالغۃً حذف کردیا گیا (ھداجون) قنافذ کی صفت ہے (حول بیوتھم) مضاف مضاف الیہ ظرف مکان (ب) حرف جر (ما) موصول حرفی (کان) فعل ناقص (ایّاھم) مفعول بہ مقدم (عوّد) فعل کیلئے۔ (عطیّۃ) کان کا اسم (عوّدا) جملہ فعلیہ خبر ہوا کان کیلئے۔

محل استشہاد:

بما کان ایّاھم عطیّۃ عودا محل استشہاد ہے یہاں بظاہر کوفیوں کے مسلک کی تائید ہوتی ہے کیونکہ یہاں کان کی خبر کے معمول (ایّاھم) کو اس کے اسم (عطیّۃ) پر مقدم کیا ہے اور خبر (عوّد) بھی مؤخر ہے۔

اور بصریین اس کی تاویل کرتے ہیں جس کو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی ذکر کیا ہے کہ عطیّۃ کان کا اسم نہیں ہے بلکہ کان کا اسم اس کے اندر ضمیر مستتر ہے جس کو ضمیر شان کہتے ہیں اس صورت میں کان کے معمول کی خبر کی تقدیم اس کے اسم پر لازم نہیں آتی کوفیین کے مسلک پر ایک اور شعر بھی ہے۔

٦٨- فَأصبحُوا وَالنّوى عالِي مُعرَّسهم
وَلَيسَ كلَّ النّوىٰ تُلقِي المساكين

ترجمہ:...... ان مہمانوں نے صبح کی اس حال میں کہ کھجور کی گھٹلیاں ان کے ٹھہرنے کی جگہ سے (زیادہ ہونے کی وجہ سے) بلند ہو چکی تھیں اور مزید برآں یہ کہ ہر گھٹلی کو یہ مسکین لوگ پھینکتے بھی نہیں تھے (بلکہ کچھ کو نگل بھی جاتے)

شان ورود:...... شاعر کنجوس آدمی تھا اس کے پاس چند مہمان آئے تو اس نے ان کو کھجوریں کھلائیں اس شعر میں مہمانوں کی مذمت بیان کر کے ان کے زیادہ کھانے کو بیان کر رہا ہے۔

تشریح المفردات:

(اصبحوا) فعل تام ہے ای دخلوا فی الصباح انہوں نے صبح کی، النّوای) گھٹلی (معرّس) آخر رات میں آرام لینے کیلئے اترنے کی جگہ (مسکین) جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور فقیر جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو بعض نے برعکس کہا ہے اور بعض نے فرق ہی نہیں کیا۔ ولكلٍّ وِجهة، کماقاله صاحب الهداية رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ترکیب:

(اصبحوا) فعل تام بافاعل (و) حالیہ (النوی) مبتدا (عالی معرّسھم) خبر (جملہ حالیہ) (لیس) فعل ناقص

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کل النوی تلقی) خبر کا معمول (المسکین) لیس کا اسم۔

محل استشہاد:

"لیس کل النوی تلقی المساکین" محل استشہاد ہے یہاں بظاہر کوفیین کے مسلک کی تائید ہوتی ہے اس لئے کہ یہاں لیس کے اسم پر خبر کے معمول کو مقدم کیا ہے۔

بصریین اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہاں المساکین لیس کا اسم نہیں بلکہ اس کا اسم اس کے اندر مستتر ہے جو کہ ضمیر شان ہے اور کل النوی تلقی کا معمول ہے (تلقی المساکین) فعل فاعل ملکر لیس کی خبر ہوئی۔

وَقَدْ تُزَادُ كَانَ فِي حَشْوٍ كَمَا
كَانَ أَصَحَّ عِلْمَ مَنْ تَقَدَّمَا

ترجمہ:.....کبھی کبھار کان کو کلام کے درمیان زائد کیا جاتا ہے جیسے ما کان الخ (پہلے لوگوں کا علم کتنا زیادہ صحیح تھا)

ترکیب:

(قد) حرف تقلیل (تزاد) فعل مضارع مجہول (کان) باعتبار لفظ نائب فاعل (فی حشو) جار مجرور متعلق ہوا تزاد کے ساتھ۔ کما کان ای وذالک کائن کما الخ (ترکیب تفصیلاً گزر گئی)

(ما) تعجبیہ مبتدا (اصح) فعل تعجب با فاعل (علم من تقدما) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ۔

(ش) قوله كان علىٰ ثلثة اقسام؛ أحدها: الناقصة، والثاني: التامة، وقد تقدم ذكرهما والثالث: الزائدة وهي المقصودة بهذا البيت، وقد ذكر ابن عصفور أنها تزاد بين الشيئين المتلازمين كالمبتدأ وخبره نحو: ((زيد كان قائمٌ)) والفعل ومرفوعه؛ نحو: ((لم يوجد كان مثلك)) والصلة والموصول، نحو: ((جاء الذى كان أكرمته)) والصفة ولاموصوف، نحو ((مررت برجل كان قائم)) وهذا يفهم ايضًا من إطلاق قول المصنف ((وقد تزاد كان فى حشو) وإنما تنقاس زيادتها بين ((ما)) وفعل التعجب، نحو: ((ما كان أصحّ علم من تقدما)) ولا تزاد فى غيره إلا سماعًا.

وقد سمعت زيادتها بين الفعل ومرفوعه، كقولهم: ولدت فاطمة بنت الخرشب الأنمارية الكملة من بنى عبس لم يوجد كان افضل منهم.

و(قد) سمع أيضا زيادتها بين الصفة والموصوف كقوله:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٩- فـكيف إذا مـررتُ بـدارِ قـوم
وَجِيـرانٍ لَـنـا كـانـوا كـرام

وشذّزيادتهابين حرف الجرومجروره، كقوله:

٧٠- سَـرَاةُ بـنِـي ابـي بـكـر تسَـامٰـى
عَـلـىٰ كـانَ الـمسـوّمَةِ الـعِـرَاب

وأكثرما تزاد بلفظ الماضى،وقد شذت زيادتهابلفظ المضارع فى قول أم عقيل ابن أبى طالب.

٧٠- سَـرَاةُ بـنِـي ابـي بـكـر تسَـامٰـى
عَـلـىٰ كـانَ الـمسـوّمَةِ الـعِـرَاب

ترجمہ وتشریح:

کان کی تین قسمیں ہیں (۱) ناقصہ (۲) تامہ ان دونوں کا ذکر پہلے ہو چکا (۳) زائدہ، اس شعر میں اسی کا ذکر ہے۔

کان زائدہ کی تفصیل:

ابن عصفور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ کَانَ دو متلازم (جو ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوا کرتے) چیزوں کے درمیان زائد کیا جاتا ہے مبتدا خبر میں جیسے زیدٌ کان قائم، فعل نائب فاعل میں جیسے لم یوجد کان مثلک، صلہ موصول میں جیسے جاء الذی کان اکرمته صفت موصوف میں جیسے مررت برجل کان قائم۔ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے اطلاق سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

لیکن اس کی زیادت (مَا) اور فعل تعجب کے درمیان قیاسی ہے جیسے ما کان اصح علم من تقدما، اور اس کے علاوہ جہاں زائد آتا ہے وہ سماعی ہے فعل اور اس کے مرفوع (خواہ فاعل ہو یا نائب فاعل) کے درمیان زیادت بھی مسموع ہے جیسے وَلَدَتْ فاطمةُ بنت الخرشب الانمارية الكملة من بنی عبس لم يوجد كان افضل منهم (یہ قیس بن غالب کا قول ہے فاطمہ بنت الخرشب کے بارے میں (انمارية) رفع کے ساتھ فاطمة کی صفت ہے عرب کے قبیلہ انمار کی طرف نسبت ہے، الكملة اسم فاعل جمع مکسر کا صیغہ ہے بمعنی کامل آدمی' مراد اس سے اس کے بیٹے ہیں جن کا نام، ربيع الكامل قيس الحافظ، عمارة الوهاب، انس الفوارس ہے ان میں ہر ایک بڑی شان اور بہادری والا تھا خلاصہ یہ کہ قیس بن غالب فرماتے ہیں کہ فاطمہ بنت الخرشب نے کامل بیٹے جنے جن سے افضل نہیں پایا گیا) یہاں لم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یوجد کان افضلھم میں کان زائد ہے۔

صفت اور موصوف کے درمیان بھی کان کی زیادت مسموع ہے جیسے

۶۹–فـــکیفَ اِذَامَـــرَرْتُ بِـــدارِ قـــومٍ

وَجِیـــرانٍ لَـــنَـــا کـــانـــوا کـــرام

ترجمہ:......میری کیا حالت ہوگی جب میں ایک قوم کے گھر پر اور ان پڑوسیوں پر گزروں گا جو کہ عزت والے ہیں۔

تشریح المفردات:

(کیف) اسم استفہام (جیــران) جمع ہے جار کی بمعنی پڑوسی (کــرام) عزت والے مــررتُ متکلم کا صیغہ بھی مروی اور مخاطب کا بھی۔

ترکیب:

(کیف) مبنی بر فتح اکــون' انا ضمیر مستتر سے حال ہے اور محلا منصوب ہے (اذا) ظرف (مررت) فعل فاعل (بدار قوم) معطوف علیہ (وجیــران کرام) موصوف صفت معطوف (کــانوا) زائد معطوف علیہ معطوف۔ ملکر مجرور ہو کر متعلق ہوا مررتُ کے ساتھ شرط، جزاء محذوف ہے ماقبل دال ہے ای فکیف اکون۔

محل استشہاد:

(جیــران لــنــا کــانوا کرام) محل استشہاد ہے یہاں موصوف صفت کے درمیان کــانوا زائد آیا ہے جو کہ سماعی ہے (اصل میں تقدیر عبارت یوں تھی (وجیران کرام لنا)

اور کان کی زیادت حرف جر اور مجرور کے درمیان شاذ ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۷۰–سَــرَاۃُ بـنِــی ابــی بــکــر تسَــامٰــی

عَــلـــیٰ کــانَ الــمســوّمۃِ الــعِــرَابِ

ترجمہ:......بنو ابو بکر کے سردار سوار ہوتے ہیں نشان زدہ عربی گھوڑوں پر۔

تشریح المفردات:

(سـراۃ) بفتح السین سری کی جمع ہے بمعنی سردار، فعیل کی جمع فعلۃ غیر قیاسی ہے، عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ فعیل کی جمع فعلۃ کے وزن پر سری سراۃ کے علاوہ کہیں نہیں آیا ہے، قیاسا فعیل کی جمع افعلۃ آتی ہے جیسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رغیف کی جمع ارغفة، اور بفتح السین سار کی جمع ہے جیسے قضاة قاضٍ اور رماة رام کی جمع ہے (تسامی) "سمو" سے ہے بمعنی بلندی یہاں سوار ہونا مراد ہے) اصل میں تتسامیُ تھا قال باع کے قانون سے تتسامی ہوا پھر صرفی قاعدہ کے مطابق ایک تاء کو تخفیفاً حذف کیا (المسوّمة) وہ گھوڑے جن پر نشان ہو۔ (العراب) عربی گھوڑے۔

ترکیب:

(سراة بنی ابی بکر) مضاف مضاف الیہ مبتدا (تسامی) فعل فاعل جملہ فعلیہ ہوکر خبر "علی" جار (المسوّمة العراب) (موصوف صفت مجرور ہوا جار کا) اور کانَ اس میں زائد ہے۔۔

محل استشہاد:

(علی کان المسوّمة العراب) محل استشہاد ہے یہاں جار مجرور کے درمیان کان زائد آیا ہے جو کہ شاذ ہے۔

قوله واكثر ماتزاد الخ:

اکثر کان ماضی کے لفظ کے ساتھ زائد ہوتا ہے بعض مرتبہ شاذ کے طور پر بصیغہ مضارع بھی زائد ہوتا ہے جیسے عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا قول ہے۔

۷۱- اَنْتَ تَكُونُ مَاجِدٌ نَبِيلٌ
اِذَاتَهُبُّ شَمْأَلٌ بَلِيلٌ

ترجمہ...... آپ شریف اور فضیلت والے ہیں جب شمال کی طرف سے تروتازہ ہوا چلتی ہے۔

تشریح المفردات:

(ماجد) بمعنی کریم شریف (نبیل) نبل سے ہے بمعنی شریف (بضم النون) یانبالة سے اس کی جمع نبلاء آتی ہے جیسے شریف کی جمع شرفاء ہے (تہب) بضم الهاء شاذ ہے اور بکسر الهاء قیاس کا تقاضا ہے جیسے عفّ یعف قَلَّ یَقِلُّ شاذ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قاعدہ ہے کہ ہر وہ فعل جو لازم، مضاف ہو اور اس کا ماضی مفتوح العین ہو تو اس کا فعل مضارع مکسور ہی آئے گا وَهٰهُنَالَيْسَ كَذَالِكَ شمأل وہ ہوا جو شمال کی طرف سے آتی ہے، اس میں کل پانچ لغتیں ہیں (۱) شمأل جیسے جعفر (۲) شأمل (بتقديم الهمزة) (۳) شمل (بسكون الميم) فلس کے وزن پر (۴) شمل (بتحريك الميم) سبب کے وزن پر (۵) شمال (بروزن سحاب یہ آخری اکثر استعمال ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(بلیل) تروتازہ (اذاتھب شمأل بلیل) یہ قید اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب کسی چیز کو دوام کے ساتھ متصف کرنا ہو یہاں بھی مخاطب کو دائمی فضیلت کے ساتھ شعر میں متصف کیا جارہا ہے۔

ترکیب:

(انت) مبتدا (تکون) زائد (ماجد نبیل) موصوف صفت خبر (اذاتھب) فعل (شمأل بلیل) موصوف صفت فاعل۔

شان ورورد:...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی عقیل کے بارے میں ان کی والدہ کہتی ہیں بچپن میں ان کے ساتھ پیار ومحبت کے انداز مین ان کے ساتھ والدہ کھیلتی تھیں۔

محل استشہاد:

(انت تکون ماجدٌ) محل استشہاد ہے یہاں مبتدا اورخبر کے درمیان تکون بلفظ مضارع زائد ہے یہاں کان کے ساتھ حکم کی تخصیص سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کان کے دیگر اخوات زائد نہیں ہوتے۔ "مااصبح ابردھاوماامضحی ادفاھا" کی مثال کوفیین نے روایت کی ہے جس میں اصبح امسیٰ زائد ہیں لیکن یہ شاذ ہے البتہ ابوعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعض اشعار میں اصبح امسیٰ کی زیادت کو جائز کہا ہے۔

وَیَحْذِفُوْنَهَا وَیُبْقُوْنَ الْخَبَر
وَبَعْدَ اِنْ وَلَوْ کثیرا اذااشتھر

ترجمہ:..... نحوی حضرات کان کو حذف کر کے اس کی خبر کو باقی رکھتے ہیں اور اِنْ اور لَوْ کے بعد یہ زیادہ مشہور ہے۔

ترکیب:

(یحذفونھا) فعل فاعل ومفعول بہ، (یبقون الخبر) بھی اسی طرح ہے (بعدان ولو) مضاف مضاف الیہ ظرف متعلق ہوا اشتھر کے ساتھ (کثیرًا) حال ہے اشتھر کی ضمیر سے۔

(ش) تحذف کان مع اسمها ویبقی خبرها کثیرًا بعدإنْ کقوله:

۷۲- قَدْ قِیْلَ مَاقِیْلَ اِنْ صِدقًا وَاِنْ کذبا
فَمَا اعتذارک من قول اذاقیلا

التقدیر:((إن کان المقول صدقًا، وإن کان المقول کذبًا))

وبعدلو کقولک((ائتنی بدابّة ولوحمارًا))أی:((ولو کان المأتی به حمارًا))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقدشذحذفهابعدلدن، كقوله:

۷۳- مِـنْ لَـدُ شَـوْلاً فـالـیٰ اتـلائِهَـا

(التقدير: من لدأن كانت شولا)

تشریح المفردات:

کان کا اسم سمیت حذف:

کان کبھی اسم سمیت حذف ہوجاتا ہے اور اس کی خبر باقی رہتی ہے اور یہ اکثر اِنْ کے بعد ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۷۴- قَـدْ قِیْـلَ مَـاقِیـل اِنْ صِـدقًـاوَاِنْ کـذبـا

فَـمَـا اعـتـذارک مـن قـول اذاقیـلا

ترجمہ:...... تحقیق کہا گیا جو کچھ کہا گیا وہ سچ تھا یا جھوٹ، اب کہی ہوئی بات سے آپ کیا عذر پیش کروگے۔

تشریح المفردات:

(قد) حرف تحقیق (قیل) ماضی مجہول اصل میں قُوِلَ تھا (ان صدقا) ای ان كان المقول صدقا (اعتذار) باب افتعال کا مصدر ہے (اذاقیلا) ماضی مجہول واحد مذکر غائب (الف اشباعی ہے)

شان ورود:...... یہ شعر عرب کے بادشاہوں میں نعمان بن منذر کا ہے جو اس نے ربیع بن زیاد کے بارے میں کہا تھا۔ ہوا یوں تھا کہ بنوجعفر نعمان کے پاس آئے چونکہ ربیع نے بنوجعفر کی غیبت وچغلخوری اس کے سامنے کی تھی اس لئے نعمان نے ان سے اعراض کیا اور اس وقت ربیع نعمان کے پاس بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا تو بنوجعفر کے شاعر لبید نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نعمان کے سامنے ربیع کی مذمت مندرجہ ذیل اشعار سے کی۔

مَهلاًأبیـتَ الـلّـعْـنَ لاتـأكـل مـعـه

اِنَّ استَـه مـن بَـرَصٍ مُـلـمَّـعَة

وانّـه یُـولـجُ فیهـا اِصْبَـعَـه

یـولـجهـا حتـی یـواری اشـجـعـه

كـانَّـمَـا یـطـلـب شیـئـااَوْدَعَـه

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا مطلب یہ ہے کہ اے نعمان اس ربیع کے ساتھ کھانا مت کھاؤ اسلئے کہ اس کے دُبر پر برص کی بیماری ہے اور یہ اپنی انگلیاں اپنے دبر میں داخل کرتا ہے یہاں تک کہ مکمل انگلیاں اندر چلی جاتی ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ کوئی رکھی ہوئی چیز کو تلاش کرتا ہے۔

جب نعمان نے ربیع کے بارے میں لبید کے یہ اشعار سنے تو کہا کہ کیا یہ حقیقت ہے؟ تو ربیع نے کہا کہ اس کمینے کے بیٹے نے جھوٹ بولا ہے بہر حال نعمان نے کھانا کھانا چھوڑ دیا اور ربیع کو اپنی مجلس سے اٹھا دیا ربیع اپنے گھر چلا اور معذرت کے طور پر چند اشعار نعمان کے ہاں بھیجے، اس کے جواب میں نعمان نے اشعار کہے جس میں ایک یہ ہے قدقیل الخ ۔

ترکیب:

(قد) حرف تحقیق (قیل) ماضی مجہول (مَاقِیْلَ) موصول صلہ نائب فاعل (ان) حرف شرط (کان) فعل ناقص (المقول) محذوف اس کا اسم (صدقا) خبر وان کذبا اس پر عطف شرط، جزاء محذوف ماقبل کی عبارت اس پر دال ہے۔

محل استشہاد:

(ان صدقا وان کذبا) محل استشہاد ہے یہاں کان کو اسم سمیت حذف کیا گیا ہے اور خبر برقرار ہے تقدیر عبارت یوں ہے۔ ان کانَ المقول صدقا وان کان المقول کذبا (مقول صیغہ اسم مفعول ہے اصل میں مقوُوْلٌ تھا)

قولہ وبعد لَوْ کَقَولِکَ ائتنی بدابّۃ ولو حمارا الخ:

اور لَوْ کے بعد کان اور اس کے اسم کو حذف کیا جاتا ہے جیسے إیْتِنِی بِدَابّۃ وَلَوْ حِمَارًا ای وَلَوْ کانَ الماتیُّ به حِمَارًا (میرے لئے سواری لیکر آؤ اگر چہ گدھا کیوں نہ ہو) (ماتی اصل میں ماتوی تھا تعلیل کے بعد ماتی ہوا چونکہ یہ لازمی ہے اس لئے باء کے ساتھ متعدّی ہوتا ہے، اسم مفعول کا صیغہ ہے) یہاں کانَ اور اس کے اسم کو حذف کیا جاتا ہے۔

اور لَدُنْ کے بعد اس کا حذف شاذ ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۷۳- مِنْ لَدُ شَوْلاً فَإلیٰ اتلائِهَا

ترجمہ:...... میں نے اس اونٹنی کی تربیت کی اس وقت سے (یعنی جب اس کے حمل کو یا بعد وضع حمل کے سات مہینے ہو چکے تھے یا جب بغیر دودھ والی تھی) اس کے بچے کے پیچھے چلے جانے تک۔ یعنی اس وقت تک تربیت کی کہ اس قابل ہوئی کہ اب اس کا بچہ خود اس کے پیچھے جانے لگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(مـن لَدُ) جار مجرور متعلّق ہے (ربیتھا کے ساتھ (لـد) لدُن میں ایک لغت ہے، اس میں کل دس لغتیں ہیں (جیسا کہ ہدایۃ النحو میں تفصیلاً ذکر ہے)(شولا) یا تو شائل (بغیر ھاء) کا مصدر ہے اور مصدر یہاں بمعنی اسم فاعل ہے جو مستی کے وقت دم اٹھانے والی اور دودھ نہ دینے والی اونٹنی کو کہتے ہیں اور شـائـل اگر چہ اونٹنی (مؤنث) کی صفت ہے لیکن چونکہ یہ صفت اسی کے ساتھ خاص ہے اس لئے اس میں تاء تانیث کا نہ لانا بھی جائز ہے جیسے عورت کو حائض کہا جاتا ہے باوجودیکہ حائض کا لفظ مذکر ہے۔اور (شائل) کی جمع شُوّل آتی ہے جیسے راکع کی جمع رکع آتی ہے۔

دوسرا احتمال اس میں یہ ہے کہ یہ شـائـلۃ (ہاء کے ساتھ) کی جمع ہے غیر قیاسی طور پر (غیر قیاسی کی قید اس لئے لگائی کہ قیاساً اس کی جمع شوائل آنی چاہیے)(شـائلۃ) اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے حمل کو یا بعد وضع حمل کے سات مہینے ہو چکے ہوں اور اس کا دودھ خشک ہو گیا ہو۔(فالیٰ) میں فاء زائد ہے (اتلاء) کہا جاتا ہے اتَـلَتِ الناقۃ اذا تبعھا ولدھا جب اونٹنی کے پیچھے اس کا بچہ جانے لگے۔

ترکیب:

(من) جار (لد) مضاف (شَوْلاً) خبر ہے (کان) اور اس کے اسم محذوف کیلئے ای ان کـانـت، فإلی إتلا ئِھَا جار مجرور متعلق ہوا ربّیت ھذہ الناقۃ کے ساتھ۔

محلّ استشہاد:

(من لد شولا) محل استشہاد ہے یہاں اصل میں من لدُ ان کانت شولا تھا کان کو اپنے اسم سمیت لدن کے بعد حذف کیا ہے جو کہ شاذ ہے۔

وَبَـــعْـــدَ اَنْ تَـــعْـــوِیْـــضُ مَـــا عَـــنْھَـــا ارتُـــکِـــبْ

کَـــمِـثْـــلِ ”اَمَّـــا اَنْـــتَ بَـــرًّا فَـــاقْـــتَـــرِبْ“

ترجمہ: ......ان مصدریہ کے بعد کان کو حذف کر کے اس کی جگہ ما کو لایا جاتا ہے جیسے: امّـا انت بَرًّا فاقترب (چونکہ آپ نیک ہیں اس وجہ سے قریب ہو جائیں)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(بَعْدَاَنْ) مضاف مضاف الیہ ظرف متعلق ہوا ارتکب کے ساتھ (تعویض) مضاف (ما) باعتبار لفظ مضاف الیہ مبتدا ارتکب فعل با نائب فاعل خبر۔ کمثل امّاانتَ ای وذالک کائن کمثل امّا انت برًّا فاقترب الخ.

(ش) ذکر فی هذا البیت أن ((کان)) تحذف بعد ((أن)) المصدریة ویعوض عنها ((ما)) ویبقی اسمها وخبرها، نحو: ((أما أنت برًّا فاقترب)) والأصل ((أن کنت برًّا فاقترب)) فحذفت ((کان)) فانفصل الضمیر المتصل بها وهو التاء، فصار ((أن أنت برًّا)) ثم أتی ب ((ما)) عوضا عن ((کان)) فصار ((أن ماأنت برا)) إثم أدغمت النون فی المیم، فصار ((أما أنت برًّا))، ومثله قول الشاعر:

۷۴- اَبَا خُرَاشَةَ اَمَّا اَنْتَ ذَانَفَرٍ

فَاِنَّ قَوْمِی لَمْ تَاْکُلْهُمُ الضَّبُعُ

فأن مصدریة، وما: زائدة عوضا عن ((کان))، وأنت: اسم کان المحذوفة، وذانفر: خبرها، ولایجوز الجمع بین کان وما؛ لکون ((ما)) عوضا عنها، ولا یجوز الجمع بین العوض والمعوض، وأجاز ذلک المبرد فیقول ((أما کنت منطلقا انطلقت)).

ولم یسمع من لسان العرب حذف ((کان)) وتعویض ((ما)) عنها وإبقاء اسمها وخبرها إلا إذا کان اسمها ضمیر مخاطب کما مثل به المصنف، ولم یسمع مع ضمیر المتکلم، نحو: أما أنا منطلقا انطلقت)) والأصل ((أن کنت منطلقا)) ولا مع الظاهر، نحو: ((أما زید ذاهبا انطلقت)) والقیاس جوازهما کما جاز مع المخاطب، والأصل ((أن کان زید ذاهبا انطلقت)) وقد مثل سیبویه رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتابه ب ((أما زید ذاهبًا))

ترجمہ وتشریح: .... کانَ کو حذف کر کے اس کی جگہ مَا کو لانا جائز ہے:

اس شعر میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ یہ بتا رہے ہیں کہ کبھی (ان) مصدریہ کو حذف کر کے اس کی جگہ (ما) کو لایا جاتا ہے اور اسم اور خبر اس کے برقرار رہتے ہیں جیسے اَمَّا انت بَرًّا فاقترب اصل میں اِنْ کُنْتَ بَرًّا فاقْتَرِبْ تھا کَانَ کو حذف کیا تو چونکہ اس کے ساتھ ضمیر متصل تھی اور وہ اکیلی بغیر کسی کے ملائے نہیں آ سکتی اس لئے ضمیر متصل کی جگہ ضمیر منفصل کو لایا تو اَنْ انت برًّا ہوا پھر کَان محذوفہ کے عوض (ما) لیکر آئے تو اَنْ ما انت الخ ہوا تو پھر نون کو میم میں مدغم کر دیا تو امّا انت برًّا فاقترب ہوا اور اسی قبیل سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴–أَبَـــا خُـــرَاشَةَ أَمَّـــا انْـــتَ ذَانَـــفَـــرٍ
فَـــإِنَّ قَـــوْمِـــي لَـــمْ تَـــأْكُلْهُـــمُ الـــضَّبُـــعُ

ترجمہ:......اے ابوخراشہ اگر آپ بڑی جماعت والے ہیں (تو کوئی پرواہ نہیں میں بھی بڑی جماعت والا ہوں) اس لئے کہ میری قوم کو قحط سالی نے ہلاک نہیں کیا ہے۔

تشریح المفردات:

(أبـا خراشة) منادیٰ ہے حرف نداء محذوف ہے ای یا اباخراشۃ ،أبـو خـراشة خفاف بن ندبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے، اوراس شعر میں عباس مرداس السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو فتح مکہ سے چند روز پہلے مسلمان ہوئے تھے) ان کو مخاطب کررہے ہیں ، (نـفر) جماعت' تین سے لیکر دس تک یا سات تک (بشمول سات) اس کا اطلاق ہوتا ہے (ضبع) بجّو معروف حیوان ہے یہاں قحط سالی والا سال مراد ہے اور اکل اھلاک سے مستعار ہے۔

ترکیب:

(اَبَـاخُـرَاشَةَ) ای ابـاخراشة امّاانت ذانفر شرط فـان قومی الخ جزاء۔ یہاں اصل میں تقدیر عبارت یوں تھی لان کنت ذانفر افتخرت علیَّ فانّ قومی الخ.

محل استشہاد:

(امـاانـت ذانفر) محل استشہاد ہے یہاں کان کو حذف کرکے اس کی جگہ (ما) کولایا گیا ہے (امـاانت برًّا) میں تفصیل گذرگئی)

قوله ولایجوز الجمع الخ:

یہاں چونکہ کان کی جگہ ما کو عوضا لایا گیا ہے تو کان معوّض اور ما عوض ہوا اسلئے عوض اور معوّض دونوں کو ایک جگہ جمع کرنا جائز نہیں لہٰذا امّا کنت منطلقًا انطلقتُ صحیح نہیں ، مبرّد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس کو جائز کہا ہے۔

ولم یسمع الخ:

مذکورہ تفصیل اور مثالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کـان کو حذف کرکے اس کی جگہ مـا کا لانا اور اس کے اسم اور خبر کو برقرار رکھنا صرف اسی وقت جائز ہے جب اس کا اسم ضمیر مخاطب ہو جیسے امـاانـت الـخ (یعنی مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ کی پیش کردہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال میں)اور اگر اس کا اسم ضمیر متکلم ہوتو پھر وہ کلام عرب سے مسموع نہ ہونے کی وجہ سے جائز نہیں جیسے اما انا منطلقا انطلقت بایں طور کہ اس کی اصل ان کنت منطلقا ہو۔

اسی طرح ماانت الخ کی مثال سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ جب اس کا اسم ضمیر ہوگا تب کان کو حذف کر کے اس کی جگہ مالایا جائے گا اور اگر اس کا اسم ظاہر ہوگا تو پھر جائز نہیں جیسے امّا زیدٌ ذاهبًا انطلقت بایں طور کہ اصل اس کی ان کا ن زیدٌ ذاهبا انطلقت ہو سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں چونکہ یہ بھی جائز ہے اس وجہ سے انہوں نے اپنی کتاب میں امّا زیدٌ ذاهبا کی مثال دی ہے۔

وَمِنْ مُضَارِعٍ لِكَانَ مُنْجَزِمِ
تُحْذَفُ نُونٌ ،وَهُوَ حَذْفٌ مَا الْتُزِمْ

ترجمہ:...... کان کے مضارع مجزوم (جیسے لم یکن) سے نون کو حذف کیا جاتا ہے لیکن یہ حذف لازمی نہیں بلکہ جائز ہے)

ترکیب:

(منْ) جار(مُضارِعٍ) موصوف (لِکانَ) جارمجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر صفت اوّل (مُنْجَزِمِ) صفت ثانی، مجرور جارمجرور ملکر متعلق ہوا(تحذف نُوْنٌ فعل نائب فاعل) کے ساتھ (هو) مبتدا (حذف) موصوف (ما) نافیہ (التزم) فعل با نائب فاعل صفت موصوف صفت ملکر (خبر)

(ش)اذاجزم الفعل المضارع من((كان)) قيل:لم يكن،والأصل يكون،فحذف الجازم الضمة التى على النون،فالتقى ساكنان:الواو،والنون؛فحذف الواو لالتقاء الساكنين؛فصار اللفظ((لم يكن)) والقياس يقتضى أن لايحذف منه بعد ذلك تحفيفًا لكثرة الاستعمال؛فقالوا:((لم يك)) وهو حذف جائز،لالازم، ومذهب سيبويه ومن تابعه أن هذه النون لا تحذف عندملاقاة ساكن؛ فلا تقول:((لم يك الرجل قائما)) وأجاز ذلك يونس،وقدقرئ شاذا(لم يك الذين كفروا) وأماإذا لاقت متحركافلايخلو :إماأن يكون ذلك المتحرك ضميرامتصلا،أولا،فإن كان ضميرامتصلا لم تحذف النون اتفاقا،كقوله ﷺ لعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فى ابن صياد:((إن يكنه فلن تسلط عليه،وإلايكنه فلاخيرلك فى قتله))،فلايجوزحذف النون؛فلاتقول:((إن يكه وإلايكه))،وإن كان غير(ضمير)متصل جازالحذف والإثبات،نحو:((لم يكن زيدقائما،ولم يك زيدقائما))

وظاهر كلام المصنف أنه لافرق فى ذلك بين((كان))الناقصة والتامة،وقدقرئ :(وان تك حسنة يضاعفها) برفع حسنة وحذف النون،وهذه هى التامة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:............ کان کے مضارع مجزوم میں نون کو حذف کرنا جائز ہے:

کان کا فعل مضارع جب مجزوم ہوتو اس کی مثال لم یکن ہے یہ اصل میں یکون تھا لم داخل ہوا تو آخر کو جزم دیا پھر واؤ اور نون میں اجتماع ساکنین ہونے کی وجہ سے واؤ گرادیا تو لَمْ یکن ہوا۔ اب قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس کے بعد اور کوئی حرف اس سے حذف نہ ہولیکن پھر بھی نحویوں نے کثرت استعمال کی وجہ سے نون کو اس کے آخر سے حذف کیا تو لم یک ہوا (قرآن کریم میں فلاتک فی مریة میں بھی نون کو آخر سے حذف کیا گیا ہے) لیکن یہ حذف وجوبی نہیں بلکہ جائز ہے۔

اب فعل مضارع مجزوم کے آخر میں جونون ہے اس کے بعد والا حرف یا تو ساکن ہوگا یا متحرک اگر ساکن ہے تو سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے متبعین کے ہاں نون کا حذف صحیح نہیں تو ان کے ہاں لم یک الرجل قائما کہنا صحیح نہیں (اس لئے کہ یہاں نون کے بعد پہلی را ساکن ہے) ہاں یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جائز قرار دیا ہے اور ایک شاذ روایت لم یک الذین کفروا منفکین الخ اس کی تائید کرتی ہے (یہاں نون کے بعد پہلا لام ساکن ہے پھر بھی نون کو حذف کیا گیا ہے، اگر چہ مشہور قراءت لم یکن الذین کفروا ہے)

اور اگر نون کے بعد متحرک ہے تو متحرک ضمیر متصل ہوگی یا نہیں اگر ضمیر متصل ہے تو بالاتفاق نون کو حذف کرنا صحیح نہیں۔ جیسے نبی کریم ﷺ کے قول إِنْ یکُنْهُ فَلَنْ تُسلَّطَ عَلَیهِ وَإلایکنه فلا خَیْرَلَکَ فی قتله میں ان یکه، ان لایکه (بحذف النون) پڑھنا جائز نہیں۔ (یہ کلمات نبی اکرم ﷺ نے ابن صیاد کے بارے میں کہے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا مشکوٰۃ باب قصۃ ابن صیاد میں اس کی مکمل تفصیل موجود ہے)

اور اگر نون کے ساتھ متحرک ضمیر متصل کے علاوہ ہوتو حذف نون اور اثبات نون دونوں جائز ہیں جیسے لم یکن زیدٌ قائما، لم یک زیدٌ قائم.

وظاهر كلام المصنف الخ:

مصنف کے کلام سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مضارع مجزوم کے آخر سے نون کا حذف کان ناقصہ میں بھی جائز ہے اور کان تامہ میں بھی۔ کان ناقصہ سے حذف نون کی مثالیں تو گذر گئیں اور کان تامہ کی مثال۔ وَإِنْ تَکُ حَسَنَةٌ ہے (اس قراءت میں حسنةٌ مرفوع ہے اور یہاں کان تامہ ہے اور پھر بھی نون حذف ہو چکا ہے۔

واضح رہے کہ مشہور قراءت میں حسنة منصوب ہے پھر کان اس قراءت میں ناقصہ ہوگا اور کان تامہ کی مثال نہیں بنے گی فقط واللہ اعلم وعلمه اتم.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل

فی مَاوَلاوَلاتَ وإِنْ الْمُشَبَّهَاتِ بِلَيس

اِعْـمَـالَ لَيْـسَ أُعْـمِـلَـتْ مَـادُوْنَ إِنْ

مَـعَ بَـقَـاالـنَّـفِـي وَتَـرْتِيْـبِ زُكِـنْ

وَسَبْـقَ حَـرْفِ جَـرٍّ اَوْ ظَـرْفٍ کَـ ((مَـا

بِـى أَنْـتَ مَـعْـنِيًّـا أَجَـازَ الْـعُـلَـمَـاءُ

ترجمہ:...... لیس کا عمل ما نافیہ کو دیا گیا ہے اس حال میں کہ جب مـا ان کے ساتھ مقترن نہ ہو اور اس کی نفی باقی ہو اور معلوم شدہ ترتیب (کہ اسم خبر پر مقدم ہو) بھی برقرار ہو۔ البتہ حرف جر اور ظرف کی تقدیم کو علماء نے جائز قرار دیا ہے جیسے مـا بی انتَ معنیًّا۔

ترکیب:

اِعْـمَالَ لَيْسَ، مضاف مضاف الیہ مفعول مطلق (اعمِلَتْ) کیلئے (اعملت) فعل ماضی مجہول (مَا) باعتبار لفظ نائب فاعل (دُوْنَ اِنْ) ظرف، محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر حال ہے (ما) سے (مع) مضاف (بَـقَـاالـنَّفِي) مضاف مضاف الیہ معطوف علیہ (تَـرْتِيْـبِ زُكِـنْ) موصوف صفت معطوف (ظرف) (سَبْـقَ حَـرْفِ جَـرٍّ اَوْظَـرْفٍ) مفعول بہ مقدم (اَجَازَ الْعُلَمَاءُ) فعل بافاعل۔

(ش) تـقـد م فـی أول بـاب((كـان)) وأخواتهاأن نواسخ الابتداء تنقسم إلى أفعال وحروف،وسبق الكلام عـلـى((كـان)) وأخـواتهـا،وهـى مـن الأفـعـال الـنـاسخة،وسيأ تى الكلام على الباقى،وذكر المصنف فى هذاالفصل من الحروف(الناسخة)قسمايعمل عمل(كان) وهو:ما،ولا،ولات،وإن.

أمـا((مـا))فـلـغة بنى تـميم أنهالا تعمل شيئا؛فتقول:((مازيد قائم))فزيد:مرفوع بالابتداء،وقائم: خبـره،ولاعـمـل لـمافى شئ منهما؛وذلک لأن((ما))حرف لايختص؛ لدخوله على الاسم نحو:((مازيد قائم)) وعلى الفعل نحو:((مايقوم زيد)) ومالايختص فحقه أن لايعمل.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولغةأهل الحجازأعمالهاكعمل((ليس))لشبههابهافى أنهالنفى الحال عندالأطلاق؛فيرفعون بها الاسم،وينصبون بهاالخبر،نحو:((مازيدقائما))قال الله تعالىٰ(ماهذابشرا)) وقال تعالىٰ:(ماهن أمها تهم) وقال الشاعر:

۷۵- ابنــاؤهَـــامُتــكــنّـفُـونَ آبَـاهُـمُ
حَـنِـقُـوالـصّـدورِ وَمَـاهُـم أولادَهَـا

لكن لاتعمل عندهم إلابشروط ستة،ذكرالمصنف منهااربعة:

الاول:أن لايزادبعدها((إن)) فإن زيدت بطل عملها،نحو:((ماإن زيدقائم)) برفع قائم، ولايجوزنصبه،وأجازذلک بعضهم.

الثانی:أن لاينتقض النفی بإلا،نحو:((مازيدإلاقائم))؛فلايجوزنصب((قائم)) برفع قائم، ولايجوزنصب((قائم)) و(كقوله تعالىٰ:(ماأنتم إلابشرمثلنا) وقوله:(وماأنا إلاّ نذير))خلافا لمن أجازه.

الثالث:ألايتقدم خبرهاعلى اسمهاوهوغيرظرف ولاجارومجرور؛فإن تقدم وجب رفعه، نحو:((ماقائم زيد)) فلا تقول:((ماقائم زيد)) وفی ذلک خلاف.

فإن كان ظرفًاأوجارًاومجرورًافقدمت فقلت:((مافی الدارزيد))،و((ماعندک عمرو))فاختلف الناس فی((ما)) حينئذ:هل هی عاملةأم لا ؟فمن جعلهاعاملة قال:إن الظرف والجاروالمجرورفی موضع نصب بها،ومن لم يجعلهاعاملة قال:إنهمافی موضع رفع على أنهماخبران للمبتدأالذی بعد هما، وهذاالثانی هوظاهركلام المصنف؛فإنه شرط فی إعمالهاأن يكون المبتدأمقدماوالخبر مؤخرا،ومقتضاه أنه متى تقدم الخبرلا تعمل((ما)) شيئًا،سواء كان الخبرظرفاأوجاراومجرورًا،أوغير ذلک وقد صرّح بهذا فی غيرهذاالكتاب.

الشرط الرابع:ألاّ يتقدم معمول الخبرعلى الاسم وهوغيرظرف ولاجارومجرور؛فإن تقدم بطل عملها،نحو:((ماطعامک زيدآكل))فلايجوزنصب((أكل)) ومن أجازبقاء العمل مع تقدم الخبر يجيزبقاء العمل مع تقدم المعمول بطريق الأولى؛لتأخرالخبر،وقديقال:لايلزم ذلک؛لمافی الاعمال مع تقدم المعمول من الفصل بين الحرف ومعموله، وهذا غيرموجودمع تقدم الخبر.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فإن كان المعمول ظرفًاأوجارًاومجرورالم يبطل عملها،نحو:((ماعندك زيدمقيما،ومابى أنت معنيا))؛لأن الظروف والمجرورات يتوسع فيهامالايتوسع فى غيرها.

وهذاالشرط مفهوم من كلام المصنف؛؛لتخصيصه جوازتقديم معمول الخبربماإذاكان المعمول ظرفاأوجاراومجرور.

الشرط الخامس ألاتتكرر((ما))؛فإن تكررت بطل عملها،نحو: ((مامازيد قائم(فالأولىٰ نافية، والثانية لغت النفى؛فبقى إثباتا)فلايجوزنصب((قائم)) وأجازهُ بعضهم.

الشرط السادس:ألا يبدل من خبرهاموجب،فإن أبدل بطل عملها ،نحو:((مازيد بشئ إلا شيئ لايعبأبه)) فبشئ فى موضع رفع خبرعن المبتدأالذى هُوَ((زيد))ولايجوز أن يكون فى موضع نصب خبرًا عن((ما)) وأجازه قوم ، وكلام سيبويه- رحمه الله تعالیٰ -فى هذه المسألة محتمل للقولين المذكورين- أعنى القول باشتراط ألايبدل من خبرهاموجبٌ،والقول بعدم اشتراط ذلك-فإنه قال بعد ذكرالمثال المذكور-وهو((مازيدبشئ ،إلى آخره))-استوت اللغتان، يعنى لغةالحجازولغة تميم واختلف شراح الكتاب فيمايرجع إليه قوله:((استوت اللغتان))فقال قوم:هوراجع إلى الاسم الواقع قبل((إلا)) والمراد أنه لاعمل لِ((ما))فيه، فاستوت اللغتان فى أنه مرفوع،وهؤلاء هم الذين شرطوا فى إعمال ماألاّ يبدل من خيرهاموجب وقال قوم هورَاجع إلى الإسم الواقع بعدإلاّ،والمرادأنّه يكون مرفوعًا سواء جعلت مَا حجازية أوتميميّة وهؤلاء هُم الذين لم يشترطوافى إعمال((ما))ألا يبدل من خبرهاموجب، وتوجيه كل من القولين، وترجيع المختار منهما-وهوالثانى- لايليق بهذاالمختصر.

ترجمہ وتشریح:..........ماو لاالمشبهتين بليس کی بحث:

اس سے پہلے کان واخواتھا کے باب میں یہ بات گزرگئی کہ نواسخ ابتداء کی دوقسمیں ہیں افعال اورحروف۔ پھرافعال ناسخہ میں سے کان واخواتھا کے متعلق تفصیل گزرگئی اورباقی افعال کے متعلق وضاحت آگے آرہی ہے انشاءاللہ، یہاں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ حروف ناسخہ کی ایک قسم کوذکرفرمارہے ہیں جو کـــــــان کی طرح عمل کرتی ہےاوروہ ما،لا،لات، اورإنْ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما کے عمل میں بنو تمیم اور اہل حجاز کا اختلاف:

پہلے یہاں ما کے بارے بتایا جاتا ہے (اور لا کے متعلق آگے تفصیل آ رہی ہے)

بنو تمیم ما کو عمل نہیں دیتے اس لئے کہ ما حرف غیر مختص ہے اسم پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے ما زید قائم اور فعل پر بھی جیسے مایقوم زید، اور غیر مختص عمل نہیں کرتا اور اہل حجاز ما کو لیس کی طرح عمل دیتے ہیں اس لئے کہ ما لیس کے ساتھ مشابہ ہے حال کی نفی میں جب اس کو مطلق ذکر کیا جائے، اس وجہ سے وہ اس کے ذریعے سے اس کے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے ما زیدٌ قائما، قرآن کریم کی آیات میں (جو اہل حجاز کی لغت کی مؤید ہیں) ما کو عمل دیا گیا ہے جیسے ما ھذا بشرا، ما ھُنَّ امھاتھم (اگر چہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت ماھذا بشر بالرفع ہے نیز عاصم سے ایک روایت امہات کے رفع کے ساتھ ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ (ما) کو عمل نہیں دیا گیا) اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۷۵- ابـنـاؤُهَـا مُتـكـنِّـفُـوْنَ اَبَـاهُـمُ
حَـنِـقُـو الـصّـدورِ وَمَـاهُـم أولادَهَـا

ترجمہ:...... لشکر کے بیٹے اپنے سردار کو گھیرے ہوئے غصہ سے بھرپور سینوں والے ہیں اور حقیقت میں یہ اس کے بیٹے نہیں ہیں۔

تشریح المفردات:

(ابنائھا) ای ابناء الحرة ضمیر حرّة کی طرف راجع ہے جو اس سے پہلے شعر میں مذکور ہے (حرة) بفتح الحاء سیاہ پتھروں والی زمین وبکسر الحاء پیاس کو کہتے ہیں، (ابناء) سے مراد لشکر کے حمایت کنندہ افراد ہیں ان کو مجازاً بیٹوں کے نام سے پکارا گیا ہے۔ (متکنفون) باب تفعّل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے احاطہ کرنے اور گھیرنے کے معنی میں ہے۔ (متکنفون آباء ھم) بعض نسخوں میں نون نہیں ہے اضافت کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے، اور بعض نسخوں میں نون ذکر ہے اس صورت میں اضافت مراد نہیں ہوگی بلکہ آباء ھم، متکنفون کیلئے مفعول ہوگا۔ (الحنق) غصہ۔ وماھم اولادھا ای حقیقة بل مجازا.

ترکیب:

(ابناؤُهَا) مضاف مضاف الیہ مبتدا (مُتَكَنِّفُوْنَ اَبَاهُمُ) خبر اول (حَنِقُو الصّدورِ) خبر ثانی (مَا) نافیہ حجازیہ (هُم) اس کا اسم (اولادھا) خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محلِ استشہاد:

(ماھم او لادھا) ہے یہاں اہل حجاز کی لغت کے مطابق (ما) نافیہ نے (لیس) کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیا ہے۔

ما نافیہ حجازیہ کے عمل کی شرائط:

اہل حجاز والوں کے ہاں (مــا) نافیہ مشابہ بلیس مطلقاً عمل نہیں کرتا بلکہ اس کیلئے چند شرائط ہیں۔ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے چار شرطیں ذکر کی ہیں۔

۱......پہلی شرط یہ ہے کہ اس کے بعد اِن زائدنہ ہو ورنہ اس کا عمل باطل ہو جائے گا۔ جیسے ما اِنْ زیدٌ قائمٌ، واجازہ بعضھم یہاں عمل کا باطل ہونا اس وجہ سے ہے کہ ما عمل میں ضعیف ہے تو جب (مـا) اور اس کے معمول کے درمیان فاصلہ ہو گا تو وہ عمل نہیں کر سکے گا واضح رہے کہ صرف ما کے بعد ان زائد آتا ہے لا کے بعد نہیں۔

۲ ...... (الاّ) کے ذریعہ سے نفی کا معنی ختم نہ ہوا ہو جیسے "مـا زیـد الا قـائـم" یہاں اس وجہ سے عمل باطل ہے کہ مـا 'لیـس کی مشابہت کی وجہ سے عمل کرتا ہے اور یہ مشابہت نفی میں ہے پس جب نفی کا معنی منتقض ہو تو مشابہت باقی نہ رہنے کی وجہ سے عمل نہیں کرے گا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول " ماانتم الا بشرٌ مثلنا، ماانا الانذیر ".

۳......تیسری شرط یہ ہے کہ اس کی خبر اس کے اسم پر مقدّم نہ ہو ورنہ پھر یہ عمل نہیں کرے گا جیسے ماقائمٌ زیدٌ میں ماقائمازید نہیں کہہ سکتے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ما عامل ضعیف ہے اور عامل ضعیف اس وقت عمل کرتا ہے جب اس کے معمول بالترتیب ہوں یعنی پہلے اس کا اسم اور پھر اس کی خبر ہو۔

یہ تو اس صورت میں ہے جب خبر ظرف اور جار مجرور نہ ہو۔ اگر خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور اس کو مقدم کیا جائے جیسے مـا فی الـدار زیـدٌ، مـا عـنـدک عمرٌو اس صورت میں (مـا) میں اختلاف ہے بعض حضرات نے اس کو عاملہ قرار دیا ہے اور وہ حضرات کہتے ہیں کہ اس صورت میں ظرف اور جار مجرور منصوب ہو کر خبر مقدم بنیں گے اور بعض نے عاملہ نہیں بنایا ان کے ہاں ظرف اور جار مجرور مرفوع ہو کر خبر مقدم بنیں گے مبتدا مؤخر کیلئے۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے دوسرے مذہب کی تقویت معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے " وتـرتیب زکن " کہہ کر اس شرط کی طرف اشارہ کیا ہے کہ (مَا) تب عمل کرے جب اس کے معمول بالترتیب ہوں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر خبر مقدم آ جائے (چاہے ظرف ہو یا جار مجرور) تو شرط مفقود ہونے کی وجہ سے ما عمل نہیں کرے گا چنانچہ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے علاوہ انہوں نے اپنے اس مسلک کو صراحۃً ذکر کیا ہے (واضح رہے کہ پہلا مسلک صحیح ہے اور وہ جمہور کا ہے اس لئے کہ ظروف میں توسع ہے)

۴...... چوتھی شرط یہ ہے کہ خبر (جو ظرف اور جار مجرور نہ ہو) کا معمول اس کے اسم پر مقدم نہ ہو، اگر مقدم ہو جائے تو عمل باطل ہو جائے گا جیسے: ماطعامک زیدا آکلٌ" یہاں خبر آکل کا معمول (ما) کے اسم زیدٌ پر مقدم ہوا ہے اس لئے آکل کو منصوب نہیں پڑھ سکتے۔

ومن اجاز بقاء العمل الخ:

شارح فرما رہے ہیں کہ جن حضرات کے ہاں خبر کی تقدیم کی صورت میں عمل برقرار رہتا ہے ان کے ہاں معمول کی تقدیم کی صورت میں عمل بطریق اولیٰ جائز ہے اس لئے کہ اس صورت میں خبر مؤخر ہوتی ہے۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے مسلک سے معمول کی تقدیم کا جواز لازم نہیں آتا اس لئے یہاں عمل کی صورت میں ما اور اس کے معمول (خبر) کے درمیان فاصلہ آتا ہے۔ اور صرف خبر کی تقدیم میں فاصلہ نہیں۔

ہاں اگر معمول ظرف اور جار مجرور ہے پھر اس کا عمل باطل نہیں ہوگا جیسے ماعندک زیدٌمقیما، مابی انت معنیًا، اس لئے کہ ظروف اور مجرورات میں ایسا توسع ہے جو اوروں میں نہیں۔

اور یہ شرط مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام "مابی انت معنیًا أجاز العلماء" سے معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ اس میں انہوں نے معمول کی تقدیم کے جواز کو خاص کیا ہے اس صورت کے ساتھ جب معمول ظرف یا جار مجرور ہو۔

۵...... پانچویں شرط یہ ہے کہ ما مکرر نہ ہو ورنہ عمل باطل ہو جائے گا جیسے: مَامازیدٌ قائمٌ ۔ پہلا ما نافیہ ہے اور دوسرے نے پہلی نفی کو ختم کیا ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ نفی جب نفی پر داخل ہو جاتی ہے تو اثبات کا فائدہ دیتی ہے تو لیس کے ساتھ نفی میں مشابہت ختم ہونے کی وجہ اس کا عمل ختم ہو گیا۔

۶...... چھٹی شرط یہ ہے کہ ما کی خبر سے کلام موجب بدل واقع نہ ہو (کلام موجب اس کو کہتے ہیں جس میں نفی نہی استفہام نہ ہو) ورنہ اس کا عمل باطل ہو جائے گا جیسے: مازیدٌبشیءٍ الاّ شیءٌ لایعبأبہ، زید کوئی چیز نہیں مگر ایسی چیز ہے جس کی پرواہ نہیں کی جاتی) اب یہاں بشیءٍ محلاً مرفوع ہو کر زید کے لئے خبر ہے اور چونکہ یہ مبدل منہ ہے اور کلام موجب اس کا بدل ہے اس لئے کہ الاّ شیءٌ لا یُعبأ بہٖ میں نفی موجود نہیں ہے، اس وجہ سے شرط مفقود ہونے کی وجہ سے (شیء) محلاً منصوب ہو کر ما کی خبر نہیں بن سکتی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شارح فرماتے ہیں کہ سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے مذکورہ دونوں احتمالات معلوم ہوتے ہیں کہ کلام موجب کا ما کی خبر سے بدل آنا شرط ہے یا نہیں اس لئے کہ سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ما زید بشیئ الخ کی مثال ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ "استوت اللغتان" دونوں لغتیں اس میں برابر ہیں۔

اب شارحین کتاب سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی تشریح میں اختلاف کررہے ہیں بعض نے کہا ہے کہ ان کا کلام الاّ سے پہلے واقع ہونے والے اسم کی طرف راجع ہے اوران کی مراد یہ ہے کہ (ما) کا اس میں کوئی عمل نہیں اور لغۃ حجاز اور لغۃ تمیم اس کے مرفوع ہونے میں برابر ہیں، یہ ایسے حضرات کی رائے ہے جنہوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ ما کی خبر کیلئے ضروری ہے کہ کلام موجب اس کی خبر سے بدل نہ آئے (چونکہ یہاں خبر کا بدل کلام موجب آیا ہے اس وجہ سے ما نے عمل نہیں کیا)

اور بعض نے کہا ہے کہ سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام "استوت اللغتان" الاّ کے بعد واقع ہونے والے اسم کی طرف راجع ہے اوران کی مراد یہ ہے کہ یہ اسم مرفوع ہوگا چاہے (ما) حجازیہ ہو یا تمیمیہ۔ اور یہ وہ حضرات ہیں جن کے ہاں ما کے عمل میں اس کی خبر سے کلام موجب کا بدل نہ لانے کی شرط نہیں ہے۔ دونوں قولوں کی توجیہ اور مختار قول (جو کہ دوسرا ہے) کی ترجیح اس مختصر کے لائق نہیں (واضح رہے کہ پانچویں اور چھٹی شرط مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ضعیف ہیں اس وجہ سے ان کو ذکر نہیں کیا)

وَرَفْعَ مَعْطُوفٍ بِلٰكِنْ اَوْبَلْ
مِنْ بَعْدِ مَنْصُوبٍ بِمَا الْزَمْ حَيْثُ حَلّ

ترجمہ:......ما کے ذریعے جو منصوب ہے اس کے بعد لکن اور بل کے ساتھ معطوف کے رفع کو لازم کریں جہاں بھی وہ آجائے۔

ترکیب:

(رفعَ معطوفٍ بلٰکِنْ اوبَلْ) مفعول بہ مقدم (من بعد منصوب بما) جار مجرور متعلق ہوا رفع کے ساتھ (الزم) فعل فاعل (حيثُ حلّ) ظرف متعلق ہوا الزم کے ساتھ۔

(ش) اذاوقع بعدخبر ماعاطفٌ فلايخلو اماان يكون مقتضيا للايجاب أو لا.

فإن كان مقتضيا للايجاب تعيّن رفع الاسم الواقع بعده - وذالک نحو "بل ولكن" - فتقول "مازيد قائما لكن قاعد" أو "بل قاعدٌ" فيجب رفع الاسم علىٰ انه خبر مبتدأ محذوف والتقدير "لكن هو قاعد، وبل هو قاعد" ولا يجوز نصب "قاعد" عطفا علىٰ خبر "ما" لان "ما" لا تعمل فی الموجب.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وان كان الحرف العاطف غير مقتض للايجاب-كالواو ونحوها جاز النصب والرفع، والمختار النصب، نحو "مازيد قائما ولا قاعدا" ويجوز الرفع فتقول "ولا قاعد" وهو خبر لمبتدأ محذوف، والتقدير "ولا هو قاعد"

ففهم من تخصيص المصنف وجوب الرفع بما اذا وقع الاسم بعد "بل ولكن، انه لا يجب الرفع بعد غيرهما.

ترجمہ وتشریح:............ما کی خبر کے بعد حرف عاطف کا آنا:

جب مـــا کی خبر کے بعد حرف عاطف آ جائے تو وہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا یا تو حرف عاطف مقتضی للا یجاب ہوگا نہیں اگر مقتضی للا یجاب ہے تو اس کے بعد والے اسم کا رفع متعین ہے جیسے بل، لکن چنانچہ کہا جائے گا"مازیدٌ قائمالکن قاعدا و بل قاعد (زید کھڑا نہیں ہے بلکہ بیٹھا ہے) یہاں لکن، بل حروف عطف ہیں اور مقتضی للا یجاب ہیں اس لئے کہ ان کے دخول کے بعد معنیٰ ہوگا کہ زیـــد بیٹھا ہے (ایجاب سلب کے مقابل ہے) اور یہ اسم مرفوع بنا بر خبریت ہوگا اور مبتدا اس کی محذوف ہے ای لکن هو قاعد' بل هو قاعد اس صورت میں قاعد کو ما کی خبر پر عطف کر کے منصوب نہیں پڑھ سکتے اس لئے کہ یہ کلام موجب میں عمل نہیں کرتا (اس کی وجہ پہلے گزر گئی کہ مـالیس کے ساتھ نفی میں مشابہت کی وجہ سے عمل کرتا ہے اور کلام موجب میں نفی نہیں ہوتی بلکہ اثبات ہوتا ہے) اور اگر حرف عاطف مقتضی للا یجاب نہیں ہے جیسے واو وغیرہ تو نصب بھی جائز ہے اور رفع بھی لیکن نصب اولیٰ ہے جیسے مـازیدٌ قـاعدًا و لا قـائمًا یہاں رفع کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں اس صورت میں یہ مبتدا محذوف ہوگا ای "و لا هو قاعد"

بل اور لکن کے بعد رفع کی تخصیص مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ میں رفع واجب نہیں۔

وَبَعْدَ مَا وَلَيْسَ جَرَّ الْبَا الْخَبَرْ
وَبَعْدَ لاَ وَنَفْيِ كَانَ قَدْ يُجَرّْ

ترجمہ:......ما اور لَيْسَ کے بعد خبر کو باء زائدہ جر دیتی ہے اور لا اور کان منفی کی خبر کو بھی کبھی جر دیتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(بَعدَمَاوَلَیسَ) ظرف متعلق ہوا (جرَّ) کے ساتھ۔(جرّ) فعل (البا) باعتبار لفظ فاعل (الخبرَ) مفعول بہ۔(بَعْدَلاَ وَنَفِی کَان) ظرف (یُجَرّ) فعل بافاعل کے متعلّق۔

(ش) تزادالباء کثیرافی الخبر "بعدلیس وما" نحوقوله تعالیٰ: (الیس اللّٰه بکافٍ عبده) و(الیس اللّٰه بعزیز ذی انتقام و (ماربک بغافل عمایعمَلُون) (وماربک بظلّامٍ للعبید)

ولاتختص زیادة الباء بعدماعن بنی تمیم فلا التفات الیٰ من منع ذالک وهوموجودفی اشعار هم.

وقداضطرب رأی الفارسی رحمه الله تعالیٰ فی ذالک فمرة قال لاتزادالباء الابعد الحجازیة ومرة قال تزادفی الخبرالمنفی. وقدوردت زیادة الباء قلیلافی خبر لا کقوله.

٧٦-فَکُنْ لِیْ شَفِیعًا یَوْمَ لاذُو شَفَاعَةٍ
بِمُغْنٍ فتیلاً عَنْ سَوَادِ بنِ قَارِب

وفی خبر(مضارع) کانَ المنفیة بلم کقوله.

٧٧-وَاِنْ مُدّتِ الایدی اِلَی الزّادِ لَمْ اکُنْ
بِاَعْجَلِهِم اِذْاَجْشَعُ القَوْمِ اَعْجَلُ

ترجمہ وتشریح:...........لیس اور ما کی خبر میں باء کا زائد ہونا:

بسا اوقات لیس اور ما کی خبر میں باء زائد ہوتی ہے جیسے الیس اللّٰه بکاف عبده، الیس اللّٰه بعزیز ذی نتقام وماربک بظلام للعبید. یہاں بکاف 'بعزیز، بظلام خبر ہیں اوران میں باء زائد ہے۔

نیز باء کا زائد آنا صرف ما حجازیہ کے بعد خاص نہیں ہے بلکہ ما تمیمیہ کے بعد بھی آتی ہے یہی وجہ ہے کہ سیبویہ اور فراء رحمهما الله تعالیٰ نے بنوتمیم سے بھی باء کی زیادت کو نقل کیا ہے اس لئے کہ وہ ان کے اشعار میں موجود ہے جیسا کہ ذیل کے شعر میں فرزدق، معن بن اوس کی مدح کرتے ہوئے ما کی خبر میں باء کو زائد لا رہا ہے۔

لَعَمْرُکَ مَامَعنٌ بِتَارِک حقّه
وَلاَ مُنسِیْ مَعْنٌ وَلامُتیَسِّرُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا جن حضرات نے ماتمیمیہ کے بعد باء کی زیادت کو منع کیا ہے ان کی بات کا اعتبار نہیں۔

فارسی رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے اس بارے میں مضطرب ہے۔

لا کی خبر میں باء کی زیادت قلیل ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۷۶-فَکُنْ لِیْ شَفِیعًا یَوْمَ لاذُو شَفَاعَةٍ

بِمُغْنٍ فتیلاً عَنْ سَوادِ بنِ قَارِب

ترجمہ:......آپ میرے لئے اس دن سفارش کرنے والا بنیں جس دن کوئی سفارش والا سواد بن قارب کو کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے دھاگے کے برابر نفع دینے والا نہیں ہوگا۔

تشریح المفردات:

(کُنْ) نصر ینصر سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ (شفیعًا) سفارش کرنے والا (فتح) سے ہے (یوم) بمعنی وقت (مغن) ای نافع باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے (فتیل) کھجور کی گٹھلی کے شگاف کی باریک بتی/ دھاگہ۔ایک قطمیر ہے کھجور کی گٹھلی کے شگاف کا باریک چھلکا، ایک نقیر ہے کھجور کی گٹھلی کا گڑھا، عرب ان تینوں کو قلت کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ (عن سواد بن قارب) یہاں التفات من التکلم الی الغیبة ہے (جس کا تفصیلی ذکر مختصر المعانی میں انشاء اللہ آئے گا) ورنہ تو عنّی (بصیغہ متکلم) ہونا چاہئے تھا یہاں مضمر کی جگہ مظہر کو لائے۔

ترکیب:

(کُنْ) فعل امر ناقص (انت) ضمیر مستتر اس کیلئے اسم (شفیعًا) خبر، (لی) اس کے ساتھ متعلّق (یَوْمَ) مضاف منصوب بنا برظرفیت، (لا) نافیہ (ذُو شفاعةٍ) اس کا اسم (بمغن) باء زائدہ (مغن) خبر ہوا (لا) کیلئے (مغن) صیغہ اسم فاعل، فاعل کو رفع، مفعول کو نصب دیتا ہے ضمیر مستتر اس کا فاعل (لا ذو شفاعة) مجموعہ مضاف الیہ ہوا (یوم) کیلئے (فتیلا) مفعول بہ (عَنْ سَوادِ بنِ قَارِب) جار مجرور متعلق ہوا (مغن) کے ساتھ۔

محلّ استشہاد:

(بمغن) محلّ استشہاد ہے اس لئے کہ یہاں لا نافیہ کی خبر میں باء زائد آئی ہے، کان کے مضارع منفی بلم کی خبر میں باء زائدہ کی مثال جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۷–وَاِنْ مُـدَّتِ الایـدی اِلَـی الـزَّادِ لَـمْ اَکُـنْ
بِـأَعْـجَـلِهِـمْ اِذْاَجْشَـعُ الـقَـوْمِ اَعْـجَـلُ

ترجمہ:...... جب ہاتھ کھانے کی طرف بڑھائے جاتے ہیں تو میں جلدی کرنے والا نہیں ہوتا اس لئے کہ قوم میں حریص جلدی کرنے والا ہوتا ہے۔

تشریح المفردات:

(مـدت) نصر سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے اصل میں مُدِدَتْ تھا پہلے دال کی حرکت حذف کر کے اس کو ساکن کر دیا پھر دال کو دال میں مدغم کر دیا الایدی، ید کی جمع قلت ہے من اطراف الاصابع الی الکف کو ید کہا جاتا ہے جو اصل میں یدیٌ تھا۔ (الزاد) توشہ، راستے کا خرچ اور یہاں بمعنی طعام یا غنیمت ہے اس کی جمع اذواد آتی ہے (اعجل) زیادہ جلدی کرنے والا، مگر یہاں قرائن کی وجہ سے اسم تفضیل مراد نہیں اذ تعلیلیہ 'اجشع زیادہ حریص۔

ترکیب:

(اِنْ) حرف شرط (مُـدَّتِ الایـدی اِلَـی الـزَّادِ) فعل با فاعل و متعلق شرط (لَـمْ اَکُـنْ بِـأَعْـجَـلِهِـم) جواب شرط۔ (اِذْ) تعلیلیہ (اَجْشَعُ القَومِ) مضاف مضاف الیہ مبتدا (اَعْجَلُ) خبر۔

محل استشہاد: (باعجلھم) محل استشہاد ہے یہاں کان کے مضارع منفی بلم کی خبر میں باء زائدہ آئی ہے۔

فِـی الـنَّـکِـرَاتِ أعـمِـلَـتْ کـلَـیْـسَ "لَا"
وَقَـدْ تَـلِـی "لَاتَ" وَ"اِنْ" ذَا الْـعَـمَـلاَ
وَمَـالِ ((لَاتَ)) فِـی سِـوَی حِیْـنٍ عَـمَـل
وَحَـذْفُ ذِی الـرَّفْـعِ فَشَـا' وَالْـعَـکْـسُ قَلَّ

ترجمہ:...... اسماء نکرات میں (لیـــس) کی طرح (لا) کو بھی عمل دیا گیا ہے اور کبھی (لات) اور ان بھی اس عمل کے ساتھ متصل ہوتے ہیں (یعنی کبھی لیس کی طرح لاتَ اور ان بھی عمل کرتا ہے) اور حین کے علاوہ میں لاتَ کا عمل نہیں اور اس کے مرفوع (یعنی اسم) کو حذف کرنا زیادہ ہے اور اس کا عکس کم ہے (یعنی خبر کو حذف کر کے اسم کو برقرار رکھنا)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(فی النکرات) جارمجرور(اعملت) کے ساتھ متعلق ہوا(اعملت) فعل ماضی مجہول(لا) باعتبار لفظ نائب فاعل(کلیس) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر حال ہوا (لا) سے(تلی)واحد مؤنث غائب فعل ماضی(از باب ضرَبَ)(لات وان) معطوف،معطوف علیہ معطوف ملکر فاعل(ذاالعملا) مفعول.(و)حرف عطف ما نافیہ(للات فی سوی حین) خبر مقدم(عمل)مبتدا مؤخر(حذف ذی الرفع مبتدا)'(فشا) فعل فاعل خبر، (العکس قلّ) بھی اسی طرح ہے۔

(ش) تقدّم أن الحروف العاملة عمل((لیس))أربعة،وقدتقدم الکلام علی((ما)) وذکرهنا((لا)) و ((لات)) و((إنّ)).

أما((لا)) فمذهب الحجازیین إعمالها عمل((لیس))ومذهب تمیم إعمالهاولاتعمل عند الحجازیین إلابشروط ثلاثة:

أحدها:أن یکون الاسم والخبرنکرتین،نحو:((لارجل أفضل منک))،ومنه قوله :

۷۸–تَعَزَّ فَلاَ شَیءٌ عَلَی الاَرْضِ بَاقِیاً
وَلا وَزَرٌ مِمَّا قَضَی اللّٰهُ واقِیَا

وقوله:

۷۹.نَصَرْتُکَ إِذْ لاَصَاحِبٌ غیرَ خَاذِلٍ
فَبُوِّئْتَ حِصناً بِالکُماةِ حَصِیْنَا

وزعم بعضهم أنهاقد تعمل فی المعرفة ،وأنشد للنابغة :

۸۰–بَدَتْ فِعلَ ذی وُدٍ فَلَمَّا تبِعْتُهَا
تَوَلَّتْ ،وَبَقَّتْ حَاجتی فِی فُؤادِیَا
وَحَلَّتْ سَوَادَاالقَلبِ ،لاانَا باغِیًا
سِوَاهَا ،وَلا عَنْ حُبِّهَا مُتَراخِیًّا

واختلف کلام المصنف فی(هذا)البیت،فمرة قال:إنه مؤول،ومرة قال: إن القیاس علیه سائغ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الشرط الثاني: ألا يتقدم خبرها على اسمها، فلا تقول: ((لا قائما رجل)).

الشرط الثالث: ألا ينتقض النفي بإلا، فلا تقول: ((لا رجل إلا أفضل من زيد)) بنصب ((أفضل))، بل يجب رفعه. ولم يتعرض المصنف لهذين الشرطين.

وأما ((إن)) النافية فمذهب أكثر البصريين والفرّاء أنها لا تعمل شيئا ومذهب الكوفيين. خلا الفراء. أنها تعمل عمل ((ليس))، وقال به من البصريين أبو العباس المبرد، وأبو بكر بن السراج، وأبو علي الفارسي، وأبو الفتح بن جني، واختاره المصنف رحمه الله تعالى. وزعم أن في كلام سيبويه. رحمه الله تعالى اشارة الى ذالک، وقد ورد السماع به، قال الشاعر:

۸۱- إِنْ هُوَ مُسْتَوْلِيًا عَلَىٰ أَحَدٍ
إِلاَّ عَلَىٰ أَضْعَفِ الْمَجَانِيْنِ

وقال آخر:

۸۲- إِنِ الْمَرْءُ مَيْتًا بِانْقِضَاءِ حَيَاتِهِ
وَلٰكِنْ بِأَنْ يُبْغَىٰ عَلَيْهِ فَيُخْذَلَا

وذكر ابن جنى. في المحتسب. ان سعيد بن جبير. رضي الله تعالى عنه: اقرأ (إن الذين تدعون من دون الله عبادًا أمثالكم) بنصب العباد.

ولا يشترط في اسمها وخبرها أن يكونا نكرتين، بل تعمل في النكرة والمعرفة، فتقول: ((إن رجل قائما، ((وإن زيد القائم))، وإن زيد قائما))

وأما لات)) فهي ((لا)) النافية زيدت عليها تاء التأنيث مفتوحة، ومذهب الجمهور أنها تعمل عمل ((ليس)) فترفع الاسم، وتنصب الخبر، لكن اختصت بأنها لا يذكر معها الاسم والخبر معا، بل (إنما) يذكر معها أحدهما، والكثير في لسان العرب حذف اسمها وبقاء خبرها، ومنه قوله تعالىٰ (ولات حين مناص) بنصب الحين، فحذف الاسم وبقي الخبر، والتقدير ((ولات الحين حين مناص)) فالحين: اسمها، وحين مناص: خبرها، وقد قرئ شذوذًا (ولات حينُ مناص) برفع الحين على أنه اسم ((لات)) والخبر محذوف، والتقدير ((ولات حينُ مناص لهم)) أي: ولات حين مناص كائنا لهم، وهذا هو المراد بقوله: ((وحذف ذي الرفع. إلى آخر البيت))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وأشار بقوله:((وما للات فی سوی حین عمل))إلی ماذکره سیبویه من أن((لات))لاتعمل إلا فی الحین،واختلف الناس فیه،فقال قوم:المراد أنهالا تعمل إلافی أسماء الزمان،فتعمل فی لفظ الحین وفیمارادفه کالساعة ونحوها،وقال قوم:المرادأنهالا تعمل إلا فی أسماء الزمان،فتعمل فی لفظ الحین وفیمارادفه من أسماء الزمان،ومن عملهافیمارادفه قول الشاعر:

۸۳. نَـدِمَ البُـغَـاةُ وَلاتَ سَـاعَةَ مَـنْـدَمِ
وَالْبَـغْـيُ مَـرْتَـعُ مُبْتَـغِيْـهِ وَخِيْـمُ

وکلام المصنف محتمل للقولین وجزم بالثانی فی التسهیل ومذهب الأخفش أنهالا تعمل شیئًا ،وأنه إن وجدالاسم بعدهامنصوبافناصبه فعل مضمر،والتقدیر ((لات أری حین مناص)) وإن وجد مرفوعافهو مبتدأ والخبر محذوف،والتقدیر((لات حین مناص کائن لهم))واللّٰه أعلم .

ترجمہ وتشریح:............لا کا عمل اوراس میں حجازیین اور بنوتمیم کا اختلاف:

اس سے پہلے یہ بات گذرگئی کہ جوحروف لیس کی طرح عمل کرتے ہیں (یعنی اسم کورفع خبرکونصب دیتے ہیں) وہ چار ہیں۔ان میں (ما) کے متعلق تفصیل گذرگئی یہاں اب باقی کا ذکر ہے (ما) کے متعلق جواختلاف حجازیین اور تمیمین کے درمیان تھا وہی اختلاف (لا) میں بھی ہے۔حجازیین کہتے ہیں کہ یہ لیس کی طرح عمل کرتا ہےاور بنوتمیم کے ہاں یہ بالکل عمل نہیں کرتا۔پھر حجازیین کے ہاں اس کے عمل کے لئے تین شرائط ہیں۔

۱......پہلی شرط یہ ہے کہ اسم اورخبر دونوں نکرہ ہوں جیسے "لا رَجلَ افضلَ منک" (اس کی وجہ یہ ہے کہ ما اور لاکولیس کے ساتھ نفی میں مشابہت کی وجہ سے اس کا عمل دیا گیالیکن چونکہ لیس کے ساتھ ما کی مشابہت قوی ہے اسلئے کہ لیس بھی حال کی نفی کیلئے آتا ہےاورما بھی ،لہٰذا ما معرفہ میں بھی عمل کرے گااورنکرہ میں بھی۔اور (لا) چونکہ مطلق نفی کے لئے آتا ہےتو ما کی بنسبت لیس کے ساتھ اس کی مشابہت کم ہونے کی وجہ سے اس کے عمل میں بھی فرق آیااوروہ یہ کہ (لا) صرف نکرہ میں عمل کرے گا) اوراسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۷۸. تَـعَـزَّ فَلا شَـيْءٌ عَـلَـى الارْضِ بَـاقِيًـا
وَلَا وَزَرٌ مِـمَّـا قَـضَـى الـلّٰـهُ واقِيًـا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......آپ صبر کیجئے اس لئے کہ کوئی بھی چیز زمین پر باقی رہنے والی نہیں اور نہ کوئی پناہ گاہ ہے جو اللہ کے فیصلہ سے بچائے۔

تشریح المفردات:

(تعزّ) تفعّل سے بمعنی صبر وتسلی۔(وزر) پناہ گاہ (قضی اللّٰہ) ترکیبی اعتبار سے صلہ ہے عائد محذوف ہے ای قضاہ اللّٰہ.

ترکیب:

(تعز) فعل بافاعل (لا) نافیہ لیس کی طرح عمل کرتا ہے (شیٔ) اس کا اسم (باقیا) خبر (علی الارض) جار مجرور متعلق ہوا باقیا کے ساتھ۔(لا) نافیہ (وزر) اس کا اسم (من) جار (ماقضی اللّٰہ) موصول صلہ مجرور متعلق ہوا (واقیا) خبر کے ساتھ۔

محلّ استشہاد:

(لا شیء باقیا) (لا وزر واقیًا) دونوں محلّ استشہاد ہیں یہاں لا نے دونوں جگہوں میں لیس کی طرح عمل کیا ہے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیا ہے اور اس کا اسم نکرہ ہے۔اور اسی طرح شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۷۹. نَصَرْتُکَ اِذْ لَا صَاحِبٌ غیرَ خَاذِلٍ

فَبُوِّئْتَ حِصْنًا بِالْکُمَاۃِ حَصِیْنًا

ترجمہ:......میں نے آپ کی مدد کی اس وقت کہ جب رسوا کرنے والے کے سوا آپ کا کوئی ساتھی نہیں تھا پس آپ کو ایسے مضبوط قلعے میں جگہ دی گئی جو مسلح ہتھیار والوں کی وجہ سے محفوظ تھا۔

تشریح المفردات:

(خاذل) نصر سے بمعنی ترک نصرت (چھوڑنا) (بوّئتَ) ماضی مجہول ہے رہائش دینا۔(حصن) مضبوط جگہ حصن حصین مضبوط قلعہ کو کہتے ہیں ۔(الکماۃ) کمی کی جمع ہے بہادر اور ہتھیار بند کو کہتے ہیں۔

ترکیب:

(نصرتک) فعل بافاعل ومفعول بہ (اذ) ظرف (لا) نافیہ (صاحب) اس کا اسم (غیر خاذل) خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(فا) عاطفہ (بوئت) فعل با نائب فاعل (حصنا حصینا) موصوف صفت مفعول بہ (بالکماۃ) جار مجرور متعلق ہوا (حصینا) کے ساتھ۔

محل استشہاد:

اس میں (لاصاحب غیر خاذل) محل استشہاد ہے یہاں بھی (لا) نے (لیس) کی طرح عمل کیا ہے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیا ہے اور اس کا اسم بھی نکرہ ہے اور خبر بھی۔

بعض حضرات کے زعم کے مطابق یہ (لا) معرفہ میں بھی عمل کرتا ہے جیسا کہ نابغہ کے اشعار میں ذکر ہے۔

۸۰- بَدَتْ فِعلَ ذی وُدٍّ فَلَمَّا تبعَتُهَا
تَوَلَّتْ ،وَبَقَّتْ حَاجتی فِی فؤادیَا
وَحَلَّتْ سَوَادَاالقلبِ ،لاانَا باغیًا
سِوَاهَا ،وَلا عَنْ حُبِّهَا مُتَراخیًا

ترجمہ:...... میری محبوبہ نے محبت کا فعل ظاہر کیا جب میں اس کے پیچھے جانے لگا۔ تو وہ پھر گئی اور اس نے میری حاجت کو میرے دل ہی میں چھوڑا۔ اور وہ دل کی گہرائیوں میں اتر گئی میں اس کے علاوہ کسی اور کو تلاش کرنے والا نہیں ہوں اور نہ اس کی محبت سے پیچھے ہٹنے والا۔

تشریح المفردات:

(بَدَتْ) واحد مؤنث غائب از نصر (فِعلَ ذی وُدّ) منصوب بنزع الخافض ای کفعل ذی ود، (ود) محبت (تبعتُهَا) پیچھے چلنا از سمع (بَقَّتْ) باب تفعیل سے واحد مؤنث غائب ہے اصل میں بقَّیَت تھا قال باع کے قانون کے تحت بَقَّتْ ہوا (حاجۃ) اس کی جمع حاجات، حوائج آتی ہے۔

(فؤاد) بمعنی دل، جمع اس کی افئدۃ آتی ہے بعض اہل لغت کے ہاں قلب اور فواد دونوں ایک شئ ہے اور بعض کے ہاں اس میں فرق ہے اور وہ یہ کہ قلب کی صفت رِقۃ آتی ہے جو کہ ضدّ ہے غلظۃ کی اور "فواد" کی صفت (لینۃ) آتی ہے جو کہ ضدّ ہے خشونت کی۔ جیسے کہ حدیث شریف میں ہے أتاکم اھل الیمن ھم ارقّ قلوبا والین افئدۃ.

(حَلَّتْ نزلت) اترنا (سَوَادَاالقلبِ) دل کے درمیان، دل کا سیاہ نقطہ۔ یعنی محبوبہ دل کی گہرائیوں میں اتر گئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(باغیا) طلب کرنے والا۔ (متراخیا) سستی کرنے والا، پیچھے ہٹ جانے والا۔

ترکیب:

(بَدَتْ) فعل بافاعل (فِعلَ ذی وُدّ)منصوب بنزع الخافض ای کفعل ذی ود،(لَمَّا تبعتُها) فعل بافاعل ومفعول شرط(تولت) جملہ فعلیہ معطوف علیہ (بَقَتْ حاجتی فِی فؤادیاوَحَلَّتْ سَوَادَاالقلبِ)معطوف۔(لا) نافیہ (انا)اس کا اسم باغیاسِوَاھا)خبر(وَلاعَنْ حُبِّهامُتراخیًا) ماقبل پر عطف۔

محلّ استشہاد:

یہاں(لاانا باغیا)محلّ استشہاد ہے یہاں لانافیہ نے لیس کی طرح عمل کیا ہے حالانکہ اس کا اسم(انا) معرفہ ہے۔ نحویین نے اس میں کئی تاویلات کی ہیں۔

۱......ایک یہ کہ (انا) لاکا اسم نہیں ہے اور اصل عبارت لا اریٰ باغیًا ہے فعل کوحذف کر کے (انا) نائب فاعل کو لائے۔

۲......دوسری یہ کہ تقدیر عبارت یہ ہے(لاانا اریٰ باغیا)انا مبتدا ہے اور باغیًا فعل محذوف کے نائب فاعل سے حال ہے، فعل بانائب فاعل محلًا مرفوع خبر ہے مبتدا کیلئے۔

مصنف رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کے کلام میں اس شعر کے متعلّق اختلاف پایا جاتا ہے انہوں نے تاویل کا بھی کہا ہے، اور کبھی یہ کہا ہے کہ اس پر قیاس کی گنجائش ہے۔

۳......دوسری شرط یہ ہے کہ اس کی خبر اس کے اسم پر مقدم نہ ہو پس لاقائمارجل نہیں کہہ سکتے۔

۴......تیسری شرط یہ ہے کہ نفی الاّ کے ذریعے سے نہ ٹوٹے لہٰذا لارجلٌ الا افضل منک (افضل کے نصب کے ساتھ) نہیں پڑھ سکتے۔(ان دونوں شرطوں کی وجہ(ما) کی بحث میں گزر گئی) مصنف رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نے ان دونوں شرطوں کی طرف تعرض نہیں کیا ہے۔

ان نافیہ کے عمل کے بارے میں اختلاف:

اکثر بصریین اور فراء رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ ان نافیہ کوئی عمل نہیں کرتا اور کوفیین کا مذہب یہ ہے کہ یہ بھی(لیس) کی طرح عمل کرتا ہے اور بصریین میں سے یہی مسلک ابوالعباس المبرّد، ابوبکر بن السراج رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ، ابوعلی فارسی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ ،ابوالفتح بن جنی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کا بھی ہے مصنف رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے، اور ان کے زعم کے مطابق سیبویہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے، شاعر نے بھی کہا ہے۔

۸۱- اِنْ هُوَ مُسْتَوْلِيًا عَلٰى اَحَدٍ
اِلاَّ عَلٰى اَضْعَفِ الْمَجَانِيْنِ

ترجمہ:...... اس کو کسی پر بھی ولایت حاصل نہیں مگر کمزور پاگلوں پر۔

تشریح المفردات:

(مُسْتَوْلِيًا) استفعال سے ولایت حاصل کرنے والا (المجانین) جمع ہے مجنون کی بمعنی پاگل۔

ترکیب:

(ان) نافیہ (هو) اس کا اسم (مستوليا) اس کی خبر (عَلٰى اَحَدٍ) جار مجرور متعلق ہوا مُسْتَوْلِيًا، کے ساتھ (اِلاَّ) حرف استثناء (علٰى اَضْعَفِ الْمَجَانِيْنِ) جار مجرور۔

محلّ استشہاد:

(ان هو مستوليًا) محل استشہاد ہے ان نافیہ نے عمل کیا ہے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیا ہے۔ اور اسی طرح دوسرے شاعر کا قول ہے۔

۸۲- اِنِ الْمَرْءُ مَيِّتًا بِانْقِضَاءِ حَيَاتِهِ
وَلٰكِنْ بِاَنْ يُبْغٰى عَلَيْهِ فَيُخْذَلَا

ترجمہ:...... انسان اپنی زندگی کے ختم ہو جانے پر نہیں مرتا، لیکن جب اس پر ظلم کیا جائے اور اس کو رسوائی ہو جائے (یعنی زندگی ختم ہو جانے کی وجہ سے جو موت آتی ہے اس کی وجہ سے تو انسان دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے بچتا ہے اس لئے یہ کوئی بڑی چیز نہیں ہے بلکہ موت تو یہ ہے کہ اس پر ظلم ہو رہا ہو اور اس کا مدد کرنے والا کوئی نہ ہو کیونکہ اس صورت میں انسان پریشانیوں میں مبتلا ہو کر تنگ زندگی گزارتا ہے)

ترکیب:

(اِنِ) نافیہ (الْمَرْءُ) اس کا اسم (ميتا) خبر (بِانْقِضَاءِ حَيَاتِهِ) جار مجرور (ميتا) کے ساتھ متعلق ہوا (وَلٰكِنْ) حرف استدراک (بِاَنْ يُبْغٰى عَلَيْهِ) ای بالبغی علیه معطوف علیہ (فاء) عاطفہ (يُخْذَلَا) فعل مضارع مجہول، معطوف۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(المرء) آدمی، انسان (المیت) میم کے فتحہ اور یاء کے سکون کے ساتھ اس کو کہتے ہیں جس کی روح جسد سے نکل چکی ہو اور میّت (یاء کی تشدید اور کسرہ کے ساتھ) اس کو کہتے ہیں جو مرنے والا ہو، اور یہ استعمال غالب و اکثر ہے۔

محلّ استشہاد:

(ان المرء میتا) محلّ استشہاد ہے یہاں ان نافیہ نے عمل کر کے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیا ہے۔

ابن جنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے محتسب میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت ان الذین تعبدون من دون اللہ عبادًا امثالکم (عباد کے نصب کے ساتھ) نقل کی ہے ان کی اس قراءت میں ان نافیہ ہے اور اس نے عمل کیا ہے۔

اور اس کے اسم اور خبر کیلئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ دونوں نکرہ ہوں بلکہ وہ معرفہ میں بھی عمل کرتا ہے اور نکرہ میں بھی لہٰذا ان رجلٌ قائمًا اور ان زیدٌ قائمًا دونوں صحیح ہیں۔

لات اور اس کا عمل:

(لات) اصل میں لا نافیہ پر ہی تاء تانیث مفتوح کو زائد کر کے بنایا گیا ہے، جمہور کے مسلک کے مطابق یہ بھی لیس کی طرح عمل کر کے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے لیکن اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ساتھ اسم اور خبر دونوں ذکر نہیں ہوتے بلکہ دونوں میں سے ایک ذکر ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر اس کا اسم حذف ہوتا ہے اور خبر باقی رہتی ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے "ولاتَ حینَ مناصٍ" اصل میں لاتَ الحینُ حین مناصٍ تھا اسم کو حذف کر کے خبر کو باقی رکھا۔

اور ایک شاذ قراءت میں لاتَ حینُ مناصٍ ہے اس میں اسم کو برقرار کر کے خبر کو حذف کیا گیا ہے ای لاتَ حینُ مناصٍ کائنًا لَھم، مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول "حذف ذی الرفع فشا" سے یہی مراد ہے۔ "وما لِلاتَ فی سوی حین عمل" سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ لاتَ صرف حین میں عمل کرتا ہے اس کی مراد میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ صرف لفظ حین میں عمل کرتا ہے اور اس کے ہم معنی میں عمل نہیں کرتا جیسے ساعۃ (وقت)۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ تمام اسماء زمان میں عمل کرتا ہے حین میں بھی اور اس کے ردیف (ہم معنی) میں بھی، ردیف میں اس کے عمل کی مثال۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۳ . نَدِمَ الْبُغَاةُ وَلَاتَ سَاعَةَ مَنْدَمٍ

وَالْبَغْيُ مَرْتَعُ مُبْتَغِيهِ وَخِيمُ

ترجمہ:...... باغی لوگ پشیمان ہو گئے حالانکہ وہ وقت پشیمانی کا نہیں تھا، اور ظلم ایسی چراگاہ ہے کہ اس کو تلاش کرنے والے کا انجام برا ہوتا ہے۔

تشریح المفردات:

ندِم ندمًا، سمع سے ہے بمعنی پشیمان ہونا، البغاۃ اسم فاعل جمع مکسر کا صیغہ ہے بغاوت کرنے والے لوگ مرتع چراگاہ، وخیم بمعنی ثقیل۔

ترکیب:

(نَدِمَ البُغَاةُ) فعل بافاعل (ولات) واؤ حالیہ (لا) نافیہ ہے (لیس) کی طرح عمل کرتا ہے اسم اس کا محذوف ہے (ساعة مندم) اس کی خبر ہے (الْبَغْيُ) مبتدا (مَرْتَعُ مُبْتَغِيهِ) مبتدا ثانی (وَخِيمُ) خبر (خبر ہوئی مبتدا اوّل کیلئے)

محلّ استشہاد:...... لاتَ سَاعة مندمٍ محلّ استشہاد ہے یہاں لاتَ نے حین کے ہم معنی ساعة میں عمل کیا ہے اور مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام دونوں قولوں کا احتمال رکھتا ہے۔

تسہیل میں دوسرے قول کو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے یقین کے ساتھ ذکر کیا ہے اور امام اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے یہ ہے کہ لاتَ کوئی عمل نہیں کرتا اور جہاں اس کے بعد منصوب اسم پایا جائے تو اس کو نصب دینے والا فعل مضمر ہی ہوگا جیسے "لاتَ أرىٰ حين مَنَاص" (اس صورت میں حین منصوب بنا بر مفعولیت ہے لات کے اسم ہونے کی وجہ سے منصوب نہیں ہے) اور اگر اس کے بعد اسم مرفوع ہو تو وہ مبتدا ہوگا اور خبر اس کی محذوف ہوگی تقدیر عبارت یوں ہوگی "وَلاتَ حينُ مناصٍ كائنًا لهم" واللہ اعلم۔

افعال المُقَارَبَة

كَكَانَ كَادَ وَعَسَىٰ، لَكِنْ نَدَرَ

غَيْرُ مُضَارِعٍ لِهٰذَيْنِ خَبَرْ

ترجمہ...... کانَ کی طرح کادَ اور عسیٰ بھی ہے لیکن ان کی خبر غیر مضارع کم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(ک) جار (کَـانَ) باعتبار لفظ مجرور، جار مجرور ملکر محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر خبر مقدم (کـادَ و عسـیٰ) مبتدا مؤخر (لکن) حرف استدراک (نَدر) فعل (غَیرُمُضارِعٍ لِهٰذینِ) فاعل (خبر) حال ہے نَدَر کی ضمیر سے۔

(ش) هـذاهـو الـقسـم الثانى مـن الأفعـال الـنـاسـخة (للابتداء)، وهو ((كاد)) وأخواتهاوذكر المصنف منهـا أحـدعشر فعلا، ولاخلاف فى أنها أفعال، إلاعسى؛ فنقل الزاهدعن ثعلب أنها حرف، ونسب أيضا إلى ابـن السـراج، والـصـحـيـح أنهـا فـعـل؛ بدليل اتصال تاء الفاعل وأخواتهابها، نحو: ((عسيتُ، وعسيتِ، وعسيتما، وعسيتم، وعسيتن))

وهـذه الأفعال تسمّى أفعال المقاربة، وليست كلها للمقاربة، بل هى على ثلاثة أقسام: أحدها: مادل على المقاربة، وهى: كاد، وكربَ، واوشك.

والثـانـى: مـادلَّ عـلـى الـرجاء، وهى عَسٰى وحرٰى واخْلَوْلَقَ. والثالث: مادل على الانشاء، وهى: جعل، وطفق، وأخذ، وعلق، وأنشأ، فتسميتهاأفعال المقاربة من باب تسمية الكل باسم البعض.

وكـلهاتدخل على المبتدأوالخبر؛ فترفع المبتدأاسمالها، ويكون خبره خبرًالهافى موضع نصب، وهـذاهـو المرادبقوله: ((ككان كادوعسى)) لكن الخبرفى هذاالباب لايكون إلامضارعًا، نحو: ((كاد زيد يقوم، وعسىٰ زيدأن يقوم)) وندرمجيئه اسمابعد ((عسى، وكاد)) كقوله:

۸۴- اكثَـرْتَ فِـى الـعَـذلِ مُـلِـحًّـا دائِـمًـا
لاتُـكْـثِـرَنْ إنِّـى عَسَيْـتُ صَـائِـمًـا

وقوله:

۸۵- فـأُبْـتُ إلـىٰ فَهْـمٍ، وَمَـا كِـدتُ آئبًـا
وَكَـمْ مثـلـهَـا فَـارقتُهَـا وَهِـى تـصـفِـر

وهـذاهـو مـراد الـمصنف بقوله: ((لكن ندر-إلى آخره)) لكن فى قوله ((غيرمضارع)) إبهام؛ فإنه يـدخـل تـحته: الاسم، والظرف، والجار والمجرور، والجملة الاسمية، والجملةالفعلية بغير المضارع، ولم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ینـدر مـجیٔ هـذه كـلـهـا خبـرًا عـن ((عسـی، و كـاد)) بـل الذی ندر مجیٔ الخبر اسمًا، و أما هذه فلم یسمع مجیئها خبرًا عن هذین.

ترجمہ وتشریح:............افعال مقاربہ اوران کا عمل:

افعال ناسخة للابتداء کی دوسری قسم **كادَ و اخواتها** ہے، مصنف رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے یہاں گیارہ افعال ذکر کیے ہیں، اوران کے افعال ہونے میں اختلاف نہیں صرف **عسٰی** کے متعلق اختلاف ہے زاھد رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے ثعلب رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی سے نقل کیا ہے کہ یہ حرف ہے اورابن السرّاج رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کی طرف بھی یہ مسلک منسوب ہے لیکن صحیح قول کے مطابق یہ بھی فعل ہے اس لئے کہ تاء فاعل اس کے ساتھ متصل آتی ہے جیسے **عسیتُ** وغیرہ۔ اور یہ جوافعال ہیں ان کوافعال مقاربہ کہا جاتا ہے اس لئے کہ یہ اپنی خبر کواسم کے قریب کرتے ہیں پھر یہ سارے افعال مقاربت کیلئے نہیں بلکہ ان کی تین قسمیں ہیں۔

۱......ایک وہ افعال ہیں جومقاربت پردلالت کرتے ہیں جیسے **كادَ، كربَ، اوشكَ**.

۲......دوسری قسم ان افعال کی ہے جورجاء پردلالت کرتے ہیں یعنی ان میں خبر کے قریب ہونے کی امید ہوتی ہے جیسے **عسٰی، حرٰی، اخلَولقَ**۔

۳......تیسری قسم ان افعال کی ہے جودلالت کرتے ہیں انشاء پر، یعنی کسی کام میں شروع کرنے پر' یہی وجہ ہے کہ ان کوافعال شروع بھی کہا جاتا ہے الغرض ان سب کوافعال مقاربہ کہنا **تسمیة الكل باسم الجزء** کے قبیل سے ہے یعنی جزء کا نام کل کیلئے رکھا گیا ہے۔ وہ مبتدااور خبر پرداخل ہوتے ہیں مبتدا کورفع اور خبر کونصب دیتے ہیں۔

مصنف رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کے قول "**كَكانَ كَادَ وَعسٰی**" کا یہی مطلب ہے۔

لیکن اس باب میں خبر اکثر مضارع کی شکل میں ہوتی ہے جیسے: **كادَ زیدٌ یقومُ، عَسٰی زیدٌ ان یقُومَ**۔

وندر الخ:

عسٰی اور كَادَ کی خبر اکثر فعل مضارع آتی ہے:

عسٰی اور کادَ کے بعد خبر کا اسم آنا نادر ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۸۴- اكثَـرتَ فـی الـعَـذلِ مُـلِـحًّـا دائـمًـا

لاتُـكثِـرَنْ اِنّـی عَسَیـتُ صَـائِـمًـا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:...... آپ نے پیشگی اور اصرار کے ساتھ ملامت کرنے میں زیادتی کی، آپ زیادہ ملامت نہ کریں ہوسکتا ہے کہ میں رک جاؤں (یہاں عسیٰ امر مکروہ کے واقع ہونے کے لئے ہے یعنی شاعر یہ نہیں چاہتا کہ اپنی محبوبہ کی محبت سے باز آجائے اس لئے یہاں مخاطب کو یہ کہتا ہے کہ آپ زیادہ ملامت نہ کریں کیونکہ آپ زیادہ ملامت کرینگے تو میں اس کی محبت سے رک جاؤں گا جو کہ مجھے پسند نہیں، (شعر کا یہ مطلب زیادہ اچھا ہے)

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(اکثرت فی العذل) فعل بافاعل ومتعلق (ملحّادائما) موصوف صفت حال (لاتکثرن) فعل بافاعل (انی عسیت) عسیٰ فعل ناقص بااسم (صائما) اس کی خبر، عسیٰ اپنے اسم اور خبر سے ملکر انّ کی خبر (یاء ضمیر اس کا اسم ہے)

محلّ استشہاد:

عسیتُ صائما محلّ استشہاد ہے یہاں عسٰی کی خبر اسم مفرد استعمال ہوئی ہے جب کہ اس کی خبر اکثر فعل مضارع آتی ہے۔ اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے:

۸۵- فَأُبْتُ إِلىٰ فَهْمٍ، وَمَا كِدتُ آئِبًا

وَكَمْ مثلهَا فَارَقتُهَا وَهِيَ تصفِر

ترجمہ:...... پس میں اپنے قبیلے فہم کی طرف لوٹا اور میں لوٹنے والا نہیں تھا (اس لئے کہ موت کے ظاہری اسباب موجود تھے) اور ان جیسے بہتوں کو میں نے چھوڑا ہے اور وہ سیٹی بجاتے رہے۔

شان ورود:...... ھذیل کے قبیلے بنولحیان کے چندلوگوں نے شاعر (جس کا لقب تأبط شرًا ہے گویا اس نے شرّ کو اپنے بغل میں چھپایا ہے) کو کسی قوم کے شہد کی چوری کرتے وقت پایا' وہ لوگ اس کی نگرانی کرنے لگے تاکہ اس کو پکڑ سکیں ان کے پنجے سے خلاصی حاصل کرنے کیلئے وہ ان سے دور جا کر ایک پتھر کے قریب جا پہنچا اور شہد کو پتھر پر ڈال کر اس پر پھسلنے لگا یہاں تک کہ وہ نیچے پہنچ گیا اور ان سے چھٹکارا حاصل کر کے اپنے قبیلہ پہنچا اس شعر میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔

محلّ استشہاد:

ماکدتُ آئبًا محلّ استشہاد ہے اس لئے کہ یہاں کادَ کی خبر اسم مفرد آئی ہے، بعض حضرات نے اس شعر کی صحت کا انکار کیا ہے ان کے ہاں صحیح وماکنتُ آئبا، یا ماکدتُ اَنْ اکونَ آئبًا ہے پھر اس صورت میں محلّ استشہاد نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول لکن ندر الخ سے بھی یہی مراد ہے۔

شارح کا ماتن پر اعتراض اور اس کا جواب:

(شارح فرماتے ہیں کہ غیر مضارع سے معلوم ہوتا ہے کہ مضارع کے علاوہ جو خبر آتی ہے وہ سب نادر ہے اس غیر میں اسم، ظرف، جار و مجرور، جملہ اسمیہ اور بغیر مضارع والا جملہ فعلیہ بھی آ جاتا ہے حالانکہ ان میں سے کسی کا بھی کادَ اور عسٰی کی خبر بن کر آنا نادر نہیں کیونکہ نادر میں یہ ہوتا ہے کہ کبھی کبھار آتا ہے حالانکہ ان (یعنی ظرف جار مجرور وغیرہ) کا عسٰی اور کاد سے خبر آنا تو سرے سے سنا ہی نہیں گیا لہٰذا ان پر نادر کا حکم لگانا صحیح نہیں ہاں جو چیز یہاں نادر ہے وہ خبر کا اسم بن کر آنا ہے۔

شارح کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہاں عبارت میں واؤ محذوف ہے فتقدیر العبارۃ ندر غیر مضارع لھٰذین واخواتھا خبر پھر مطلب یہ ہوگا کہ کاد اور عسٰی اور اس کے دیگر اخوات کی خبر فعل مضارع کے علاوہ نادر ہے اور یہ بات صحیح ہے اس لئے کہ عسٰی کادَ کے دیگر اخوات مثلاً جعلَ کی خبر میں جملہ اسمیہ بھی آیا ہے جیسے:

وَقَدْ جَعَلَتْ قَلُوصُ بَنِی زِیَادٍ

مِنَ الاکوار مرتعھا قریب

اور جملہ فعلیہ بغیر مضارع کے بھی آیا ہے جیسے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول۔ "فجعل الرجل اذالم یستطع ان یخرج ارسل رسولاً" اور یہ دونوں نادر ہیں اب صرف ایک اعتراض اور باقی رہ جاتا ہے وہ یہ کہ غیر مضارع میں ظرف اور مجرور بھی آ جاتا ہے حالانکہ کاد اخوات کی خبر میں ظرف، اور مجرور کا آنا ثابت نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ بعض افراد (مثلاً جملہ اسمیہ فعل ماضی) پر نادر کا حکم ثابت ہو جانا کافی ہے اگرچہ تمام افراد کیلئے ثابت نہ ہو۔

۲......ایک دوسرا آسان جواب ہے وہ یہ کہ یہ غیر نکرہ ہے اور نکرہ جب اثبات کے سیاق میں واقع ہو جائے تو اس کا عموم نہیں ہوتا لہٰذا یہاں بھی (غیر مضارع) میں عموم مراد نہیں فلا اعتراض. واللہ اعلم۔

وَکَوْنُهُ بِدُوْنِ اَنْ بَعْدَ عَسٰی

نَزْرٌ، وَکَادَ الامْرُ فِیْهِ عُکِسَا

ترجمہ:......مضارع کا اَنْ کے بغیر عسٰی کے بعد آنا کم ہے اور کاد میں معاملہ برعکس ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(کـونـه بِـدُوْنِ اَنْ بَـعْـدَعَسٰـی) کـون اپنے اسم اور خبر سے مل کر مبتدا (نـزِرٌ) خبر (کَـادَ) باعتبار لفظ مبتدا اوّل (الامرُ فيه عُكِسَا) مبتدا خبر مل کر خبر ہوا مبتدا اوّل کیلئے۔

(ش) ای اقتـران خبـر عسٰـی بِ((أن)) كثيـر؛ وتـجـريـده مـن ((أن)) قـلـيـل وهذامذهب سيبويـه، ومذهب جـمـهـور البـصـريـيـن أنه لايتجرد خبرهامن ((أن)) إلافي الشعر، ولم يرد في القرآن إلامقترنابِ((أن)) قال اللّٰه تعالیٰ: (فَعَسى اللّٰهُ أن يأتِي بالفتح)، وقال عزوجل: (عَسَى رَبُّكم أن يرحمكم) ومن ورده بدون ((أن)) قوله:

٨٦- عَسَـى الـكَـربُ الَّـذى اَمْسَيْـتَ فيـه
يـكُـونُ وراء ه فَـرَجٌ قـريـبُ

وقوله:

٨٧- عَسَـى فَـرَجٌ يـأتِـي بـه اللّٰـه، إنَّـه
لَـهُ كـلَّ يـومٍ فـى خـليـقتـه امـرٌ

وأمـا ((كـاد)) فـذكـر المصنف أنهاعكس ((عسى))؛ فيكون الكثير في خبرهاأن يتجرد من ((أن)) ويـقـلُّ اقترانه بها، وهذابخلاف مانص عليه الأندلسيون من أن اقتران خبرهاب((أن)) مخصوص بالشعر؛ فـمـن تـجـريـده مـن ((أن)) قـولـه تعالیٰ: (فَذبحوهاوماكادوايفعلون) وقال: (من بعدماكادتزيغ قلوب فريق منهـم) ومن اقترانه ب((أن)) قوله ﷺ: ((مـاكـدت أن أصـلـي العصرحتى كادت الشمس أن تغرب)) وقوله:

٨٨- كَـادَتِ الـنَّـفْـسُ أن تـفـيـضَ عَـلَيْـهِ
اِذْغَـدَا حَشْـوَرَيْـطَةٍ وبُـرُودِ

ترجمہ وتشریح:............عسٰی کی خبر میں اَنْ کا آنا:

اس میں اختلاف ہے سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے کہ عسـٰـی کی خبر کے ساتھ ان کا آنا کثیر ہے اور ان کا نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا قلیل ہے، لیکن جمہور بصریین کا مسلک یہ ہے کہ صرف شعر میں اس کے ساتھ ان نہیں آتا اس کے علاوہ آتا ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی جہاں عسٰی آیا ہے اس کے ساتھ اس کی خبر میں ان بھی آیا ہے جیسے عَسَی اللّٰہُ ان یأتی بالفتح، عسٰی ربکم ان یرحمَکم۔ اور بغیر ان کی مثال:

۸۶- عَسَی الکربُ الّذی اَمْسَیْتَ فیہ
یکونُ وراءہ فَرَجٌ قریبُ

ترجمہ:...... ہوسکتا ہے کہ جس مصیبت میں آپ ہیں اس کے بعد عنقریب خوشحالی آجائے۔

ترکیب:

(عَسٰی) فعل مقارب (الکربُ) اس کا اسم (اَمْسَیْتَ فیہ) فعل ناقص (وراءہ) خبر مقدم (فَرَجٌ قریبُ) موصوف صفت اسم مؤخر۔

تشریح المفردات:

(الکرم)، مصیبت وغم، (امسیتُ) تاء کے ضمہ اور فتحہ دونوں کے ساتھ مروی ہے (فرج) کشادگی، آسانی۔

محل استشہاد:

یکون وراءہ محل استشہاد ہے یہاں عسٰی کی خبر فعل مضارع آئی ہے اور اس کے ساتھ اَن مصدریہ ہے جو کہ قلیل ہے۔ اور اسی طرح شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۸۷- عَسَی فَرَجٌ یأتِی بہ اللّٰہ، اِنَّہ
لَہُ کلَّ یومٍ فی خلیقتہ امرٌ

ترجمہ:...... ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کشادگی اور آسانی لیکر آئے اس لئے کہ اس کو ہر دن اپنی مخلوق میں کچھ کام کرنا ہوتا ہے۔

تشریح المفردات:

خلیقۃ بمعنی مخلوق اَمر کام۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(عَسَی) فعل (فَرَجٌ) اس کا اسم (یأتِی به اللّٰه) جملہ فعلیہ محلاً مرفوع اس کی خبر (اِنَّ) حرف تا کید (ہٗ) ضمیر اس کا اسم (له) جار مجرور محذوف کیساتھ متعلّق ہوکر خبر مقدم کلَّ یومٍ منصوب بنابر ظرفیت، (فی خلیقته) جار مجرور، یہ دونوں محذوف کے ساتھ متعلق ہیں۔ (امرٌ) مبتدا مؤخر، مبتدا خبر مل کر محلّ رفع میں خبر ہوئی انّ کیلئے۔

محلّ استشہاد:

یأتی به اللّٰه محلّ استشہاد ہے یہاں بھی عسٰی کی خبر فعل مضارع آئی ہے اور اس کے ساتھ أن نہیں۔

قوله و امّا کادَ الخ:

کادَ کی خبر میں ان کا آنا:

کـادَ کو چونکہ اس لئے وضع کیا گیا ہے کہ یہ دلالت کرے خبر کے قریب ہونے پر اس وجہ سے حال کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کی خبر میں ان کا نہ آنا کثیر ہے (اس لئے کہ ان استقبال کیلئے آتا ہے) اور مقترن ہونا قلیل ہے۔ اگر چہ اندلسیین کے ہاں ان کا مقترن ہونا صرف شعر کے ساتھ خاص ہے۔

بغیر ان کے آنے کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ قول "فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ" اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول مِنْ بَعْدِ مَا کَادَ تَزِيغُ قُلُوبُ فريقٍ منهُمْ

اور اَنْ کے ساتھ آنے کی مثال نبی اکرم ﷺ کا قول ہے۔ "ما كدتُ ان أصلّي العصرَ حتّٰی کَادَتِ الشمسُ ان تغرُبَ"

اور اسی طرح شاعر کا یہ قول بھی ہے:

۸۸-كَادَتِ النَّفسُ أن تفيضَ عَلَيهِ

اِذْ غَدَا حَشْوَرَيْطَةٍ وبُرُودِ

ترجمہ:......قریب تھا کہ روح میری نکل جاتی جب وہ کفن کے کپڑوں میں لپیٹا گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(کَادَت) فعل مقارب (النفس) اس کا اسم (أن تفیض عَلَیہِ) مضارع بتاویل مصدر خبر (اِذْ) ظرف (غَدَا) فعل ناقص، ضمیر مستتر اس کیلئے اسم (حَشْوَرَیْطَۃٍ وبُرُودٍ) خبر۔

تشریح المفردات:

نفس یہاں بمعنی روح ہے اس صورت میں یہ مؤنث ہے اور اگر شخص کے معنی میں لیا جائے تو پھر مذکر ہوتا ہے، تفیض فیضًا بدن سے روح کا نکلنا، علیہ میں ضمیر اس میت کی طرف راجع ہے جس کے بارے میں شاعر یہ مرثیہ پڑھتا ہے غدا بمعنی صار، ریطۃ وہ کپڑا جو چادر کی طرح ہو یا کفن، برود جمع ہے برد کی، دھاری دار کپڑے کو کہتے ہیں۔

محلّ استشہاد:

ان تفیض محل استشہاد ہے یہاں عسٰی کی خبر میں فعل مضارع کے ساتھ ان آیا ہے۔

وکَعَسٰی حَرٰی، ولٰکن جُعِلا
خبرُهَا حَتمًا بِ"أن" مُتَّصِلا
وَألْزَمُوا اِخْلَولَقَ "أنْ" مِثْلَ حرٰی
وبَعْدَ اَوْ شَکَ انْتِفَا "أنْ" نَزَرَا

ترجمہ:...... کسی کام کی امید پر دلالت کرنے میں عسٰی کی طرح حرٰی بھی ہے لیکن حرٰی کی خبر کے ساتھ اَن کا اتصال ضروری ہے۔ اور نحویوں نے حرٰی کی طرح اخلولق کے ساتھ بھی اَن کا لانا ضروری قرار دیا ہے اور اوشک کے بعد اَن کا نہ آنا کم ہے۔

ترکیب:

(کَعَسٰی) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (حَرٰی) باعتبار لفظ مبتدا مؤخر (لٰکن) حرف استدراک (جعل) فعل ماضی مجہول (خبرُهَا) نائب فاعل (حَتمًا) صفت ہے موصوف محذوف (اتّصالاً) کیلئے، (بأن) جار مجرور مابعد (متصلا) کے ساتھ متعلق متصلاً جَعَلَ کیلئے مفعول ثانی ہے۔ (ألزَمُوا) فعل بافاعل (اِخْلَولَقَ) باعتبار لفظ مفعول اوّل (أن) مفعول ثانی (مِثْلَ حرٰی) حال (بَعْدَاَوْ شَکَ) ظرف ہے متعلق ہوا انتفا کے ساتھ (اِنْتِفَاء ان) مبتدا (نَذَرَا) فعل با فاعل خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش) يعنى انّ "حرٰی" مثلُ ((عسى)) في الدلالة على رجاء الفعل، لكن يجب اقتران خبرها ب((أن)) نحو: ((حرى زيد أن يقوم)) ولم يجرد خبرها من ((أن)) لا في الشعر ولا في غيره، وكذلك ((أخلولق)) تلزم ((أن)) خبرها نحو: ((اخلولَقَتِ السماءُ أن تمطر)) وهو من أمثلة سيبويه، وأما ((أوشك)) فالكثير اقتران خبرها ب((أن)) ويقل حذفها منه؛ فمن اقترانه بها قوله:

۸۹- وَلَوْ سُئِلَ النَّاسُ التُّرابَ لأوشَكُوا
إِذَا قِيْلَ هَاتُوا ان يَمَلُّوا وَيَمْنَعُوا

ومن تجرده منها قوله:

۹۰- يُوشِكُ مَنْ فَرَّ مِنْ مَنِيَّتِهِ
فِي بَعْضِ غِرَّاتِهِ يُوَافِقُهَا

ترجمہ وتشریح:............حرٰی، اِخلولَق، اوشکَ کی خبر میں ان کا آنا:

جس طرح عسٰی فعل رجاء پر دلالت کرتا ہے اسی طرح حرٰی بھی کرتا ہے لیکن حرٰی کی خبر میں أنْ کا لانا واجب ہے جیسے حرٰی زیدٌ ان یقُومَ، اور أن اس سے الگ نہیں ہوتا، نہ تو شعر میں اور نہ غیر شعر میں۔

اور حرٰی کی طرح اخلولق فعل بھی ہے اس کے ساتھ بھی أن زیادہ آتا ہے جیسے اخلولقت السمآء أن تمطرَ، سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ مثال دی ہے۔ أوشک کی خبر میں أن کا آنا کثیر ہے اور نہ آنا قلیل، اقتران أن کی مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

۸۹- وَلَوْ سُئِلَ النَّاسُ التُّرابَ لأوشَكُوا
إِذَاقِيْلَ هَاتُوا ان يَمَلُّوا وَيَمْنَعُوا

ترجمہ:......اگر لوگوں سے مٹی بھی مانگی جائے تو قریب ہے کہ وہ اکتا جائیں اور منع کریں یعنی مٹی کی کوئی قیمت نہیں لیکن لوگوں کی طبیعت ایسی بن گئی ہے کہ اگر ان سے مٹی بھی مانگی جائے تو بھی نہیں دیتے شاعر نے خوب کہا ہے۔

اللّٰهُ يَغْضَبُ ان تَرَكْتَ سُؤَالَهُ
وابنُ آدمَ يَغْضَبُ حِيْنَ يُسْئَلُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(التراب) مٹی (ھاتوا) فعل امر اس کا مفعول بہ محذوف ہے ای ھاتوا التراب (ان یملوا) سمع سے ہے بمعنیٰ تھک جانا۔

ترکیب:

(لو) شرطیہ (سُئِلَ النَّاسُ) فعل مجہول بانائب فاعل (التُّرابَ) مفعول بہ (لام) لو کے جواب میں واقع ہے (أوشَکُوا) فعل مقارب واؤجمع اس کا اسم۔ (ان یملُّوا و یمنعُوا) اس کی خبر (اذا قیل ھاتوا) جملہ معترضہ۔

محلّ استشہاد:

أن یملّوا محلّ استشہاد ہے یہاں اوشک کی خبر جملہ فعلیہ آئی ہے اور أن کے ساتھ مقترن ہے جو کہ کثیر ہے۔
اوشک کی خبر کا أن کے ساتھ متصل نہ ہونے کی مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

۹۰۔ یُوشِکُ مَنْ فَرَّ مِنْ مَنِیَّتِہٖ
فِی بَعْضِ غِرَّاتِہٖ یُوَافِقُھَا

ترجمہ:...... قریب ہے کہ جو بندہ اپنی موت سے بھاگے وہ اپنی کسی غفلت کی حالت میں کسی وقت اس سے جا ملے۔

ترکیب:

(یُوشِکُ) فعل ہے افعال مقاربہ سے (مَنْ فَرَّ مِنْ مَنِیَّتِہٖ) موصول صلہ اس کا اسم (یوافقھا) خبر، (فِی بعض غِرَّاتِہٖ) اس کے متعلق۔

تشریح المفردات:

(یوشک) اوشک کا مضارع ہے بمعنیٰ قریب ہونے کے ہیں (فرّ) ازضرب بھاگنا۔ (منیّة) بروزن عطیّة موت کو کہتے ہیں جیسا کہ شعر میں ہے۔

وَاِذَ الْمَنِیَّةُ اَنْشَبَتْ اظفَارَھَا
اَلْفَیْتَ کُلَّ تَمِیمَةٍ لَاتَنْفَعُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل استشہاد:

www.KitaboSunnat.com

یوافقھا محل استشہاد ہے یہاں یوشک کی خبر ان کے بغیر آئی ہے جو کہ نادر ہے۔

وَمِثْلُ كَادَ فِى الاصحّ كَرَبَا
وَتَرْكُ أنْ مَعَ ذِى الشّرُوعِ وَجَبَا
كَأنْشَا السَّائِقُ يَحْدُوْ، وطَفِق
كَذا جَعَلْتُ ، وَاخَذْتُ،وَعَلِق

ترجمہ:...... کادَ کی طرح اصحّ قول کے مطابق کرب بھی ہے اور جو فعل شروع کے معنی پر دلالت کرتا ہے اس کے ساتھ ان کا نہ آنا واجب ہے جیسے انشأ السائقُ یَحدو اوَ طَفِقَ (وہ گا کر ہانکنے لگا) اسی طرح جعلتُ ، اخَذْتُ عَلِقَ بھی ہے۔

ترکیب:

(مِثْلُ كَادَ) مضاف مضاف الیہ خبر مقدم (فی الاصحّ) جار مجرور متعلّق ہوا (مثل) کے ساتھ (کرب) باعتبار لفظ مبتدا مؤخر، (ترک أن) مبتدا (مَعَ ذِی الشّرُوعِ وَجَبَ) خبر (کأنشا) ای وذالک کائن کأنشا السّائقُ الخ (کذا) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلّق ہو کر خبر مقدم (جَعلتُ،وَاخَذْتَ،وَعَلِق) معطوف علیہ معطوف، باعتبار لفظ مبتدا مؤخر۔

(ش) لم يذكر سيبويه في((كرب)) إلا تجرد خبرها من ((أن))وزعم المصنف أن الأصح خلافه،وهو أنها مثل((كاد))؛فيكون الكثير تجريد خبرها مِنْ "أن "وَيقلّ اقترانه بُهَا فمن تجريدقوله:

۹۱ – كَرِبَ الْقَلْبُ مِنْ جَوَاهُ يَذُوبُ
حِيْنَ قَالَ الْوُشَاة : هِنْدٌ غَضُوبٌ

وسمع من اقترانه بها قوله:

۹۲ – سَقَاهَا ذَوُو الأحْلامِ سَجْلاً عَلَى الظَّمَا
وَقَدْ كَرَبَتْ أعْنَاقُهَا أنْ تَقَطَّعَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والمشهور في ((كرب)) فتح الراء، ونقل كسرها أيضًا

ومعنى قوله: ((وترك أن مع ذي الشروع وجبا)) أن مادل على الشروع في الفعل لايجوز اقتران خبره بِ((أن)) لما بينه وبين ((أن)) من المنافاة؛ لأن المقصود به الحال، و((أن)) للاستقبال، وذلك نحو: أنشأ السائق يحدو، وطفق زيد يدعو، وجعل يتكلم، وأخذينظم، وعلق يفعل كذا))

ترجمہ وتشریح:............ کربَ کی خبر میں ان کا آنا:

افعال مقاربہ میں سے ایک کربَ بھی ہے جس کے بارے میں سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے کہ اس کی خبر میں أن نہیں آتا جبکہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے زعم کے مطابق اس میں أن کا نہ آنا کثیر ہے اور أن کا آنا قلیل ہے۔ تجرید (بغیر أن کے آنے کی) مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

۹۱- كَربَ القلبُ مِن جَواهُ يذُوبُ
حِيْنَ قَالَ الوُشَاةُ: هِندٌ غَضُوبٌ

ترجمہ:......قریب تھا کہ میرا دل زیادہ غم کی وجہ سے پگھل جاتا جب چغلخوروں نے مجھے کہا کہ ہندہ (شاعر کی محبوبہ ہے) آپ پر غصہ ہے۔

تشریح المفردات:

(کرب) نصر اور سمع سے آتا ہے (جواہ) ای شدۃ الحزن، ذاب یذوب ذوبًا پگھلنا' (الوشاۃ) جمع ہے واشٍ کی (بمعنی چغلخور) جیسے قُضاۃ جمع ہے قاضٍ کی (غضوب) بروزن صبور' اس میں مذکر ومؤنث دونوں برابر ہیں۔

ترکیب:

(کربَ) فعل ہے افعال مقاربہ ہے (القلب) اس کا اسم (یذوب) فعل با فاعل خبر (من جواہ) جار مجرور متعلق ہوا یذوب کے ساتھ' حین منصوب بنا بر ظرفیت (قال الوشاۃ) فعل فاعل' (ھند غضوب) مبتدا خبر جملہ اسمیہ' مقولہ ہوا قول کا۔

محل استشہاد:

یذوب محل استشہاد ہے کرب کی خبر یہاں فعل مضارع آئی ہے اور اس کے ساتھ أن نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کَرُبَ کی خبر میں اَن کے آنے کی مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

۹۲ – سَقَاهَا ذَوُو الاَحْلامِ سَجْلاً عَلَی الظَّمَا
وَقَدْ کَرَبَتْ أعْنَاقُهَا أنْ تَقَطَّعَا

ترجمہ:……اس قوم کی رگوں کو عقل والوں نے پیاس کی حالت میں پانی کا بھرا ہوا ڈول پلایا اور قریب تھا کہ اس پیاس کی وجہ سے ان کی گردنیں کٹ جاتیں (یہاں شاعر مذکورہ قوم کی ہجو، برائی بیان کر رہا ہے کہ اگرچہ فی الحال ان کے اوپر آسانی اور مالدار ہے لیکن ایک وقت ایسا تھا کہ ان کو کھانے پینے کی کوئی چیز میسر نہیں تھی اور دیگر اچھے لوگ ان کی مدد کرتے تھے)

تشریح المفردات:

(سقاها) سقی واحد مذکر غائب ھا ضمیر (عروق) کی طرف راجع ہے جو اس سے پہلے والے شعر میں ذکر ہے اور یہ (عرق) کی جمع ہے رگوں کو کہتے ہیں قوم کی رگیں، مقصود قوم کی مذمّت بیان کرنی ہے۔) (ذوو الاحلام) عقل والے، (سجلاً) پانی سے بھرا ہوا ڈول (الظّما) سخت پیاس (تقطّعا) اصل میں تتقطّعا تھا دو تاء میں سے ایک کو جوازی طور پر حذف کیا۔

ترکیب:

(سَقَی) فعل ماضی واحد مذکر غائب ھا مفعول اوّل (ذَوُو الاَحْلامِ) فاعل، (سَجْلاً) مفعول ثانی (عَلَی الظَّمَا) جار مجرور متعلق ہوا سقیٰ کے ساتھ (واو) حالیہ قد حرف تحقیق (کَرَبَت) فعل ہے افعال مقاربہ سے (أعنَاقُهَا) اس کا اسم (أن تَقَطَّعَا) فعل مضارع بتاویل مصدر اس کی خبر۔

محلّ استشہاد:

أن تقطّعا محلّ استشہاد ہے یہاں کربَ کی خبر فعل مضارع مقترن بأن آئی ہے جو کہ قلیل ہے۔ کرب کے اندر را کا فتحہ مشہور ہے اور کسرہ بھی نقل کیا گیا ہے۔

شروع پر دلالت کرنے والے افعال کی خبر میں ان کا لانا:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول "وترک أن مَعَ ذِی الشروع وَجَبَا" کا مطلب یہ ہے کہ افعال مُقاربہ میں سے جو افعال فعل کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں (جیسے اَخَذَ طَفِقَ وغیرہ) ان کی خبر میں أن کا لانا جائز نہیں اس لئے کہ ان میں منافات ہے کیونکہ اس قسم کے افعال سے حال مقصود ہوتا ہے اور اَن استقبال کیلئے آتا ہے جیسے انشأ السایق یحدو الی آخرہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واستعملوا مضارعاً لأوشكا
وكاد لا غير، وزادوا موشكا

ترجمہ:...... نحوی حضرات نے اوشک اور کاد کے مضارع کو استعمال کیا ہے فقط، اور موشکٌ کو بھی زیادہ کیا ہے (یعنی اوشک سے اسم فاعل کو بھی استعمال کیا ہے)

ترکیب:

(استعملوا مضارعاً) فعل با فاعل ومفعول (لأوشكا) اس کے ساتھ متعلق (اوشک) معطوف علیہ (كادَ) معطوف (لا) عاطفہ (غيرُ) اوشک کا معطوف (زادوا موشكًا) فعل با فاعل ومفعول۔

(ش) افعال هذا الباب لا تتصرف، إلا ((كاد، وأوشک)) ؛ فإنه قد استعمل منهما المضارع، نحو قوله تعالىٰ: (يكادون يسطون) وقول الشاعر:......"يوشک من فرمن منيته"

وزعم الأصمعي أنه لم يستعمل ((يوشک)) إلا بلفظ المضارع (ولم يستعمل ((أوشک)) بلفظ الماضي) وليس بجيد، بل قد حكى الخليل استعمال الماضي، وقد ورد في الشعر، كقوله:

وَلَوْ سُئِلَ النَّاس التراب لأوشكوا
إذا قيل هاتوا أن يملوا ويمنعوا

نعم الكثير فيها استعمال المضارع (وقل استعمال الماضي) وقول المصنف: ((وزادوا موشكا)) معناه أنه قد ورد أيضًا استعمال اسم الفاعل من ((أوشک)) كقوله:

۹۳ - فَمُوشِكَةٌ أرْضُنَا أنْ تَعُودَ
خِلافَ الأنيسِ وُحُوشًا يَبَابَا

وقد يشعر تخصيصه ((أوشک)) بالذكر أنه لم يستعمل اسم الفاعل من ((كاد))، وليس كذلک، بل قد ورد استعماله في الشعر، كقوله:

۹۴ - أمُوتُ أسًى يَوْمَ الرِّجَامِ، وَإنَّنِي
يَقِيْنًا لَرَهْنٌ بالَّذِي أنا كَائِدُ

وقد ذكر المصنف هذا في غير هذا الكتاب.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وأفهم كلام المصنف أن غير ((كاد، وأوشك)) من أفعال هذا الباب لم يرد منه المضارع ولا اسم الفاعل وحكىٰ غيره خلاف ذالك فحكى صاحب الانصاف استعمال المضارع واسم الفاعل من ((عسى)) قال: عسى يعسى فهو عاس، وحكى الجوهري مضارع ((طفق))، وحكى الكسائي مضارع ((جعل))

ترجمہ وتشریح:............افعال مقاربہ کا ماضی کے بغیر استعمال ہونا:

واضح رہے کہ افعال مقاربہ غیر متصرفہ ہیں یعنی ان میں با قاعدہ عمومی تصرّف (تصرف کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے) نہیں ہوتا صرف کَادَ، اور اوشک دو ایسے فعل ہیں کہ ان سے مضارع استعمال ہوتا ہے جیسے ربّ العزّت کا قول "یَکَادُوْنَ یَسْطُوْنَ" اور شاعر کا یہ قول یُوشکُ مَنْ فَرَّ من منیّته (اس شعر کی تفصیل گذر گئی)

امام اصمعی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کے زعم کے مطابق یوشک صرف مضارع کے لفظ کے ساتھ استعمال ہوا ہے لیکن یہ صحیح نہیں بلکہ خلیل رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نے اس کے ماضی کے استعمال کی بھی حکایت کی ہے جیسا کہ شعر میں وارد ہے (لاوشکوا) یہاں ماضی استعمال ہوا ہے، ہاں یہ بات ضرور ہے کہ مضارع کا استعمال اس میں بنسبت ماضی کے کثیر ہے۔

وَقولُ المصنف "وَزادُوا موشکًا" الخ:

مصنف رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کے قول "وزادُوا مُوشکًا" کا مطلب یہ ہے کہ اوشکَ سے اسم فاعل بھی استعمال ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۹۳– فَمُوشِکَةٌ أرْضُنَا أنْ تَعُوْدَ
خِلافَ الأنيسِ وُحُوشًا يَبَابَا

ترجمہ:......قریب ہے کہ ہماری زمین محبوب کے بعد جدا ہونے کے وحشت والی اور خراب ہو جائے۔

ترکیب:

(فَمُوشِکَةٌ) خبر مقدم (أرْضُنَا) مبتدا مؤخر (أنْ تَعُوْدَ) مضارع بتاویل مصدر (خِلافَ الأنيسِ) منصوب بنا بر ظرفیت (وُحُوشًا) حال اوّل ہے تعود کی ضمیر سے، (يَبَابًا) حال ثانی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(تعود) بمعنی تصِیرَ (خلاف الانیس) ای بعدالمؤانس" انس (محبت) کرنے والے کے بعد (وحوشا) وحشت والی (یبابا) بمعنی خراب، جہاں کوئی بھی نہ ہو۔

محلّ استشہاد:

فموشکة محل استشہاد ہے یہاں اوشک کا اسم فاعل استعمال ہوا ہے۔

وقد یُشعر الخ:

شارح فرمارہے ہیں کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے صرف اوشکَ کے اسم فاعل کا ذکر کیا ہے اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ "کاد" کا اسم فاعل استعمال نہیں ہوتا حالانکہ کادَ کا اسم فاعل بھی استعمال ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۹۴-اَمُوتُ أسًى یَوْمَ الرِّجَامِ ،وَإنَّنِی
یَقِیْنًا لَرَهْنٌ بالّذِی أنَا کَائِدُ

ترجمہ:......قریب تھا کہ میں رجام کی لڑائی کے دن غم کی وجہ سے مرجاتا اور میرا یقین تھا کہ میں گروی ہوں اس چیز کے بدلے جس سے میں ملنے والا ہوں (یعنی موت سے)

تشریح المفردات:

(اموتُ) جملہ فعلیہ ہوکر خبر واقع ہے کدتُ کیلئے (جوکہ پہلے شعر میں ذکر ہے) أسًی مفعول لہ ہے ای لاجل الحزن (رجام) اس جگہ کا نام ہے جہاں جنگ ہوئی تھی (رهن) بمعنی مرهون گروی (کائد) اس کی خبر آتیہ محذوف ہے۔

ترکیب:

(أمُوتُ) فعل بافاعل (أسی) مفعول لہ (یَوْمَ الرِّجامِ) منصوب بناظرفیت خبر ہے (کدت) کیلئے جوکہ پہلے شعر میں مذکور ہے) (ان) حرف ہے حروف مشبہ بالفعل سے (ی) اس کا اسم (یقینًا) مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای أوقِنُ یقینًا (لام) تاکید (رَهنٌ بالّذِی أنا کَائِدُ) خبر ہے انّ کیلئے۔ کائد کی خبر محذوف ہے ای انا کائد آتیه.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محلّ استشہاد:

أنا كائد، محلّ استشہاد ہے یہاں "كاد" کا اسم فاعل استعمال ہوا ہے۔ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے علاوہ دوسری کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ کادَ، اوشکَ، کے علاوہ جوافعال ہیں ان سے مضارع، اسم فاعل واقع نہیں ہوتا لیکن دیگر حضرات نے اس کے خلاف حکایت کی ہے۔

چنانچہ صاحب انصاف نے عسٰی سے فعل مضارع اور اسم فاعل دونوں کو استعمال کیا ہے اور کہا ہے عسٰی یعسِیُ فهو عاسٍ ، اور جوہری (ابونصر اسماعیل بن حماد متوفی ٢٩٣) رحمہ اللہ تعالیٰ نے "طفق" کا مضارع اور کسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جَعَل کا مضارع نقل کیا ہے۔

بَعْدَ عَسَى اخْلَوْلَقَ أوشك قَدْ يَرِد
غِنًى بِ"أن يفعَل" عَن ثَانٍ فُقِد

ترجمہ:...... عسٰی، اخلولق اور أوشک کے بعد کبھی ان یفعل (مضارع بتاویل مصدر) کے ساتھ دوسرے غیر موجود (خبر) سے بے احتیاطی پیدا ہوتی ہے۔ (یعنی عسٰی وغیرہ کے بعد جب ان یفعل آ جائے تو اس کو خبر کی ضرورت باقی نہیں رہتی)

ترکیب:

(بَعْدَعَسَى الخ) ظرف متعلّق ہے (یرد) فعل کے ساتھ (غنًى) فاعل (بان یفعل) جارمجرور متعلق ہوا (غِنًى) کے ساتھ (عن) جار (ثان فقد) موصوف صفت ملکر مجرور۔ جارمجرور مل کر یہ بھی متعلق ہوا غنًى کے ساتھ۔

(ش) اختصّت ((عسى، واخلولق، وأوشک)) بأنها)) تستعمل ناقصة وتامة. فأما الناقصة فقد سبق ذكرها. وأما التامة فهي المسندة إلى ((أن)) والفعل، نحو: ((عسى أن يقوم، واخلولق أن يأتي، وأوشك أن يفعل)) ف((أن)) والفعل في موضع رفع فاعل ((عسى، واخلولق، وأوشک)) واستغنت به عن المنصوب الذي هو خبرها.

وهذا إذا لم يل الفعل الذي بعد ((أن)) اسم ظاهر يصح رفعه به؛ فإن وليه نحو ((عسى أن يقوم زيد)) فذهب الأستاذ أبو علي الشلوبين إلى أنه يجب أن يكون الظاهر مرفوعا بالفعل الذي بعد ((أن)) ف((أن)) وما بعدها فاعل لعسى، وهي تامة، ولا خبر لها، وذهب المبرد والسيرافي والفارسيُّ إلى تجويز

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماذكره الشلوبين وتجويز:أن يكون مابعدالفعل الذى بعد((أن)) مرفوعابعسى اسما لها، و((أن)) والفعل في موضع نصب بعسى، وتقدم على الاسم،والفعل الذى بعد((أن)) فاعله ضمير يعود على فاعل ((عسى)) وجازعوده عليه–وإن تاخر–لإنه مقدم فى النية.

وتظهر فائدة هذاالخلاف فى التثنية والجمع والتأنيث.

فتقول –على مذهب غيرالشلوبين–((عسى أن يقومالزيدان،وعسى أن يقوموا الزيدون، وعسى أن يقمن الهندات)) فتأتى بضميرفى الفعل؛لأن الظاهرليس مرفوعًابه،بل هومرفوع ب ((عسٰى))

وعلى رأى الشلوبين يجب أن تقول:((عسى أن يقوم الزيدان،وعسى أن يقوم الزيدون،وعسى أن تقوم االهندات))فلا تأتى فى الفعل بضمير؛لإ نه رفع الظاهر الذى بعده.

ترجمہ وتشریح:............عَسٰی، اخلولَقَ ، اوشکَ کا تامّہ استعمال ہونا:

افعال مقاربہ میں سے عسٰی،اخلولق،أوشک کی خصوصیّت یہ ہے کہ یہ ناقصہ بھی استعمال ہوتے ہیں اور تامّہ بھی۔

ناقصہ کا ذکر پہلے گزر چکا،تامّہ وہ ہے جس کی اسناد أن اوراس کے فعل کی طرف ہوچکی ہو جیسے عسٰی أن یقُومَ، اخلولق أن یأتی،أوشک ان یفعل یہاں أن اپنے مابعد فعل مضارع کے ساتھ بتاویل مصدر ہوکر فاعل ہے عسٰی الخ کیلئے،اس صورت میں عسٰی کے لئے خبر کی ضرورت نہیں،غَنِی بان یفعل عن ثانٍ فقد سے یہی مراد ہے۔

لیکن یہ توجیہ اس صورت میں ہے جب أن کے بعد والے فعل کے ساتھ کوئی اسم ظاہر نہ ہو جس کو اس فعل کا رفع دینا صحیح ہو اور اگر ان کے بعد والے فعل کے ساتھ کوئی اسم ظاہر ہو تو اس صورت میں وجوبی طور پر اسم ظاہر اس فعل کے ساتھ مرفوع ہوگا اور عسٰی کیلئے فاعل بنے گا جیسے عسٰی ان یقومَ زیدٌ 'ای عسٰی قیام زید عسٰی اس صورت میں تامّہ ہے اور اس کی خبر نہیں ہے یہ استاذ ابوعلی الشلوبین رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے (ان کا نام عمر بن محمد ہے اندلس میں نحو ولغت کے امام تھے ۶۴۵ھ کو انتقال کر گئے مزید تفصیل مقدمہ میں گزری ہے)

امام مبرد،سیرافی فارسی رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں شلوبین رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مسلک بھی صحیح ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ أن کے بعد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے فعل کے بعد اسم ظاہر کو مرفوع قرار دیا جائے اور أن اپنے فعل سمیت محلًا منصوب ہو کر خبر ہو، عسٰی ان یقوم زیدٌ میں زیدٌ عسٰی کا اسم اور أن یقوم اس کی خبر ہوگی۔

یہاں اس ترکیب پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ان یقوم میں ضمیر زید کی طرف لوٹ رہی ہے جو کہ مؤخر ہے تو اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں زید (اسم) اگر چہ لفظوں میں مؤخر ہے لیکن نیت اور رتبہ میں مقدم ہے۔

اختلاف کا ثمرہ

غیر شلوبین رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق عَسٰی ان یقوما الزیدان، عسٰی أن یقوموا الزیدون، عسٰی ان یقُمْنَ الھنداتُ کہا جائے گا اس لئے کہ الزیدان الزیدون فعل مذکور کی وجہ سے مرفوع نہیں ہیں بلکہ وہ عسٰی کی وجہ سے مرفوع ہیں یعنی الزیدان، الزیدون عسٰی کے اسم ہیں اور ان یقوما، ان یقوموا خبر، (ضمیر مرجع کے مطابق ہوگی)

اور شلوبین رحمہ اللہ تعالیٰ کے مسلک کے مطابق عسٰی ان یقوم الزیدان، عسٰی ان یقوم الزیدون، عسٰی أن تقومَ الھنداتُ (فعل کو مفرد لا کر) پڑھنا واجب ہے اس لئے کہ یہاں الزیدان، الزیدون فعل مذکور ان یقوم کی وجہ سے مرفوع ہے اور الزیدان الزیدون اس فعل کے فاعل ہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ فاعل جب اسم ظاہر تو فعل کو ہمیشہ کیلئے واحد لایا جائے گا چاہے فاعل تثنیہ ہو یا جمع۔

وَجَــرِّدَنْ عسٰـــی، أوِارْفَــعْ مُــضْــمَــرا
بِهَـــا، اِذااســـمٌ قبــلَهَـــاقَـــدْذُكِـــرَا

ترجمہ:...... آپ عسٰی کو خالی مانیں یا اس کے ذریعہ سے آپ ضمیر کو رفع دیں جب اس سے پہلے اسم مذکور ہو۔

ترکیب:

(جرِّدَنْ) فعل امر با فاعل (عسٰی) باعتبار لفظ مفعول بہ (ارفع) فعل امر با فاعل (مُضمَرا بِھا) مفعول بہ و متعلق (اِذا) ظرف ذُکر کے ساتھ متعلق (اسمٌ) نائب فاعل ذکر کیلئے۔

(ش) اختصّت عسٰی من بین سائر افعال ھذا الباب بأنھا إذا تقدم علیھا اسم جاز أن یضمر فیھا ضمیر یعود علی الاسم السابق، وھذه لغة تمیم، وجاز تجریدھا عن الضمیر، وھذه لغة الحجاز، وذلک نحو: ((زیدٌ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عسى أن يقوم فعلى لغة تميم يكون في((عسى)) ضمير مستتر يعود على((زيد))و((أن يقوم))في موضع نصب بِعَسَى: وعلى لغة الحجاز لاضميرَ في "عسى" و"اَنْ يقومَ" في موضع رفع بعسى.

وتظهر فائدة ذلک في التثنية والجمع والتأنيث.

فتقول -على لغة تميم-:((هند عست أن تقوم، والزيدان عسيا أن يقوما، والزيدون عسوا أن يقوموا، والهندان عستا أن تقوما، والهندات عسين أن يقمن))

وتقول- على لغة الحجاز-:((هند عسى أن تقوم، والزيدان عسيا أن يقوما، والزيدون عسوا أن يقوموا، والهندان عستا أن تقوما، والهندات عسين أن يقمن))-وتقول على لغة الحجاز"هند عسٰی أن تقوم والزيدان عسٰی ان يقوما ، والزيدون عسٰی ان يقوموا والهندان عسٰی ان تقومَا، والهنداتُ عسٰی ان يقمن"

وأما غير((عسى)) من أفعال هذا الباب فيجب الإضمار فيه؛ فتقول:((الزيدان جعلا ينظمان)) ولا يجوز ترک الإضمار؛ فلا تقول:((الزيدان جعل ينظمان)) كما تقول:((الزيدان عسى أن يقوما))

ترجمہ وتشریح:............عسٰی کی خصوصیت:

باقی افعال سے ہٹ کر عسٰی کے اندر یہ خصوصیّت ہے کہ جب اس سے پہلے اسم واقع ہو جائے تو اس کے اندر دو احتمال ہیں ایک تمیم کی لغت ہے اور ایک حجاز کی لغت ہے۔ تمیم والوں کی لغت یہ ہے کہ جب عسٰی سے پہلے اسم ہو تو اس میں ضمیر ہوگی جو لوٹے گی سابق اسم کی طرف۔ اور حجاز والوں کی لغت یہ ہے کہ عسٰی کے اندر اس صورت میں ضمیر نہیں ہوگی، الغرض تمیم کی لغت کے مطابق عسٰی میں ضمیر ہے جو لوٹ رہی ہے زید کی طرف اور وہ اس کا اسم ہے اور أن يقوم محلاً منصوب ہے جو اس کی خبر ہے اور حجاز والوں کے ہاں عسٰی میں ضمیر نہیں اور أن يقومَ عسٰی کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ثمرہ اختلاف:

اس اختلاف کا ثمرہ اور فائدہ تثنیہ جمع تانیث میں ظاہر ہوتا ہے، تمیم کی لغت کے مطابق هندٌ عَسَتْ أنْ تَقُومَ، الزيدان عَسَيا أن يقوما، الزيدون عَسَوا أن يقومُوا، الهندان عَسَتَا أن تقُومَا، الهنداتُ عَسَينَ أن يقُمْنَ پڑھا جائے گا، اور حجاز کی لغت کے مطابق هندٌ عسٰی أن تقومَ، الزيدان عسٰی أن يقوما، الزيدون عَسَوا أن يقوموا،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الهندان عَسَتَاأن تقومَا، الهنداتُ عَسَينَ أن يقُمْنَ پڑھا جائے گا۔

اور عسٰی کے علاوہ دیگر افعال میں اضمار واجب ہے جیسے الزیدان جَعَلاینظِمَان یہاں الزیدان جَعَل ینظِمَان کہنا غلط ہے۔

وَالْفَتْحَ والكَسْرَ أجِزْ فِي السّينِ مِنْ
نحوِ "عَسَيْتُ" وَانتقا الفَتحِ زُكِنْ

ترجمہ:...... عَسَيْتُ کی جیسی مثالوں میں فتح اور کسرہ دونوں جائز قرار دیں اور فتح کا مختار ہونا معلوم ہے۔

ترکیب:

(وَالْفَتْحَ وَالكَسْرَ) معطوف علیہ معطوف مفعول بہ مقدم (أجِزْ) فعل بافاعل کیلئے (فِي السّينِ) جار مجرور متعلق ہوا أجز کے ساتھ (مِنْ نحوِ "عَسَيْتُ") جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر حال ہے (السّين) سے (انتقاء الفَتح) مضاف مضاف الیہ مبتدا (زُكِن) ماضی مجہول با نائب فاعل خبر۔

(ش) أذا اتّصل بـ((عسى)) ضمير موضوع للرفع، وهو لمتكلم، نحو: ((عسيتُ)) أو لمخاطب، نحو: ((عسيتَ، وعسيتِ، وعسيتما، وعسيتم، وعسيتُنَّ)) أو لغائبات، نحو: ((عَسَينَ)) جاز كسر سينها وفتحها، والفتح أشهر، وقرأ نافع: (فهل عسيتم: إن تولَّيْتُمْ) بكسر السين، وقرأ الباقون بفتحها.

ترجمہ وتشریح:............ عسٰی کے باب میں سین کا کسرہ اور فتح کب جائز ہے؟

جب عسٰی کے ساتھ ضمیر مرفوع آ جائے چاہے متکلم کی ہو یا مخاطب کی یا غائب کی تو اس صورت میں اس میں سین کا کسرہ اور فتح دونوں جائز ہے اور فتح زیادہ مشہور ہے، جیسے عَسَيْتُ الخ۔

اور نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے سین کے کسرہ کو پڑھا ہے ان کی قراءت فَهَلْ عَسِيْتُمْ ان تولَّيتُمْ ہے جبکہ دیگر حضرات نے اس قراءت میں سین پر فتحہ پڑھا ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

وصلتُ الىٰ هذاالمقام ليلة ٢٦ من ذى القعدة ١٤٢٣ هج فللّٰه الحمد.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ وَأَخَوَاتُهَا

لِإنَّ ،اَنَّ لَيْتَ، لٰكِنَّ لَعَلَّ
كَأنَّ ،عَكْسُ مَا لِكَانَ مِنْ عَمَل
كَإنَّ زَيْدًا عَالِمٌ بِأنِّي
كفءٌ ،ولكنَّ ابنه ذو ضِغْن

ترجمہ:......إِنَّ أنَّ ليتَ لكنَّ لعلَّ اور كأنَّ کا عمل كان کے عمل کے برعکس ہے (یعنی یہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں) جیسے انَّ زيدًا عالمٌ الخ (زید جاننے والا ہے کہ میں برابر کا آدمی ہوں لیکن اس کا بیٹا حسد وبغض والا ہے۔(یہاں انَّ اور لكنَّ کی مثال دی ہے)

ترکیب:

(لِإنَّ ،اَنَّ لَيْتَ، لكن لعَلَّ) معطوف علیہ معطوف بحذف حرف عطف' جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر خبر مقدم (عكسُ) مبتدا مضاف (مَا) موصولہ (لِكانَ مِنْ عمل) دونوں جار مجرور متعلق ہوئے فعل محذوف استقرَّ کے ساتھ۔ (كأنَّ اى كقولك إنّ (انَّ) حرف مشبہ بالفعل (زيد) اس کا اسم (عالم بانّي كفٌ) خبر (ولكنَّ) حرف استدراک (ابنه) اس کا اسم ذوضعن) خبر۔

(ش) هذا هو القسم الثاني من الحروف الناسخة للابتداء، وهي ستة أحرف: إنَّ، وأنَّ، ولكنَّ، وليتَ، ولعلَّ، وعدَّها سيبويه خمسة؛ فأسقط ((أنَّ)) المفتوحة لأن أصلها ((إنَّ)) المكسورة، كما سيأتي.

ومعنى ((إنَّ، وأنَّ)) التوكيد، ومعنى ((كأنَّ)) التشبيه، و((لكنَّ)) للاستدراك، و((ليتَ)) للتمنّي، و((لعَلَّ)) للترجي والإشفاق، والفرق بين الترجّي والتمني أن التمنّي يكون في الممكن، نحو: ((ليت زيدا قائم)) وفي غير الممكن، نحو: ((ليت الشباب يعود يومًا))، وأن الترجي لايكون إلافي الممكن؛ فلا تقول ((لعلَّ الشباب يعود)) والفرق بين الترجي والإشفاق أن الترجي يكون في المحبوب، نحو: ((لعل الله يرحمنا)) والإشفاق في المكروه نحو: ((لعل العدو يقدم))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وهذه الحروف تعمل عكس عمل((كان))فتنصب الاسم،وترفع الخبر،نحو:((إنَّ زيدًاقائمٌ))؛ فهي عاملةفي الجزء ين،وهٰذامذهب البصريين.

وذهب الكوفيون إلى أنهالاعمل لهافي الخبر،وإنماهوباق على رفعه الذى كان له قبل دخول ((أنَّ)) وهو خبر المبتدأ.

ترجمہ وتشریح:............حروف مشبہ بالفعل اوران کی وجہ تسمیہ:

حروف کی دوسری قسم جوناسخ للابتداء ہے وہ چھ ہیں۔ اِنَّ ،أنَّ ، کأنَّ ،لکنَّ لیتَ، لعَلَّ، سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پانچ شمار کیا ہے انہوں نے انّ مفتوحہ کوساقط کیا ہے اس لئے کہ اس کی اصل انّ مکسورہ ہی ہے جیسا کہ آگے ذکر آئے گا (ان حروف کوحروف مشبہ بالفعل کہاجاتا ہے اس لئے کہ یہ حروف فعل متعدی کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں جس طرح فعل متعدی فاعل اورمفعول کو چاہتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی دواسموں کو چاہتے ہیں' اوردوسری مشابہت یہ ہیکہ فعل کی طرح یہ حروف بھی ثلاثی رباعی ہیں اورتیسری مشابہت یہ ہے کہ فعل ماضی کی طرح یہ بھی مبنی برفتحہ ہیں)

حروف مشبہ بالفعل کے معانی:

اِنَّ'اَنَّ دونوں تاکید کے معنی کیلئے آتے ہیں اور کأنّ تشبیہ کیلئے آتا ہے۔

اورلکنَّ استدراک کیلئے آتا ہے،استدراک کا معنی اس وہم کودور کرنا ہے جوکلام سابق سے پیدا ہومثلاً کسی نے کہا "ماجاء نی زیدٌ" تواس سے وہم ہوا کہ شاید عمروبھی نہ آیاہوتواس کودفع کردیا کہ لکنَّ عمرًاقدجاء،لیتَ تمنّی (آرزو) اورلعلَّ ترجّی اوراشفاق کیلئے آتا ہے۔ترجّی (امید)اورتمنّی میں فرق یہ ہے کہ تمنّی ممکن میں بھی ہوتی ہے جیسے لیتَ زیدًا قائم، یہاں قیام زید ممکن ہے،اورغیرممکن میں بھی جیسے لیتَ الشباب یعودُ چنانچہ جوانی لوٹ کرآنا ناممکن نہیں اورترجّی صرف ممکن میں ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ لَعَلَّ الشبابَ یعودُ یومًا صحیح نہیں۔

پھرترجّی اوراشفاق میں فرق یہ ہے کہ ترجّی محبوب چیز میں ہوتی ہے جیسے 'لَعَلَّ اللّٰہ یرحمنا' اوراشفاق مکروہ (ناپسندیدہ چیز) میں ہوتا ہے جیسے لَعَلَّ العدوّ یقدم (شاید کہ دشمن آجائے) چنانچہ دشمن کا آنا ناپسندیدہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوله وهذه الحروف الخ:

حروف مشبّہ بالفعل کا عمل

یہ حروف کان کے برعکس عمل کرتے ہیں یعنی اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں جیسے اِنَّ زیدًا قائم یہاں دونوں جزء میں انَّ، عامل ہے اور یہ بصریین کا مسلک ہے۔ اور کوفیین کا مسلک یہ ہے کہ یہ خبر میں عمل نہیں کرتے اور خبر مرفوع ہوگی اس رفع کی وجہ سے جو پہلے تھا یعنی پہلے مبتدا کیلئے خبر بننے کی صورت میں جو رفع تھا وہ اب بھی برقرار رہے گا یہ عمل ان حروف کی وجہ سے نہیں ہوگا۔

وَرَاعِ ذَاالتــــرتيـــبَ اِلاّ فــــى الَّـــذى
كـــلَيْـــتَ فيهَـــا أو هُـــنَـــاغيـــر البـــذى

ترجمہ:......اور انَّ واخواتہا کے اسم اور خبر میں ترتیب کی رعایت کیجئے (یعنی پہلے اسم اور پھر خبر کو لایئے) مگر اس ترکیب میں جو لَيْتَ فيهَا ياهُنـاغير البذى کی طرح ہے (اس ترکیب میں چونکہ خبر جار مجرور، اور ظرف ہے اس وجہ سے ترتیب کے بغیر ہے۔ ترجمہ کاش وہاں فحش گو کے علاوہ کوئی ہوتا)

ترکیب:

(رَاعِ) فعل امر با فاعل (از باب مفاعلہ) (ذا) مبدل منہ (الترتيب) بدل (مفعول بہ) (اِلاّ فى الَّذى) (تقدیر عبارت یوں ہے رَاعَ ذاالترتيب فى كلّ تركيب الاّ فى التركيب الذى) جار مجرور (كلَيْتَ) اى وذالک كائن كليتَ الخ (ليت) حرف مشبّہ بالفعل (فيهَا أو هُنَاغير البذى) ليت کا اسم مؤخر۔

(ش) اى يلـزم تـقـديـم الاسـم فـى هذاالباب وتأخير الخبر، إلا إذا كان الخبر ظرفًا، او جارًا ومجرورًا؛ فإنه لايلزم تأخيره، وتحت هذا قسمان:

أحـدهـمـا: أنـه يـجـوز تـقـديـمه وتأخيره، وذالك نحو: ((ليتَ فيهاغير البذى)) أو ((ليت هناغير البذى)) أى الوقح؛ فيجوز تقديم ((فيها، وهنا)) على ((غير)) وتأخيرهما عنها.

والـثـانـى: أنـه يـجـب تـقـديـمـه، نـحـو: ((ليت فى الدار صاحبها)) فلايجوز تأخير ((فى الدار)) لئلا يعود الضمير على متأخر لفظا ورتبة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولایجوز تقدیم معمول الخبر علی الاسم إذا کان غیر ظرف ولا مجرور، نحو: ((إن زیدًا آکل طعامک)) فلایجوز ((إن طعامک زیدا آکل)) وکذا إن کان المعمول ظرفًا أو جارًا ومجرورًا، نحو: ((إن زیدا واثق بک)) أو ((جالس عندک)) فلایجوز تقدیم المعمول علی الاسم؛ فلاتقول: ((إن بک زیدا واثق)) أو ((إن عندک زیدا جالس)) وأجازہ بعضهم، وجعل منه قوله:

۹۵- فَلَا تَلْحَنِیْ فیها، فإنَّ بِحُبِّهَا
أَخَاکَ مُصَابُ القلبِ جَمٌّ بَلَابِلُه

ترجمہ وتشریح:

انَّ اور اس کے اخوات کے باب میں اسم کو مقدم اور خبر کو مؤخر کرنا ضروری ہے:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ یہاں یہ بتا رہے ہیں کہ انَّ واخواتھا میں اسم کو مقدم اور خبر کو مؤخر کرنا ضروری ہے الّا یہ کہ خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو خبر کو مؤخر کرنا ضروری نہیں۔ اور اس تفصیل کے تحت خبر کی دو قسمیں ہیں۔

۱...... ایک قسم خبر کی وہ ہے جہاں تقدیم بھی جائز ہو اور تاخیر بھی جیسے لیتَ فیها غیرَ البذی، لیتَ هُنَا غیر البذی (بذی کا معنی شارح نے الوقح سے کہا ہے جس کا معنی ہے قلیل الحیاء (کم حیاء والا) یہ بذی کی تفسیر ہے باللازم) یہاں فیها اور هُنَا کی تقدیم بھی جائز ہے اور تاخیر بھی۔

۲...... دوسری قسم خبر کی وہ ہے جہاں تقدیم خبر واجب ہے جیسے لیتَ فی الدارِ صَاحِبُها یہاں فی الدّار خبر کی تاخیر جائز نہیں تاکہ لفظاً اور مرتبۃً مؤخر چیز کی طرف ضمیر کا لوٹنا لازم نہ آئے اسی طرح خبر جب ظرف یا جار مجرور ہو تو اس کے معمول کی تقدیم اس کے اسم پر جائز نہیں جیسے اِنَّ زیدًا آکِلٌ طَعَامَکَ یہاں طعامکَ آکلٌ خبر کا معمول ہے اور ظرف اور جر مجرور نہیں لہٰذا اِنَّ طعامک زیدًا آکلٌ هنا صحیح نہیں۔

اور اگر معمول ظرف یا جار مجرور ہو تو بعض حضرات کے ہاں اس میں بھی تقدیم جائز نہیں چنانچہ انَّ زیدًا واثقٌ بک، جَالِسٌ عندَکَ میں اِنَّ بِکَ زیدًا واثقٌ، اِنَّ عندَکَ زیدًا جالِسٌ نہیں کہہ سکتے جب کہ بعض دیگر حضرات کے ہاں جائز ہے اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۵- فَلَا تَلْحَنِيْ فيها، فإنَّ بِحُبِّهَا
أَخَاكَ مُصَابُ القلبِ جَمٌّ بَلابِلُه

ترجمہ:...... اے مخاطب آپ مجھے اس محبوبہ کی محبت میں ملامت نہ کر، اس لئے کہ آپ کا بھائی (یعنی شاعر خود) اس کی محبت کی وجہ سے غم دل ہے اور اس کے وساوس زیادہ ہیں۔

تشریح المفردات:

لاتلحنی واحد مذکر حاضر نہی کا صیغہ ہے، علامت جزم الف کا حذف ہونا ہے از فتح بمعنی ملامت کرنا، فیھا ای فی حبھا، اخاک شاعر کا مقصود یہاں اپنا نفس ہے، مصاب القلب یہاں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہوئی ہے۔ مصاب وہ آدمی ہے جس پر کوئی حادثہ وغیرہ نازل ہو جائے جمّ ضرب سے بمعنی کثیر ہے بلابل بلبال کی جمع ہے وسوسوں کو کہا جاتا ہے۔

ترکیب:

(لا) ناھیہ (تَلْحَنِيْ) فعل مضارع مجزوم بلا (انت) ضمیر مستتر اس کا فاعل (ن) وقایہ (ی) ضمیر متکلم مفعول (فیھا) جار مجرور متعلّق ہوا (لاتلحنی) کے ساتھ۔ (فاء) تعلیلیہ اِنَّ حرف مشبّہ بالفعل (بحبّھا) جار مجرور مصاب کے ساتھ متعلّق (اخاک) اس کا اسم (مصاب القلب) خبر اوّل (جمّ بلابله) خبر ثانی۔

محلّ استشہاد:

بحبّھا محلّ استشہاد ہے یہاں اِنَّ کی خبر (مُصاب القلب) کے معمول (بحبّھا) کو اس کے اسم (أخاک) پر مقدم کیا ہے جو کہ بعض حضرات کے نزدیک جائز ہے۔

وَهَمْزَ إنَّ افتَح لِسَدِّ مَصْدَرِ
مَسَدَّهَا وَفِي سِوَى ذاكَ اكسِرُ

ترجمہ:...... اِنَّ کے ہمزہ کو آپ مفتوح کریں جب مصدر اس کی جگہ قائم ہوا، اس کے علاوہ میں کسرہ دیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(هَمْزَ إنَّ) مفعول بہ مقدم، (افتَح) فعل بافاعل کیلئے، (لِسَدّ مَصْدرٍ مَسَدَّهَا) جار مجرور (افتح) کے متعلّق ہوا (وَفی سِوَی ذاکَ) جار مجرور بعد والے فعل (اکسِرْ) کے متعلق ہوا۔

(ش) انَّ لَهَا ثلاثة أحوال: وجوب الفتح، ووجوب الكسر، وجواز الأمرين:

فيجب فتحها إذا قدرت بمصدر، كما إذا وقعت في موضع مرفوع فعل، نحو ((يعجبني أنك قائم)) أي: قيامك، أو منصوبه، نحو: ((عرفت أنك قائم)) أي: قيامك، أو في موضع مجرور حرف، نحو: ((عجبت من أنك قائم)) أي: من قيامك، وإنما قال: ((لسد مصدر مَسَدّها)) ولم يقل: ((لسد مفرد مسدها)) لأنه قد يسد المفرد مسدها ويجب كسرها، نحو: ((ظننت زيدًا إنه قائم))؛ فهذه يجب كسرها وإن سد مسدها مفرد؛ لأنها في موضع المفعول الثاني، ولكن لا تقدر بالمصدر؛ إذ لا يصح ((ظننت زيدًا قيامه))

فإن لم يجب تقديرها بمصدر لم يجب فتحها، بل تكسر: وجوبا، أو جوازًا، على ما سَنُبَيِّنُ، وتحت هذا قسمان؛ أحدهما: وجوب الكسر، والثاني: جواز الفتح والكسر؛ فأشار إلى وجوب الكسر بقوله:

ترجمہ وتشریح:

اِنَّ کی تین حالات ہیں بعض میں اس کے ہمزہ پر فتحہ لانا واجب ہے اور بعض میں کسرہ اور بعض میں دونوں جائز ہیں۔

جہاں أنّ (بفتح الهمزه) پڑھنا واجب ہے:

جب انّ فعل کے مرفوع (یعنی فاعل) یا منصوب (یعنی مفعول) یا حرف کے مجرور کی جگہ واقع ہو بایں طور کہ وہ اپنے مدخول سمیت ایسی جگہ واقع ہو جس کی جگہ مصدر کولایا جاسکتا ہو تو اس صورت میں انّ ہمزے کے فتحہ کے ساتھ پڑھا واجب ہے۔

مثال کے طور پر یعجبنی انک قائم، عرفت انّک قائم، عجبت من انّکَ قائم جیسی مثالوں میں یعجبنی قیامک (موضع رفع میں واقع ہونے کی مثال) عرفت قیامک (موضع نصب) عجبتُ من قیامک (موضع مجرور بحرف) پڑھا جاسکتا ہے یہاں ان اور اس کے مدخول کی جگہ مصدر کو لایا جاسکتا ہے اس لئے یہاں انّ (بفتح الهمزة) پڑھنا ہی واجب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے "لِسَدِّ مَصْدَرٍ مسدّها" کہا اور لسدّ مفرد مسدّها نہیں کہا اس لئے کہ بعض مرتبہ انّ اور اس کے مدخول کی جگہ مفرد تو آتا ہے لیکن پھر بھی فتح نہیں آتا بلکہ کسرہ واجب ہوتا ہے جیسے: ظننتُ زیدًا قائمٌ یہاں انّ مکسورہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ اس کی جگہ مفرد آتا ہے اس لئے کہ انّـه قـائـم مفعول ثانی کی جگہ پر واقع ہے جو کہ مفرد ہے لیکن یہاں مصدر کو مقدر ماننا جائز نہیں چنانچہ ظننتُ زیدًا قیامه پڑھنا صحیح نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ مصدر کے ذریعے سے اسم ذات (زید) سے بغیر تاویل کے خبر دینا صحیح نہیں اور ظنّ کا مفعول ثانی اصل کے اعتبار سے خبر ہوا کرتا ہے۔ مثلاً ظـنـنـتُ زیدًا قائمًا میں اگر ظـنـنـتُ نہ ہوتا تو زید مبتدا اور قـائـم خبر تھے۔ ہاں اگر اس میں مصدر کو مقدّر ماننا واجب نہ ہو تو پھر فتح واجب نہیں، پھر یا تو کسرہ واجب ہوگا یا جائز۔ (آگے اس کی تفصیل آئے گی) کسرہ کے واجب ہونے کی طرف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے اشارہ کیا ہے۔

فَـاكْسِـرْفِـي الابتـدا، وَفِـي بـدءِ صِـلَة
وَحيـثُ إنَّ لِيَـمِيـنٍ مُـكْـمِـلَة
أوْ حُـكِيَـتْ بـالـقـولِ، أوحَـلَّـتْ مَـحَـلّ
حَـالٍ، كـزُرْتُـه وَانّـي ذُوامَـلِ
وَكَسَـرُوامِـن بَـعْـدِ فـعـلٍ عُـلِّـقَـا
بـالـلامِ، كـاعـلَـمْ إنّـه لَـذُوتُـقَـى

ترجمہ:...... جب انّ ابتداء میں ہو یا صلّہ کے شروع میں تو وہاں انّ کے ہمزہ کو کسرہ دو اور وہاں بھی جہاں انّ قسم کو پورا کرنے والا ہو (یعنی جواب قسم واقع ہو) یا ایسے جملہ میں ہو جس کی حکایت کی جائے قول کے ساتھ یا ایسے جملہ میں ہو جو حال کی جگہ واقع ہو جیسے زرتـه وَانّـی ذو امل (میں نے اس سے ملاقات کی اس حال میں کہ میں امید والا تھا، وانـی ذو امل جملہ حالیہ میں انّ مکسورہ کی مثال ہے) اور نحویین نے انّ کے ہمزہ کو مکسور پڑھا ہے اس فعل کے بعد جو معلّق باللام ہو (اس کی وضاحت آگے آرہی ہے) جیسے اعلم انّه لذوتقی (جان لو کہ یہ آدمی تقویٰ والا ہے)

ترکیب:

(اكْسِرْ) فعل بافاعل (فی الابتداء) جارمجرور اكسر کے ساتھ متعلق (وَفِي بدءِ صِلَة) ماقبل پر عطف (حيثُ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظرف (انّ) باعتبار لفظ مبتدا (مُكمِلَة) خبر (ليمين) اس کے ساتھ متعلق (أوْ) حرف عطف (حُكِيَتْ) فعل با نائب فاعل بالقولِ) جار مجرور فعل مذکور کے ساتھ متعلق (أو) حرف عطف (حَلَّتْ) فعل بافاعل (مَحلّ حَالٍ) مفعول فيہ۔ (كزُرْتُه اى وذالک كائن كقولک زرته وانى ذُ وَامَلٍ) (كسروا) فعل فاعل (مِن) جار (بَعْدِ) مضاف (فعلٍ) موصوف (عُلّقَا باللامِ) جملہ فعليہ صفت كاعلم الخ۔

(ش) فذكر انّه يجب الكسر فى ستّةِ مواضع:

الأول: إذا وقعت ((إنَّ)) ابتداء أى: فى أول الكلام، نحو: ((إنَّ زيدًا قائمٌ)) ولايجوز وقوع المفتوحة ابتداء؛ فلاتقول: ((أنک فاضل عندى)) بل يجب التأخير؛ فتقول: ((عندى أنک فاضل)) وأجاز بعضهم الابتداء بها.

الثانى: أن تقع ((إنَّ)) صدر صلة نحو: ((جاء الذى إنه قائم))، ومنه قوله تعالىٰ: (و آتَيْنَاهُ مِنْ الكُنُوْزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ)

الثالث: أن تقع جوابًا للقسم وفى خبرها اللام، نحو: ((واللّٰه إن زيدًا لقائم)) وسيأتى الكلام على ذلک.

الرابع: أن تقع فى جملة محكيّة بالقول، نحو: ((قلت إنَّ زيدًا قائم)) (قال تعالىٰ: (قال إنّى عبدُاللّٰهِ)) فإن لم تحک به– بل أجرى القول مجرى الظن–فتحت، نحو: ((أتقول أن زيدا قائم؟))

الخامس: أن تقع فى جملة فى موضع الحال، كقوله: ((زرته وإنى ذ وأمل)) ومنه قوله تعالىٰ: (كَمَا أخرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَيْتِکَ بالْحقّ وَإنَّ فَرِيقًامِّنَ المؤمنين لَكَارِهُونَ) وقول الشاعر:

٩٦–مَا أَعْطَيَانِى وَلَاسَأَلْتُهُمَا
إلَّا وَانّى لَحَاجِزى كَرَمِى

السادس: أن تقع بعد فعل من أفعال القلوب وقد علق عنها باللام، نحو، "علمتُ إنَّ زيدًا لقائمٌ" وسَنُبَيِّنُ هذا فى باب "ظنَّ" فإنْ لم يكن فى خبرها اللامُ فُتِحَتْ. نحو: ((علمت إنَّ زيدًا قائم))

هذا ماذكره المصنف، وأورد عليه أنه نقص مواضع يجب كسر ((إنَّ)) فيها:

الأوّل: إذا وقعت بعد ((ألا)) الاستفتاحية، نحوه ((ألا إنَّ زيدًا قائم)) ومنه قوله تعالىٰ: (ألاَ إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاء)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثاني: إن وقعت بعد ((حيث))،نحو:((اجلس حيث إن زيدًا جالس)).

الثالث:إذاوقعت في جملة هي خبرعن اسم عين نحوزيدٌ اِنَّهُ قَائِمٌ ولايردعليه شئ من هذه المواضع؛لدخولها تحت قوله:((فاكسرفي الابتداء)) لأن هذه إنماكسرت لكونهاأوّل جملة مبتدأبها.

ترجمہ وتشریح:............ جہاں انّ کے ہمزہ کومکسور پڑھا جاتا ہے:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہاں چھ جگہیں ذکر کیں ہیں جہاں انّ کومکسور پڑھا جاتا ہے،

۱......جب انّ کلام کے شروع میں واقع ہوجائے جیسے إنَّ زيدًا قـائمٌ اوران مفتوحہ کا کلام کے ابتداء میں واقع ہونا جائز نہیں چنانچہ أنّکَ فاضل عندی(بالفتح) نہیں کہہ سکتے بلکہ اس میں تاخیر واجب ہے فتقول عندی انّک فاضل۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ابتداء میں ان مفتوحہ آجائے تو ان مکسورہ کے ساتھ خطًّا اور لَعَل کی لغت (کے ساتھ لفظًا اور خطًّا التباس آجائے گا (اس لئے کہ لعلّ کے اندر تقریبًا دس لغت ہیں ایک ان میں أنّ بھی ہے جس کا ذکر ہدایۃ النحو مین ہے) اگرچہ بعض حضرات نے اس کو بھی جائز کہا ہے۔

۲......جب إنّ صلہ کے شروع میں واقع ہو جیسے جاء الذی انه قائم اوراسی سے اللہ ربّ العزّت کا یہ قول ہے "و آتیناه مِنَ الکُنوزمَاإنَّ مفَاتِحَه لَتَنُوء بالعصبة" سورۃ قصص/۶

۳......انّ ایسے جملہ میں ہو جو جوابِ قسم واقع ہو اوراس کی خبر میں لام ہو جیسے واللّٰـه ان زیدًا لَقَـائمٌ اس پر مزید تفصیل آگے آئے گی۔

۴......انّ ایسے جملہ میں واقع ہو جو قول کی حکایت ہو جیسے قلتُ إنَّ زيدًا قائم قرآن کریم میں بھی ہے قَالَ انّی عبدُ الله۔

اگر حکایت نہ ہواور قول کا ظنّ کے معنی میں لیا گیا ہو تو پھر أن مفتوحہ ہوگا جیسے أتقولُ أنّ زيدًا قائم ای أتظُنّ۔

۵...... انّ ایسے جملے میں واقع ہو جو حال کی جگہ ہو جیسے زرته وَانّی ذُوْاَمَلٍ اوراسی سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "کَمَا أخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بیْتِکَ بِالْحَقّ وَانَّ فریقًامِّن المؤمنِیْنَ لکرِهُون۔

اوراسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۹۶ــمَــاأعْـطَيَــانِــي وَلاسَــألتُهُــمَــا
اِلاَّ وَانّــي لَــحَــاجِــزي كَــرَمِــي

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......میرے ان دوستوں نے نہ مجھے کچھ دیا اور نہ میں نے ان سے مانگا مگر اس حالت میں کہ میری شرافت میرے لئے مانع تھی۔

ترکیب:

(مَا) نافیہ (أَعْطَیَانِی) فعل بافاعل ومفعول اوّل (وَلاسَاَلْتُهُمَا) اس پر عطف (إِلَّا) حرف استثناء، مستثنیٰ منہ محذوف ہے ای ولاسالتھما فی حالةٍ من الاحوال (واو) حالیہ (ان) حرف مشبّہ بالفعل (ی) ضمیر اس کا اسم (لَحَاجِزِی) لام تاکیدیہ (حاجزی کَرَمِی) مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق انّ کی خبر۔

تشریح المفردات:

مااعطیانی ماضی معلوم باب افعال سے تثنیہ کا صیغہ ہے الف ضمیر بارز مرفوع متصل اس کا اسم ہے جو اس سے پہلے والے شعر میں دو دوستوں کی طرف راجع ہے حاجز از ضرب منع کرنے والا کرم شرافت حاجزی اس میں اسم فاعل کی اضافت مفعول کی طرف ہے کرمی اس کیلئے فاعل ہے۔

محلّ استشہاد:

الاّ وانّی محلّ استشہاد ہے یہاں انّ کا ہمزہ مکسور آیا ہے اس لئے کہ یہ حال کی جگہ واقع ہے۔

۶......انّ افعال قلوب کے فعل کے بعد واقع ہو جائے اور وہاں لام کی وجہ سے تعلیق ہو (اس کی وضاحت آگے آئے گی کہ تعلیق اس کو کہتے ہیں جہاں لفظاً مانع کی وجہ سے عمل نہ ہو سکا ہو) جیسے: علمتُ إنّ زیدًا لقَائمٌ ہاں اگر خبر میں لام نہ ہو تو پھر انَّ مفتوحہ ہوگا جیسے: علمت أنَّ زیدًا قائم (واللہ یعلم انک لرسولہ میں بھی تعلیق ہے)

یہ تو وہ جگہیں تھیں جن کو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیں ہیں۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض:

لیکن ان پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے بعض جگہیں چھوڑ دی ہیں جن میں انّ کو مکسور پڑھنا واجب ہے اور وہ یہ ہیں۔

۱......جب انّ ألا استفتاحیہ کے بعد واقع ہو جیسے الاانّ زیدًا قائمٌ اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی ہے أَلا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲......جب انّ حیث کے بعد واقع ہو جیسے: اجلس حیث أنَّ زیدًا جالسٌ۔

۳......جب وہ ایسے جملہ میں ہو جو اسم ذات سے خبر واقع ہو جیسے: زیدٌ إنّه قائم۔

شارح کی طرف سے اس کا جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے "فاکسر فی الابتداء" کہکر ان جگہوں کی طرف اشارہ کردیا ہے اس لئے کہ ان میں بھی انّ اس لئے مکسور ہے کہ وہ جملہ کے ابتداء میں آیا ہے لہٰذا ان جگہوں کو مستقل ذکر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔

بَعْدَ إذا فُجَاءَةٍ أو قَسَمٍ
لاَلاَمَ بَعْدَهُ بِوَجْهَيْنِ نُمِي
مَعَ تِلْوِفَاالجزاءِ، وَذَا يَطَّرِدُ
فِي "نَحوِ خيرُ القولِ إنی احْمَدُ"

ترجمہ:......اذافجائیہ (جو اچانک کے معنیٰ میں ہو) اور ایسی قسم کے بعد جس کے جواب میں لام نہ ہو إنّ اور أنّ (کسرہ، فتحہ) دونوں منسوب ہیں اور فاء جزائیہ کے بعد بھی اور "خیر القول انّی احمد" جیسی مثالوں میں یہ قیاسی ہے۔

ترکیب:

(بَعْدَ) مضاف (إذافُجَاءَةٍ) مضاف مضاف الیہ معطوف علیہ (أو حرف عطف (قَسَمٍ لاَلاَمَ بَعْدَهُ) موصوف صفت معطوف (بِوَجْهَيْنِ) جار مجرور متعلق ہوا، فعل مجہول نُمِي کے ساتھ (مَعَ تِلْوِفَاالجزاءِ) یہ بھی ما قبل پر عطف ہے (ذَا) اسم اشارہ مبتدا (يَطَّرِدُ) فعل فاعل خبر (فِي نَحوِ الخ) جار مجرور متعلق ہوا (یطّرد) کے ساتھ۔

(ش) يعنى أنه يجوز فتح ((إنّ)) و كسرها إذا وقعت بعد إذا الفجائية، نحو: ((خرجت فإذا إن زيدا قائم)) فمن كسرها جعلها جملة، والتقدير: خرجت فإذا زيدٌ قائمٌ، ومن فتحها جعلها مع صلتها مصدرا، وهو مبتدأ خبره إذا الفجائية، والتقدير ((فإذا قيام زيد)) أى ففى الحضرة قيام زيد ويجوز أن يكون الخبر محذوفا والتقدير ((خرجت فإذا قيام زيد موجود))، ومما جاء بالوجهين قوله:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۷- وَكُنْتُ أَرٰى زَيْدًا كَمَا قِيلَ سَيِّدًا
إذاانّه عَبْدُ القَفَا واللَّهَازِمِ

روى بفتح((أنّ))وكسرها؛فمن كسرها جعلها جملة (مُسْتَانفة)،والتقدير :((إذاهو عبدالقفا واللهازم)) ومن فتحها جعلها مصدرا مبتدأ،وفي خبره الوجهان السابقان والتقدير على الاول((فإذا عبوديته))أي:ففي الحضرة عبوديته،وعلى الثاني:((فإذاعبوديته موجودة))

وكذايجوزفتح((إنّ))وكسرهاإذاوقعت جواب قسم،وليس في خبرها اللام ،نحو: ((حلفت أن زيدًا قائم)) بالفتح والكسر؛وقدروى بالفتح والكسر قوله:

۹۸- لتَقْعُدِنَّ مَقْعَدَ القَصِيِّ
مِنِّي ذِي القَاذُورَةِ المَقْلِيِّ
أوتَحْلِفِي بِرَبِّكَ العَلِيِّ
أنِّي أبُو ذَيَّالِكِ الصَّبِيِّ

ومقتضى كلام المصنف أنه يجوزفتح((إنّ)) وكسرهابعدالقسم إذالم يكن في خبرها اللام، سواء كانت الجملة القسم بهافعلية،والفعل فيهاملفوظ به،نحو:((حلفت أنَّ زيدًاقائم))أوغيرملفوظ به، نحو:((والله انَّ زيدًاقائم))أواسمية،نحو:((لعمرك إن زيدًاقائم))

وكذلك يجوزالفتح والكسرإذاوقعت((إنّ)) بعدفاء الجزاء، نحو:((من يأتني فإنّه مكرمٌ)) فالكسرعلى جعل ((إنّ)) ومعموليهاجملة أجيب بهاالشرط،فكأنه قال:مَنْ يأتني فهومكرم،والفتح على جعل ((أنّ)) وصلّتهامصدرًامبتدأوالخبرمحذوف،والتقدير:((من يأتني فإكرامه موجود))ويجوز أن يكون خبرًاوالمبتدأمحذوفًا،والتقدير:((فجزاؤه الإكرام))

ومماجاء بالوجهين قوله تعالىٰ:(كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نفْسِهِ الرَّحْمَةَ أنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءً بجهالةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعدِهِ وَاَصْلَحَ فَإنَّه غفورٌرحيم)قرئ (فإنه غفوررحيم)بالفتح(والكسر؛فالكسرعلى جعلها جملة جوابًالمن،والفتح)على جعل أن وصلتهامصدرًامبتدأخبره محذوف،والتقدير:((فالغفران جزاؤه)) أوعلى جعلهاخبرًالمبتدأمحذوف،والتقدير:((فجزاوه الغفران))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وكذلك يجوز الفتح والكسر اذا وقعت ((أنّ)) بعد مبتدأ هو في المعنى قولٌ وخبر ((إنّ)) قول، والقائل واحدٌ، نحو: "خير القول إني أحمد (الله)" فمن فتح جعل ((إنّ)) وصلتها مصدرًا خبرًا عن ((خير))، والتقدير: ((خير القول حمد لله)) ف((خير)): مبتدأ، و((حمد الله)): خبره، ومن كسر جعلها جملة خبرًا عن ((خير)) كما تقول: ((أول قراء تي: (سبّحِ اسمَ رَبِّكَ الأعْلَى)) فاوّلُ مبتدأ، و((سبح اسم ربك الأعلى)) جملة خبر عن ((أول)) وكذلك ((خير القول)) مبتدأ، و((إني أحمد الله)) خبره، ولا تحتاج هذه الجملة إلى رابط؛ لإنها نفس المبتدأ في المعنى؛ فهي مثل ((نطقي الله حسبي)) ومثل سيبويه هذه المسألة بقوله: ((أول ما أقول أنّي أحمد الله)) وخرّج الكسر على الوجه الذى تقدم ذكره، وهؤ أنه من باب الإخبار بالجمل، وعليه جرى جماعة من المتقدمين والمتأخرين: كالمبرد، والزجاج، والسيرافي، وأبي بكر بن طاهرٍ وعليه اكثر النحويين.

ترجمہ وتشریح:............ جہاں انّ کا فتح اور کسرہ دونوں جائز ہیں۔

ا......جب انّ اذا فجائیہ کے بعد واقع ہو تو انّ کو مفتوح اور مکسور دونوں طرح پڑھنا جائز ہے جیسے خرجتُ فاذاإنّ زيدًا قائم۔ جنہوں نے اس کو کسرہ دیا ہے ان کے ہاں انّ اپنے مابعد کے ساتھ جملہ ہوگا اور تقدیر عبارت یوں ہے خرجت فاذا زیدٌ قائم، اور جنہوں نے فتح دیا ہے ان کے ہاں انّ اپنے مابعد سمیت بتاویل مصدر مبتدا ہوگا اور خبر اس کی اذا فجائیہ ہے والتقدير فاذاقيامُ زيد اى ففي الحضرة یا اس کی خبر محذوف ہوگی والتقدير خرجتُ فاذاقيامُ زيد موجودٌ.
شاعر کا یہ قول بھی اس قبیل سے ہے۔

۹۷-وَكُنْتُ اری زيدًا كَمَاقِيلَ سيّدًا
إذاانّه عَبْدُ القَفَا واللّهَازِمِ

ترجمہ:......میں تو زید کو سردار سمجھتا تھا جیسا کہ لوگوں میں مشہور تھا اچانک پتہ چلا کہ وہ تو گدی اور جبڑے پر مار کھانے والا غلام ہے۔

ترکیب:

(كُنْتُ) فعل ناقص (تُ) ضمیر بارز مرفوع متصل اس کیلئے اسم (ارى زيدًا كَمَاقِيلَ سيّدًا) جملہ فعلیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر(إذا) فجائیہ (انّ) حرف مشبہ بالفعل (ہ) ضمیر اسم (عَبْدُ القَفَاو اللَّهَازِم) خبر۔

تشریح المفردات:

(سیدا) سردار (القفا) سر کا پچھلا حصہ، گدی، یہ مذکر ومؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اقفِ، اقفية اقفاء قُفِیّ قِفِیّ اس کی جمعیں آتی ہیں۔ اللهازم جمع ہے اس کا مفرد لهزمة ہے کان کے نیچے جبڑے کی ابھری ہوئی ہڈی کو کہا جاتا ہے عبد کی اضافت قفا اور لهازم کی طرف ادنی ملابست کی وجہ سے ہے اس لئے کہ جس طرح غلام کو ذلّت وخسّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ٹھیک اس طرح گدّی تھپڑ اور کان کے نیچے ابھری ہوئی ہڈی مکا لگنے کی وجہ سے ذلّت کے شکار ہوتے ہیں (مقصود زید کی ذلّت کو بتانا ہے)

محلّ استشہاد:

اذاانّــہ محلّ استشہاد ہے یہاں انّ مفتوحہ پڑھنا بھی جائز ہے اور مکسورہ بھی، جن حضرات نے مکسورہ کہا ہے ان کے ہاں یہ جملہ مستانفہ ہے تقدیر عبارت یہ ہے۔ اذاھُوَ عبدُ القفاو اللهازم، اور جنہوں نے مفتوحہ کہا ہے ان کے ہاں یہ مصدر مبتدا ہے اور اس کی خبر (شروع میں ذکر کی گئی دو توجیہوں میں سے) پہلی توجیہ کے مطابق فاذاعبو دیّته ہے ای ففی الحضرة عبو دیّته، اور دوسری توجیہ کے مطابق فاذاعبو دیتهمو جو دة ہے۔

۲......اسی طرح جب انّ جواب قسم واقع ہو اور اس کی خبر میں لام نہ ہو پھر بھی انّ کو مفتوحہ پڑھنا جائز ہے اور مکسورہ بھی۔ جیسے حلَفْتُ أنَّ زيدًا قائمٌ۔

اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۹۸- لَتَــقْــعُــدِنَّ مَــقْــعَــدَ الــقَــصِــيِّ

مِــنِّــي ذِي الْــقَــاذورَةِ الْــمَــقْــلِــيِّ

أوتَــحْــلِــفِــيْ بِــرَبِّــک الْــعَــلِــيِّ

أنِّــي أبــو ذَيَّــالِكِ الــصَّــبِــيِّ

ترجمہ:......تم ضرور بیٹھوگی مجھ سے اس دور آدمی کی جگہ جو کہ میل کچیل، گندگی والا ہے اور لوگوں کے ہاں مبغوض ہے، یا تو پھر تم قسم کھاؤگی اپنے بلند ربّ کی کہ میں اس بچے کا باپ ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

لَتَقْعُدِنَّ واحد مونث حاضر بحث اثبات در فعل مستقبل معروف لام تاکید با نون ثقیلہ کا، اصل میں تقعُدِینَ تھا شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید بڑھا دینے سے لتقعدینَّ ہوا پھر توالی الامثال (پے در پے ایک جیسے حروف کا آنا) کی وجہ سے ایک نون کو حذف کیا اور یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ مقعد ظرف مکان ہے بیٹھنے کی جگہ۔ القصی دور آدمی منّی بمعنی عنّی ہے، القاذورة میل کچیل، گندگی، زنا، اور اس آدمی پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جس سے لوگ بدخلقی کی وجہ سے کم ملتے ہوں المقلی ضوب سے بمعنی مبغوض، اسم مفعول کا صیغہ ہے او بمعنی الیٰ کے ہے۔ ذیالک یہ ذالک کی تصغیر ہے جو کہ شاذ ہے اس لئے کہ یہ مبنی ہے اور مبنیات میں تصغیر نہیں ہوتی کیونکہ یہ اسمائے ممکّنہ کے خواص میں سے ہے جو کہ معرب ہیں۔

شان ورود:...... مذکورہ بالا اشعار کا شاعر ایک مرتبہ سفر سے واپس آیا دیکھا تو اس کی بیوی اپنے گود میں بچے کو اٹھائی ہوئی ہے تو شاعر نے اس بچے کے نسب کا انکار کیا اور اس کو مذکورہ بالا دو شعر کہے۔

اس کے بعد بیوی نے اس کو جواب میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

لا وَالَّذِی رَدَّکَ یَاصَفِی
مَامَسَّنِی بَعْدَکَ مِنْ إِنْسِی
غیرَ غلامٍ واحِدٍ قَیْسِی
بَعْدَامْرأیْنِ مِنْ بَنِی لؤی
وآخرین من بنی عَدِیّ
وَخمسةٍ کانُوا علی الطَّوی
وستّةٍ جاءُوا عَلَی العَشِی
وغیرُ ترکی وتصرانی

ان اشعار میں عورت نے اقرار کیا ہے کہ شوہر کی جدائی کے بعد اس کے ساتھ بہت لوگوں نے بدکاری کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(لَتقعُدِنّ) فعل بافاعل (مَقعَدالقَصِیّ) مفعول مطلق (منّی) متعلق ہوا (تقعدنّ) کے ساتھ (ذِی القاذورۃِ) صفت اوّل قصیّ کیلئے (المقلیّ) صفت ثانی (أو) حرف عطف بمعنی الیٰ ان (تَحلِفی بِربّک) فعل بافاعل و متعلق (العَلِیّ) صفت ہے ربّ کی (أنّ) حرف مشبہ بالفعل (ی) اس کا اسم (أبو ذَیّالِکِ الصّبیّ) مضاف مضاف الیہ خبر ہوا انّ کیلئے۔

محلّ استشہاد:

أنی أبو ذیّالک الخ محلّ استشہاد ہے یہاں انّ مکسورہ بھی پڑھا جاتا ہے اور مفتوحہ بھی، اسلئے کہ یہ ایسے فعل کے بعد واقع ہے جس کے بعد لام نہیں ہے۔

ومقتضی کلام المصنف الخ:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ انّ مکسورہ اور مفتوحہ دونوں پڑھنا (جب قسم کے بعد واقع ہو اور اس کی خبر میں لام نہ ہو) جائز ہے چاہے قسم والا جملہ فعلیہ ہو اور فعل لفظوں میں ہو جیسے حلفتُ إنّ زیدًا قائم یا لفظوں میں نہ ہو جیسے وَاللہ إنّ زیدًا قائم اور چاہے جملہ اسمیہ ہو جیسے لَعمرکَ إنّ زیدًا قائم.

۳......تیسری جگہ یہ ہے کہ جب انّ فاء جزائیہ کے بعد واقع ہو جائے تو وہاں اس کو مکسورہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور مفتوحہ بھی جیسے مَنْ یأتنی فإنه مُکرم۔ کسرہ کی صورت میں انّ اپنے معمول سمیت جملہ ہے جو شرط کے جواب میں واقع ہے و التقدیر من یأتنی فھو مکرمٌ، اور فتح کی صورت میں انّ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر مبتدا اور خبر اس کی محذوف ہوگی و التقدیر من یأتنی فاکرامه موجودٌ یا پھر یہ خبر ہوگی اور اس کا مبتدا محذوف ہوگا و التقدیر فجزاؤہ الاکرام.

بعینہ یہی تفصیل کتب ربکم الیٰ قوله تعالیٰ فإنّه غفور رحیم میں بھی ہے یہی وجہ ہے کہ وہاں بھی یہ دونوں وجہیں جائز ہیں۔

۴......اسی طرح فتح اور کسرہ وہاں بھی جائز ہے جہاں انّ ایسے مبتدا کے بعد واقع ہو جو معنیً کے اعتبار سے قول ہو اور انّ کی خبر بھی معنًی قول ہو اور دونوں کا قائل ایک ہو جیسے خیرُ القول انی احمداللہ (بہترین قول یہ ہے کہ میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں) ۔فتح کی صورت میں انّ اپنے مابعد سمیت مصدر خبر ہے و التقدیر خیرُ القول حمدُاللہ اور کسرہ کی صورت میں یہ جملہ بن کر خبر ہوگا خیر القول مبتدا اور انی احمداللہ اس کی خبر ہوگی اسی طرح ہے اوّل قراءتی (سبّح اسمَ ربک الاعلیٰ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ چونکہ مبتدا خبر میں باہمی ربط ہوتا ہے اور جملہ من حیث الجملة مستقل ہوا کرتا ہے اسلئے خبر اگر جملہ واقع ہو تو اس میں ضمیر کا ہونا ضروری ہوتا ہے جو لوٹتی ہے مبتدا کی طرف لیکن خیر القول انّی احمدُ اللّٰہ جیسے جملوں میں رابط کی ضرورت نہیں اس لئے کہ یہ معنی کے اعتبار سے بعینہٖ مبتدا ہے (مثلاً احمدُ اللّٰہ معنی کے اعتبار سے خیر القول ہے کیونکہ (احمد اللّٰہ) کا معنی ہے "میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں اور یہی "خیر القول" (بہترین قول) ہے وکذالک علی العکس ۔) تو یہ نطقی اللہ حسبی کی طرح ہوگیا جس کا تفصیلی ذکر مبتدا خبر کی بحث میں گزر گیا (کہ اس میں بھی جملہ ہونے کی وجہ سے رابط کی ضرورت نہیں)

ومثل سيبويه الخ:

سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی مثال اوّلُ ماا قول أني احمد الله، سے دی ہے اور کسرہ کی وجہ وہی بتائی ہے جو پہلے گزر چکی کہ یہاں جملہ خبر واقع ہوا ہے، متقدمین اور متأخرین کا مسلک بھی یہی ہے جیسے امام مبرد، زجاج سیرافی، ابوبکر بن طاہر اور یہی اکثر نحویوں کا مسلک ہے۔

وَبَعْدَ ذاتِ الكسرِ تصحَبُ الخبرَ
لامُ الابتداءِ، نحوُ: إنّي لَوَزَر

ترجمہ:...... انّ مکسورہ کے بعد خبر کے ساتھ لام ابتداء آتا ہے جیسے انّی لوزر (بے شک میں جائے پناہ ہوں)

ترکیب:

(وَبَعْدَ ذاتِ الكسرِ) ظرف متعلّق ہوا (تصحَب) کے ساتھ (تصحب) فعل (الخبرَ) مفعول بہ مقدم (لامُ الابتداءِ) فاعل مؤخر، (نحوُ :إنّي لَوَزَر اى وذالک كائن كقولک انّی)

(ش) يجوز دخول لام الابتداء على خبر((إن)) المكسورة: نحو: ((إنّ زيدا لقائم))

وهذه اللام حقها أن تدخل على أول الكلام؛ لإن لها صدر الكلام؛ فحقها أن تدخل على ((إن)) نحو ((لإن زيدًا قائم)) لكن لما كانت اللام للتاكيد، وإن للتاكيد؛ كرهوا الجمع بين حرفين بمعنى واحد، فأخروا اللام إلى الخبر.

ولا تدخل هذه اللام على خبر باقي أخوات ((إن))؛ فلا تقول ((لعلّ زيدًا لقائم)) وأجاز الكوفيون

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دخولها في خبر ((لكن)) وأنشدوا:

٩٩- يَلُومُونَنِي فِي حُبِّ لَيْلَى عَوَاذِلِي
وَلَكِنَّنِي مِنْ حُبِّهَا لَعَمِيدُ

وخرج على أن اللام زائدة، كما شذ زيادتها في خبر ((أمسى)) نحو قوله:

١٠٠- مَرُّوا عَجَالَى، فَقَالُوا كيف سيّدكم
فَقَالَ مَنْ سَأَلُوا: أمسى لَمَجْهُودا

أي أمسى مجهودًا، وكما زيدت في خبر المبتدأ شذوذًا، كقوله:

١٠١- أُمُّ الحُلَيْسِ لَعَجُوزٌ شَهْرَبَة
تَرْضَى مِنَ اللَّحْمِ بِعَظْمِ الرَّقَبَة

وأجاز المبرّد دخولها في خبر أن المفتوحة، وقد قرئ شاذا: (إلا أنهم ليأكلون الطّعام) بفتح ((أن))، ويتخرج أيضا على زيادة اللام.

ترجمہ وتشریح:............لام ابتداء کہاں آتا ہے؟

انّ مکسورہ کی خبر پر لام ابتداء کا لانا جائز ہے جیسے إنّ زيداً لَقَائمٌ، اب چونکہ لام ابتداء صدارت کلام چاہتا ہے اس لئے ہونا یہ چاہیئے تھا کہ یہ انّ پر داخل ہوتا لیکن چونکہ لام بھی تاکید کیلئے ہے اور انّ بھی اس وجہ سے نحویوں نے مکروہ (ناپسند) جانا کہ دو حرف ایک معنیٰ والے جمع ہو جائیں تو انہوں نے لام کو مؤخر کر کے خبر کی طرف منتقل کر دیا۔

ولا تدخل هذه اللام الخ:

لام ابتداء انّ کے دیگر اخوات انّ، لكن وغیرہ پر نہیں آتا چنانچہ لعلّ زيد القائم نہیں کہہ سکتے لیکن کوفیین نے لکنّ کی خبر میں داخل ہونے کو جائز کہا ہے، شاعر کا یہ قول انہوں نے دلیل میں پیش کیا ہے۔

٩٩- يَلُومُونَنِي فِي حُبِّ لَيْلَى عَوَاذِلِي
وَلَكِنَّنِي مِنْ حُبِّهَا لَعَمِيدُ

ترجمہ:......ملامت کرنے والے مجھے لیلیٰ کی محبت کی وجہ سے ملامت کرتے ہیں لیکن (میں ان کو توجہ نہیں دیتا اس لئے کہ) میں اس کی محبت کی وجہ سے سخت غمزدہ ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(یلوم) از نصر ملامت کرنا، لیلیٰ محبوبہ کا نام ہے تانیث لفظی اور علمیّت کی وجہ سے غیر منصرف ہے عواذل عاذلة کی جمع ہے چونکہ یہ جمع تکسیر ہے اسلئے اس کے فعل کو مذکر ومؤنث دونوں طرح لایا جاتا ہے عـمـیـد سخت غمزدہ شخص، جس کو عشق نے شکستہ خاطر کردیا ہو۔

ترکیب:

(یَـلُـومُـونَنِی) فعل ومفعول (فـی حُـب لَیـلـی) اس کے ساتھ متعلق (عَـواذِلِی) مضاف مضاف الیہ، فاعل (عواذلی) یا بدل کل ہے یلو موننی کے واؤ سے، یا اس میں بھی اکـلونی البراغیث والی لغت ہے (جس کا تفصیلی ذکر پہلے گذر چکا) (لکِنّنی) لکنَّ حرف مشبہ بالفعل یا اسم (لعمید) خبر (مِنْ حُبِّهَا) اس کے ساتھ متعلق۔

محلّ استشہاد:

لعمید محل استشہاد ہے اس لئے کہ یہاں لام ابتداء لکنّ کی خبر پر آیا ہے اور یہ کوفیین کے ہاں جائز ہے۔

بصریین اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ شعر صحیح نہیں اور کسی ثقہ آدمی نے اس کو نقل بھی نہیں کیا لہٰذا اس سے حجت تام نہیں۔

دوسرا جواب شارح نے دیا ہے کہ یہاں لام زائد ہے اور لام ابتداء نہیں۔ جس طرح اس کی زیادت أمسیٰ کی خبر میں بھی شاذ آئی ہے۔ جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۰۰ - مـرّوا عـجـالـی ، فَـقـالُـوا کیف سیّـدکـم

فَـقَـالَ مَـنْ سَـالُـوا: أمسـی لَـمَـجهُـودا

ترجمہ:...... سردار کے ساتھی جلدی گزرے اور انہوں نے پوچھا کہ تمہارا سردار کیسا ہے تو جس آدمی سے انہوں نے سوال کیا اس نے جواب دیا کہ وہ تو (عشق کے مرض کی وجہ سے) بہت تکلیف میں ہے۔

تشریح المفردات:

(عـجالیٰ) عین کے ضمہ کے ساتھ جمع ہے عجلان کی جیسے سُکاریٰ جمع ہے سکران کی (من سالوا) اس میں دو روایتیں ہیں اگر معروف پڑھا جائے تو موصول کی طرف لوٹنے والی عائد ضمیر محذوف ہوگی ای فـقال الّذی سالوہ، اور مجہول کی صورت میں عائد واؤ جمع ہوگا باعتبار معنیٰ ای فقال الّذین سئلوا (مجھود) جس کو مشقت منتہیٰ تک پہنچادے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(مرّوا) فعل بافاعل (عجالی) حال (فقالوا) فعل بافاعل (کیف) اسم استفہام خبر مقدم (سیّد کم) مبتدامؤخر (فَقَالَ) فعل (مَنْ سالُوا) فاعل (أمسٰی) فعل ناقص (ھو) ضمیر مستتر اس کیلئے اسم (لمجھُودا) خبر۔

محلّ استشہاد:

لمجھودا محلّ استشہاد ہے یہاں امسٰی کی خبر میں لام زائد آیا ہے جو کہ شاذ ہے اور مبتدا کی خبر میں بھی کبھی بطور شاذ کے لام زائد آتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۰۱ -أُمُّ الحُلَیْسِ لَعَجُوزٌ شَھْرَبَة
تَرْضٰی مِنَ اللَّحْمِ بِعَظْمِ الرَّقَبة

ترجمہ:......امّ حلیس تو ایک بوڑھی اور کمزور عورت ہے وہ گوشت میں سے گردن کی ہڈی کے گوشت کو زیادہ پسند کرتی ہے (اس لئے کہ یہ بنسبت دوسرے گوشت کے چبانے میں نرم ہوتا ہے) یا یہ کہ وہ گوشت کے بدلے گردن کی ہڈی کے شوربہ کو پسند کرتی ہے (اس لئے کہ وہ غریب ہونے کی وجہ سے گوشت خرید نہیں سکتی یا گوشت تو خرید سکتی ہے لیکن بڑھاپے کی وجہ سے چبا نہیں سکتی)

تشریح المفردات:

(ام الحلیس) یہ گدھی کی کنیت ہے یہاں شاعر نے گدھی کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے عورت کی کنیت "امّ الحلیس" رکھ دی ہے عجوز بڑی عمر والی، بوڑھی، ابن السکیت رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کے نزدیک (عجوز) تاء کے ساتھ مؤنث استعمال نہیں ہوتا اور ابن الانباری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کے ہاں عجوزۃ پڑھ سکتے ہیں، اس کی جمع عجائز، عجز آتی ہے شھربة بمعنی فانیة' من اللحم یا من تبعیض کے لئے ہے ای ترضی ببعض اللحم بلحم عظم الرقبة یا من بدل کے معنیٰ میں ہے (جیسا کہ قرآن کریم میں ہے لَجَعَلْنَا مِنکم مَلا ئکة ای بدلکم) ای ترضی بدل اللحم بعظم الرقبة۔

محلّ استشہاد:

لعجوز محلّ استشہاد ہے اس لئے کہ یہاں مبتدا کی خبر پر لام زائد آیا ہے جو کہ شاذ ہے یا اس میں یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ لام اصل میں مبتدا پر داخل ہوا ہے جو کہ محذوف ہے۔ والتقدیر لھی عجوز:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورمبرد رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کے ہاں انّ مفتوحہ کی خبر میں بھی لام زائدہ آتا ہے ان کی دلیل ایک شاذ قراءت ہے الا انّھم لیأکلونَ الطعامَ (انّ مفتوحہ کے ساتھ) یہاں انّ کی خبر لیأکلون میں لام زائد آیا ہے، اس کا بھی وہی جواب ہے کہ یہ لام ابتداء کا نہیں بلکہ زائد ہے۔ واللہ اعلم۔

وَلاَ یَلِی ذِی اللاَّمَ مَاقَدْ نُفِیَا
وَلاَمِنَ الاَفْعَالِ مَاکَرَضِیَا
وَقَدْ یَلِیْھَامَعَ قَدْ کَاِنَّ ذَا
لَقَدْ سَمَاعَلَی العِدَامُتَحْوِذَا

ترجمہ:...... انّ کی منفی خبر پر لام نہیں آتا اور اس خبر پر بھی نہیں آتا جو رضِیَ (ماضی متصرف) کی طرح ہو۔ اور کبھی قد والی ماضی کے ساتھ لام آتا ہے جیسے انّ ذا الخ (بے شک یہ آدمی غلبہ حاصل کر کے اپنے دشمنوں پر بلند ہوا)۔

ترکیب:

(لاَ) نافیہ (یَلِی) واحد مذکر غائب مضارع معلوم از ضرب (ذِی اللاّمَ) مفعول بہ مقدم (مَاقَدْ نُفِیَا) موصول صلہ فاعل (وَلاَمِنَ الاَفعالِ الخ) اس پر عطف، (قَدْ) حرف تحقیق (یَلِی) فعل ضمیر اس میں مستتر ہے جو راجع ہے (ما) ماضی کی طرف (ھا) ضمیر مفعول (کانّ ذَاالخ) ای کقولک انّ ذا الخ، (انّ) حرف مشبہ بالفعل (ذا) اس کا اسم (لَقَدْ سَمَاعَلَی العِدَا) اس کی خبر (مُسْتَحْوِذًا) حال ہے سَمَا (فعل) کی ضمیر سے۔

(ش) اذاکان خبر "إنّ" منفیًالم تدخل علیه اللام؛ فلاتقول: ((إن زیدا لمایقوم)) وقد ورد فی الشعر، کقوله:

۱۰۲ - وَأعلَمُ انّ تَسْلِیْمًا وَتَرْکًا
لَلامُتَشَابِھَانِ وَلاَسَوَاء

وأشار بقوله: ((ولامن الأفعال ماکرضیا)) إلی أنه إذاکان الخبر ماضیًامتصرفاغیرمقرون بقدلم تدخل علیه اللام؛ فلاتقول ((إن زیدالرضی)) وأجاز ذلک الکسائی، وھشام؛ فإن کان الفعل مضارعا دخلت اللام علیه، ولافرق بین المتصرف وغیرالمتصرف نحو: ((إن زیدًالیرضی)) وغیرالمتصرف، نحو: ((إن زیدًا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ليذر الشر)) هذا إذا لم تقترن بـه السين أو سوف؛ فإن اقترنت (به)، نحو: ((إن زيدًا سوف يقوم)) او ((سيقوم)) ففي جواز دخول اللام عليه خلاف؛ (فيجوز إذا كان ((سوف)) على الصحيح، وأما إذا كان السين فقليل)

وإذا كان ماضيًا غير متصرف فظاهر كلام المصنف (جواز) دخول اللام عليه؛ فتقول: ((إن زيدًا لنعم الرجل، وإنّ عمرًا لبئس الرجل)) وهذا مذهب الأخفش والفراء، والمنقول أن سيبويه لايجيز ذلك.

فإن قرن الماضي المتصرف ب((قد)) جاز دخول اللام عليه، وهذا هو المراد بقوله: ((وقد يليها مع قد)) نحو: إن زيدًا لقد قام)).

ترجمہ وتشریح:

جب انّ کی خبر منفی ہو تو اس صورت میں اس پر لام کالانا صحیح نہیں جیسے إنّ زيدًا للايقوم اسلئے کہ اس صورت میں دولام آتے ہیں جو کہ ناپسندیدہ ہے نیز یہ لام اثبات کی تاکید کیلئے آتا ہے جو کہ نفی کی ضد ہے، ہاں بعض مرتبہ شعر میں آیا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۰۲ –وَأعلَم انّ تَسْلِيْمًا وَتَرْكًا
لَلامُتَشَابِهَانِ وَلاسَوَاء

ترجمہ:...... میں جانتا ہوں کہ کسی کے ذمہ کام حوالہ کرنا اور نہ کرنا نہ ایک جیسے ہیں اور نہ برابر۔

ترکیب:

(أعلَم) فعل مضارع (انا) ضمیر مستتر اس کا فاعل (ان) حرف مشبہ بالفعل (تَسْلِيْمًا وَتَرْكًا) معطوف علیہ معطوف اس کا اسم (لَلامُتَشَابِهَانِ الخ) خبر۔

تشریح المفردات:

تسليمًا اى تسليم الامر کسی کو کام حوالہ کرنا ترکا ای ترك التسليم کسی کو کام حوالہ نہ کرنا بلکہ خود کرنا، سواء مصدر ہے تثنیہ سے اس کا خبر واقع ہونا صحیح ہے اس لئے کہ مصدر تثنیہ وجمع واقع نہیں ہوتا لاسواء کو ضرورت شعری کی وجہ سے مؤخر کیا ورنہ پہلے ہونا چاہیئے تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محلّ استشہاد:

للامُتَشَابِهَانِ محلّ استشہاد ہے انّ کی خبر منفی بلا پر لام آیا ہے جو کہ شاذ ہے۔

واشار بقوله وَلاَمِنَ الافعال الخ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں یہاں چند جزئیات ہیں۔

۱...... جب خبر ماضی متصرف ہو اور قد کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو تو اس صورت میں اس پر لام ابتداء نہیں آتا چنانچہ انّ زیدًا لَرَضِی نہیں کہہ سکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ لام میں اصل یہ ہے کہ وہ اسم پر داخل ہو اور ماضی متصرف اسم کے ساتھ کسی طرح بھی مشابہ نہیں۔

امام کسائی اور ہشام رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کو جائز کہا ہے وہ یہاں قد کو مقدر مانتے ہیں جس کے جواز کی وجہ آگے آ رہی ہے۔

۲...... اگر فعل مضارع ہو تو اس پر لام ابتداء داخل ہوتا ہے اسلئے کہ لام ابتداء اسم پر داخل ہوتا ہے اور فعل مضارع اسم کے ساتھ کئی وجوہ سے مشابہت رکھتا ہے (جیسا کہ پہلے معرب مبنی کے بحث میں گزر چکا) واضح رہے کہ اس میں فعل مضارع کا متصرف ہونا ضروری نہیں متصرف ہو جیسے إنّ زیدًا الیرضٰی یا غیر متصرف جیسے انّ زیدًا الیذرُ الشرّ (تصرف سے تصرف تام مراد ہے نہ کہ ناقص ورنہ تو یذر کا امر بھی استعمال ہوتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں فَذرهُم آیا ہے متصرف اور غیر متصرف کی تفصیل کان واخواتھا میں گزر گئی ہے من شاء فلیراجع الیه۔

۳...... اگر مضارع کے ساتھ ''سین'' یا ''سوف'' ہو تو اس پر لام کے داخل ہونے میں اختلاف ہے صحیح قول کے مطابق ''سوف'' کی صورت میں لام ابتداء کا داخل ہونا صحیح اور ''سین'' کی صورت میں قلیل ہے۔

۴...... جب ماضی غیر متصرف ہو تو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے ظاہر سے اس پر لام کے داخل ہونے کا جواز معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ انہوں نے (رَضِی) (فعل متصرف) پر داخل ہونے کو منع کیا ہے' یہ اخفش اور فراء رحمہما اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے اور سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے عدم جواز منقول ہے۔

۵...... اگر ماضی متصرف کے ساتھ ہو تو اس پر لام کا داخل ہونا صحیح ہے اس لئے کہ قد اس کو حال کے قریب کرتا ہے تو اس کی مشابہت فعل مضارع کے ساتھ ہو جائے گی اور فعل مضارع پر لام کا داخل ہونا صحیح تھا لہٰذا یہاں بھی صحیح ہے۔

وَتصحبُ الواسطَ معمُولَ الخبر

وَالفصلَ واسمًا حَلَّ قبلَه الخبر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......اور یہ لام اس خبر کے معمول پر آتا ہے جو درمیان میں ہو اور ضمیر فصل اور اس اسم پر بھی آتا ہے جس سے پہلے خبر آ جائے۔

ترکیب:

(تصحبُ) فعل (هی) ضمیر مستتر جو راجع ہے لام کی طرف وہ اس کا فاعل (الواسطَ معمولَ الخبر) مبدل منہ اور بدل مفعول بہ (وَالفصلَ واسمًاالخ) ماقبل پر عطف ہے۔

(ش) تدخل لام الابتداء على معمول الخبر إذا توسط بين اسم إن والخبر، نحو: ((إن زيدا لطعامك آكل)) وينبغي أن يكون الخبر حينئذ مما يصح دخول اللام عليه كما مثلنا؛ فإن كان الخبر لا يصح دخول اللّام عليه لم يصح دخول اللام على المعمول، كما إذا كان (الخبر) فعلا ماضيًا متصرفا غير مقرون ب((قد)) لم يصح دخول اللام على المعمول؛ فلا تقول ((إن زيدا لطعامك آكل)) وأجاز ذلك بعضهم، وإنما قال المصنف: ((وتصحب الواسط)) أي: المتوسط –تنبيها على أنها لا تدخل على المعمول إذا تأخر؛ فلا تقول ((إن زيدا آكل لطعامك))

وأشعر قوله بأن اللام إذا دخلت على المعمول المتوسط لا تدخل على الخبر، فلا تقول ((إن زيد الطعامك لآكل))، وذلك من جهة أنه خصص دخول اللام بمعمول الخبر المتوسط، وقد سمع ذلك قليلا، وحكى من كلامهم ((إني لبحمد الله لصالح))

وأشار بقوله: ((والفصل)) إلى أن لام الابتداء تدخل على ضمير الفصل، نحو: ((إن زيدا لهو القائم)) وقال الله تعالىٰ: (إن هذا لهو القصص الحق) ف((هذا)) اسم ((إن))، و((هو)) ضمير الفصل، ودخلت عليه اللام، و((القصص)) خبر ((إن)).

وسمي ضمير الفصل لإنه يفصل بين الخبر والصفة، وذلك إذا قلت ((زيد هو القائم)) فلو لم تأت ب((هو)) لاحتمل أن يكون ((القائم)) صفة لزيد، وأن يكون خبرًا عنه، فلما أتيت ب ((هو)) تعين أن يكون ((القائم)) خبرًا عن زيد.

وشرط ضمير الفصل أن يتوسط بين المبتدأ والخبر، نحو: ((زيد هو القائم)) أو بين ما أصله المبتدأ والخبر، نحو: ((إن زيدا لهو القائم)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وأشار بقوله:((واسما حل قبله الخبر))إلى أن لام الابتداء تدخل على الاسم إذا تأخرعن الخبر، نحو:((إن في الدار لزيدًا)) قال الله تعالىٰ:(وَإِنَّ لَكَ لَاجرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ)

وكلامه يشعر (أيضًا) بأنه إذادخلت اللام على ضمير الفصل أوعلى الاسم المتأخر لم تدخل على الخبروهو كذالك فلاتقول "إنَّ فِي الدّارِ لَزَيدًا" ومقتضى إطلاقه في قوله إنّ لام الابتداء تدخل على المعمول المتوسط بين الاسم والخبر أنّ كل معمول إذاتوسط جاز دخول اللام عليه؛ كالمفعول الصريح، والجار والمجرور، والظرف، والحال، وقدنص النحويون على منع دخول اللام على الحال؛ فلاتقول: ((إن زيدالضاحكاراكب))

ترجمہ وتشریح:

۱...... جب خبر کا معمول اسم اور خبر کے درمیان آ جائے تو اس صورت میں اس معمول پر لام ابتداء آ تا ہے جیسے إنّ زيدًا لطعَامَكَ آكلٌ " لیکن اس صورت میں بھی خبر کا ایسا ہونا ضروری ہے جس پر لام کا داخل ہونا صحیح ہو جیسے گزری ہوئی مثال 'اور اگر خبر اس قبیل سے ہو جس پر لام کا داخل ہونا صحیح نہ ہو مثلاً خبر فعل ماضی متصرف غیر مقرون بقد ہو جیسے رضِيَ' آكل تو پھر اس قسم کی خبر کے معمول پر بھی لام ابتداء کا داخل ہونا صحیح نہیں لہٰذا "انّ زيدًا لطعَامَكَ آكل" کہنا صحیح نہیں اگر چہ بعض حضرات نے اس کو جائز کہا ہے۔

۲...... نیز مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے "تصحب الواسط " کہکر اس بات پر تنبیہ فرمائی کہ اگر معمول درمیان کے بجائے بعد میں آ جائے پھر بھی لام ابتداء داخل نہیں ہوگا چنانچہ "انّ زيدًا آكلٌ لطعامك " صحیح نہیں۔

۳...... "والفصل" کے ساتھ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ کیا کہ لام ابتداء ضمیر فصل پر بھی داخل ہوتا ہے۔ جیسے إنَّ زيدًا لهُو القائم ،اور قرآن کریم میں بھی ہے إنَّ هـذا لهُوَ القصص الحقّ،اس کو ضمیر فصل اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ خبر اور صفت میں فرق کرنے کیلئے آتی ہے اس لئے کہ اگر زيد هو القائم میں هو کو نہ لایا جائے تو یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ قائم زید کی صفت ہو یا خبر ہو لیکن هو ضمیر سے متعین ہوگیا کہ القائم 'زید کی خبر ہے نہ کہ صفت اس لئے کہ موصوف صفت میں اجنبی کا فاصلہ نہیں ہوتا۔

ضمیر فصل کی شرط یہ ہے کہ وہ مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہو جیسے زيدٌ هو القائم یا اس میں واقع ہو جو باعتبار اصل کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبتدا خبر تھے جیسے انّ زَیدًا لھو القائم یہاں زید، القائم اگر چہ فی الحال مبتدا خبر نہیں اس لئے کہ زیدانّ کا اسم اور القائم اس کی خبر ہے لیکن اصل کے اعتبار سے انّ کے داخل ہونے سے پہلے یہ مبتدا، خبر تھے۔

۴...... واسمًا حلّ قبله الخبر کے ذریعے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے اس بات کی طرف کہ لام ابتداء انّ کے اسم پر داخل ہوتا ہے جب وہ خبر سے مؤخر ہو جیسے انّ فی الدّار لَزیدًا، اور قرآن کریم میں بھی ہے اِنّ لکَ لَاَجرًا غیرَ ممنون، (اس طرح کی مثالیں قرآن وحدیث میں بہت زیادہ ہیں)

۵...... مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے ضمنی طور پر یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جب لام ضمیر فصل یا اسم مؤخر پر داخل ہو تو پھر وہ خبر پر داخل نہیں ہوگا لہٰذا انّ زیدًا لھُو لَقائمٌ، اِنَّ لَفِی الدّار لزیدًا کہنا صحیح نہیں۔

۶...... مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے اطلاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر معمول جب درمیان میں آ جائے اس پر لام کا داخل ہونا صحیح ہے جیسے صریح مفعول، جار مجرور، ظرف، حال' لیکن نحویوں نے تصریح کی ہے کہ لام کا داخل ہونا حال پر صحیح نہیں جیسے انّ زیدًا لَضَاحِکًا راکبٌ۔ (حال اور تمیز کا حکم علماء نے ایک لکھا ہے)

وَوَصلُ مَا بِذی الحُرُوفِ مُبطلُ
إعمَالَهَا، وَقَد یُبقَی العَمَلُ

ترجمہ:...... اور ما غیر موصولہ کا ان حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ ملنا ان کے عمل کو باطل کرتا ہے، اور کبھی ان کا عمل باقی بھی رہتا ہے۔

ترکیب:

(وَصلُ مَابِذی الحروفِ) مضاف مضاف الیہ مبتدا (مُبطلُ إعمَالَهَا) خبر (قَد) حرف تقلیل (یُبقَی العَمل) فعل مضارع مجہول با نائب فاعل۔

(ش) اذا اتصلت ((ما)) غیر الموصولة بإن وأخواتها کفتها عن العمل، إلا ((لیت)) فإنه یجوز فیها الإعمال (والإعمال) فتقول: ((إنما زید قائم)) ولا یجوز نصب ((زید)) وکذلك أن (وکأن) ولکنّ ولعلّ، وتقول: ((لیتما زید قائم)) وإن شئت نصبت ((زیدًا))، فقلت ((لیتما زیدًا قائم)) وظاهر کلام المصنف- رحمہ اللہ تعالیٰ!- أن ((ما)) إن اتصلت بهذه الأحرف کفتها عن العمل، وقد تعمل قلیلا، وهذا مذهب جماعة من النحویین (کالزجاجی، وابن السراج) وحکی الأخفش والکسائی ((إنما زیدًا قائمٌ)) والصحیح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المذهب الأول، وهو أنه لا يعمل منها مع ((ما)) إلا ((ليت))، وأما ما حكاه الأخفش والكسائى فشاذ، واحترزنا بغير الموصولة من الموصولة؛ فإنها لا تكفها عن العمل، بل تعمل معها، والمراد من الموصولة التى بمعنى ((الذى))، نحو: ((إن ما عندك حسن)) أى: إن الذى عندك حسن) والتى هى مقدرة بالمصدر، نحو: ((إن ما فعلت حسن)) أى: إن فعلك حسن.

ترجمہ وتشریح:............حرف مشبہ بالفعل کے ساتھ ما کافّہ کا آنا:

۱......جب غیر موصولہ یعنی کافّہ انّ اوراس کے اخوات کے ساتھ آ جائے تو وہ ان کو عمل سے روکتا ہے۔ چنانچہ انّما زیدٌ قائم پڑھنا صحیح ہے اور زید کو منصوب پڑھنا صحیح نہیں اسی طرح انّ کأنّ وغیرہ میں بھی ہے (ما غیر موصولہ کو ما زائدہ اور ما کافّہ بھی کہتے ہیں اس لئے کہ یہ زائد ہوتا ہے اور عمل سے روکتا ہے)

۲......حروف مشبّہ بالفعل میں سے صرف لیتَ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ساتھ اگر ما کافّہ آ جائے تو اس صورت میں عمل دینا بھی جائز ہے اور نہ دینا بھی جائز ہے چنانچہ آپ لیتَمازیدٌ قائم اور لیتمازیدًا قائم دونوں پڑھ سکتے ہیں (اس کی علّت نحویوں نے یہ بیان کی ہے کہ ان حروف کو عمل ہی اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ یہ اسماء کے ساتھ خاص ہیں اب جب ان پر ما زائدہ آ جائے تو یہ اختصاص ختم ہو جاتا ہے اس لئے کہ ما افعال پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے باری تعالیٰ کا یہ قول ہے قُلْ انّما یوحیٰ الیّ الخ، اور کانّما یُساقون الی الموت ، البتہ صرف لیتَ کے ساتھ ما زائدہ آنے میں عمل دینا اور نہ دینا دونوں جائز ہیں)

۳......مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان حروف کے ساتھ ما کافّہ آ جائے تو ان کو مکمّل طور پر عمل سے روکتا ہے، لیکن (شارح فرماتے ہیں کہ) نحویوں کی ایک جماعت زجاجی، ابن السراج رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کبھی کبھار ما کے باوجود عمل کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اخفش اور کسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے انّما زیدًا قائم کی حکایت کی ہے جس میں ما کے داخل ہونے کے باوجود زیدًا کو عمل دیا گیا ہے لیکن شارح کے نزدیک پہلا مذہب صحیح ہے اور وہ یہ ہے کہ لیتَ کے علاوہ حروف کے ساتھ اگر ما زائدہ آ جائے تو وہاں عمل نہیں ہوگا اور اخفش اور کسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے عمل کی جو حکایت نقل کی ہے وہ شاذ ہے۔

۴......غیر موصولہ کہا تو موصولہ سے احتراز کیا اسلئے کہ ما موصولہ آنے کی صورت میں ان حروف کا عمل برقرار رہتا ہے جیسے اِنَّماعندکَ حَسَنٌ (موصولہ وہ ہے جو بمعنی الذی کے ہو)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح موصولہ کہہ کر اس مـا سے بھی احتراز کیا جو تقدیرً ا مصدر کے معنیٰ میں ہو جیسے إنَّ مَـا فَـعَـلْـتَ حَسَـنٌ ای إن فِعلَکَ حَسَنٌ .

وَجَـــائِـــزٌ رَفْـعُـکَ مَـعْـطُـوفًـا عَـلَـىٰ
مَــنْــصُــوبِ "إنَّ" بَــعْــدَ أنْ تَسْتَــكْــمِلاَ

ترجمہ:......انّ کے اسم پر معطوف کو آپ رفع بھی دے سکتے ہیں بشرطیکہ یہ معطوف انّ کے دونوں معمولوں کے بعد آ جائے۔

ترکیب:

(جَائِزٌ) خبر مقدم (رَفْعُکَ) مبتدا مؤخر (یہاں مصدر کی اضافت فاعل کی طرف ہے، اور مصدر فعل جیسا عمل کرتا ہے) (مَـعْـطُـوفًـا علىٰ منصُوبِ إنَّ) مفعول بہ (بَعْدَ أنْ تَسْتَكْمِلاَ) بتاویل مصدر، اور مصدر کا مفعول محذوف ہے ای بعد استکمالها معموليها (ظرف)

(ش) ای إذا اتـی بـعـد اسـم ((إنّ)) وخبرها بعاطف جاز فی الاسم الذی بعده وجهان؛ أحدهما: النصب عطفًا علی اسم ((إنّ زیدًا قائمٌ وعمرًا))

والثانی: الرفع نحو: ((إنّ زیدًا قائمٌ، وعمرو)) واختلف فیه فالمشهور أنه معطوف علی محل اسم ((إنّ)) فإنـه فـی الأصـل مرفوع لکونه مبتدأ، وهذا یشعر به (ظاهر) کلام المصنف، وذهب قوم إلی أنه مبدأ وخبره محذوف، والتقدیر: وعمرو کذلک، وهو الصحیح.

فـإن کـان الـعـطف قبـل أن تستکمل ((إنّ)) –أی قبل أن تأخذ خبرها– تعیّن النصب عند جمهور النحویین؛ فتقول: إن زیدًا وعمرًا قائمان، وإنک وزیدًا ذاهبان؛ وأجاز بعضهم الرفع.

ترجمہ وتشریح:............انّ کے اسم پر معطوف کا اعراب:

جب انّ کے بعد اس کا اسم اور خبر آ جائے اور پھر اس اسم پر کوئی چیز معطوف کرنا چاہیں تو اس صورت میں معطوف کے اعراب میں دو وجہیں جائز ہیں۔

ا......عطف کی وجہ سے منصوب پڑھنا جیسے انّ زیدًا قائمٌ وعمرًوا یہاں عمرًوا کو زیدًا پر عطف کر کے منصوب پڑھ سکتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲......مرفوع پڑھنا۔ پھر اس رفع کی وجہ میں اختلاف ہے مشہور تو یہ ہے کہ یہ انّ کے محل پر معطوف ہے اور وہ اصل میں مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع تھا مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے، اور بعض حضرات کے ہاں اس مرفوع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مبتدا ہے اور اس کی خبر محذوف ہے والتقدیر وعمرو کذالك اور یہی صحیح ہے۔ یہ تفصیل تو اس صورت میں ہے جب معطوف مذکور انّ کے اسم اور خبر دونوں کے بعد آ جائے اگر صرف انّ کے اسم کے بعد آ جائے اور خبر سے پہلے ہو تو پھر جمہور بصریین کے ہاں نصب متعیّن ہے۔ جیسے: انَّ زیدًا وَعمرًو اقائمان، اگرچہ بعض نے یہاں بھی رفع کو جائز کہا ہے۔ والتفصیل فی المطوّلات:

وَأُلْحِقَتْ بِأَنَّ لٰكِنَّ وأَنَّ
مِنْ دُوْنِ لَيْتَ وَلَعَلَّ وكَأَنَّ

ترجمہ:...... لکنّ اور أنّ عطف کے حکم میں إنّ کے ساتھ ملحق ہیں سوائے لیت لَعَلَّ اور کأنَّ کے (یعنی آخری تینوں کا حکم إنّ کی طرح نہیں)

ترکیب:

(أُلحِقَتْ) فعل ماضی مجہول (بأنَّ) اس فعل مذکور کے ساتھ متعلّق (لکِنَّ و أنَّ) معطوف علیہ معطوف نائب فاعل (مِنْ دُوْنِ الخ) جار مجرور الحقت کے متعلّق ہوا۔

(ش) حکم أن المفتوحة و((لکنّ)) فی العطف علی اسمهما حکم ((إنّ)) المکسورة؛ فتقول: ((علمت أن زیدًا قائم وعمرو)) برفع ((عمرو)) ونصبه، وتقول: ((علمت أن زیدًا وعمرًا قائمان)) بالنصب فقط عند الجمهور، وکذلك تقول: ((مازید قائمًا، لکنّ عمرًا منطلق وخالدا)) بنصب خالد ورفعه، و((مازید قائمًا لکن عمرا وخالدًا منطلقان، بالنصب فقط.

وأما ((لیت ولعلّ وکأن)) فلا یجوز معها إلا النصب، (سواء تقدم المعطوف، أو تاخر؛ فتقول: لیت زیدا وعمرًا قائمان، ولیت زیدًا قائم وعمرًا، بنصب ((عمرو)) فی المثالین، ولا یجوز رفعه، وکذلك ((کأن، ولعل))، وأجاز الفرّاء الرفع فیه— متقدمًا ومتأخرًا—مع الأحرف الثلاثة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:............انّ کے خوات کے اسم پر معطوف کا حکم:

۱......اس سے پہلے إنّ کے اسم پر معطوف کے اعراب کا تفصیل سے ذکر ہوا اب یہاں یہ بتارہے ہیں کہ أنّ مفتوحہ اور لــکــنّ دونوں کے اسم پر معطوف کے اعراب کا حکم بھی إنّ کے اسم پر معطوف کے اعراب کا ہے چنانچہ عَـلِـمْـتُ أنّ زیـدًا قـائـم وعمرو میں عمرو کو مرفوع اور منصوب دونوں طرح پڑھنا جائز ہے اور علمتُ انّ زیدًا و عمرا قائمان صرف نصب کے ساتھ ہی جائز ہے جوکہ جمہور کا مسلک تھا اسی طرح اعراب لکنّ میں بھی ہے۔

۲......لیـتَ لَـعَلَّ کَـأنّ کا حکم اس مسئلے میں إنّ مکسورہ کی طرح نہیں لہٰذا اس میں صرف نصب جائز ہے چاہے معطوف مقدّم ہو یا مؤخر۔ چنانچہ آپ لیتَ زیدًا و عمرًا قائمان لیتَ زیدًا قائم و عمرا عمرو کے نصب کے ساتھ ہی پڑھینگے اسی طرح کأنّ اور لَـعَلَّ کی مثالوں میں) بعض علماء نحو نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ چونکہ لیت وغیرہ جملے کو انشاء کے معنی میں کرتے ہیں اس وجہ سے رفع کی صورت میں خبر کا عطف لازم آئے گا انشاء پر جوکہ مستحسن نہیں ہے۔ اور فراء رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان میں بھی رفع کو جائز کہا ہے۔ ولِکُلّ وِجهَۃٌ۔

وَخُـــفِّـــفَـــتْ إنَّ فَـــقَـــلَّ الـــعَـــمَـــل
وَتَـــلْـــزَمُ الـــلامُ إذا مَـــاتُـــهْـــمَـــل
وَرُبَّـــمَـــا اسْـــتُـــغْـــنِـــيَ عَـــنْـــهَـــا إنْ بَـــدَا
مَـــانَـــاطِـــقٌ أرادَهُ مُـــعْـــتَـــمِـــدَا

ترجمہ:......انّ میں کبھی تخفیف کی جاتی ہے (جیسے إنْــم) تو اس کا عمل قلیل ہوتا ہے اور عمل نہ ہونے کی صورت میں پھر اس کی خبر پر لام کا لانا ضروری ہوتا ہے۔ اور کبھی اس لام کی ضرورت نہیں ہوتی اگر متکلم کی مراد اعتماد کی وجہ سے ظاہر ہو۔

ترکیب:

(خُـفِّفَتْ) ماضی مجہول (إنَّ) باعتبار لفظ نائب فاعل (فاء) عاطفہ (قَلَّ العَمل) فعل فاعل (تَـلْـزَمُ اللامُ) فعل فاعل (إذا) ظرف متضمن معنی شرط ما زائدہ (تُهمَل) فعل نائب فاعل شرط جزاء محذوف ہے ای لـزمتها اللام (واو) عاطفہ (ربَّ) حرف تقلیل (مَا) کافّہ (استُغنِيَ) فعل ماضی مجہول (عَـنْـهَا) جار مجرور نائب فاعل (إنْ) حرف شرط (بَدَا) فعل (مـانـاطِقٌ أرادهُ) موصول صلہ فاعل (معتمدا) حال ہے ارادکی مستتر ضمیر سے۔ جزاء محذوف ہے اور ما قبل کی عبارت اس پر دال ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش)إذاخففت((إنّ))فالأكثرفي لسان العرب إهمالهافتقول؛((إن زيدلقائم))وإذاأهملت لزمتهااللام فارقة بينهاوبين((إن))النافية،ويقل اعمالُهَافتقول:((إن زيداقائم))وحكى الإعمال سيبويه،والأخفش، رحمهما الله تعالى؛فلاتلزمهاحينئذاللام؛(لأنها لاتلتبس—والحالة هذه—بالنافية)لأن النافية لاتنصب الاسم وترفع الخبر، وإنما تلتبس بان النافيةإذاأهملت ولَمْ يظهرالمقصود(بها)فإن ظهر المقصود (بها) فقد يستغنى عن اللام، كقوله:

۱۰۳—وَنَحْنُ أُبَاةُ الضَّيْمِ مِنْ آلِ مَالِكٍ
وَإنْ مَالِكٌ كَانَتْ كِرَامَ الْمَعَادِنِ

التقدير:وإن مالك لكانت،فحذفت اللام؛لأنهالاتلتبس بالنافية؛لأن المعنىٰ على الاثبات، وهذاهو المرادبقوله:((وربمااستغنى عنهاإن بدا—إلى اخرالبيت))

واختلف النحويون في هذه اللام:هل هي لام الابتداء أُدْخلت للفرق بين((إن))النافية و((إن)) المخففةمن الثقيلة،أم هي لام أخرى اجتلبت للفرق وكلام سيبويه يدل على أنهالام الابتداء دخلت للفرق .

وتظهرفائدة هذاالخلاف في مسألةجرت بين ابن أبي العافية وابن الأخضر؛ وهي قوله صلّى الله عليه وسلم:((قدعلمناإن كنت لمؤمنا))فمن جعلها لام الابتداء أوجب كسر((إن)) ومن جعلها لام أخرى—اجتلبت للفرق—فتح أن،وجرى الخلاف في هذه المسألة قبلهما بين أبي الحسن على بن سليمان البغدادى الأخفش الصغير،وبين أبي علي الفارسي؛فقال الفارسي:هي لام غيرلام الابتداء اجتلبت للفرق،وبه قال ابن أبي العافية،وقال الأخفش الصغير:إنما هي لام الابتداء أدخلت للفرق،وبه قال ابن الأخضر.

ترجمہ وتشریح:............اِنْ مخفّفہ کے متعلّق چند جزئیات:

۱......إنّ (بتشديدالنون)کوجب مخفّف (یعنی بغیر شدّ کے)بنایا جائے تولغت عرب میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا عمل (یعنی اسم کونصب اورخبرکورفع دینا) نہیں کرتا ایسی صورت میں پھراس کی خبر میں لام کالانا ضروری ہوتا ہے تا کہ ان مخفف عن المثقل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اِن نافیہ کے درمیان فرق آ جائے جیسے اِنْ زیدٌ لقائمٌ، اگر یہاں لام نہ لایا جائے اور اِنْ زیدٌ قائمٌ پڑھا جائے تو اِنْ نافیہ کے ساتھ التباس ہو جائے گا پھر اس کا معنی نفی کی صورت میں یہ ہوگا کہ زید کھڑا نہیں، جو کہ خلاف مقصود ہے۔ (اس لئے کہ یہاں زید کے قیام کو ثابت کرنا ہے)

۲......امام سیبویہ اور اخفش رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک اِن اگر مخفف ہو جائے پھر بھی یہ عمل کرے گا جیسے اِنْ زیدًا قائمٌ، ان کے مسلک کے مطابق عمل کی صورت میں پھر ان مخفف کی خبر پر لام کا لانا ضروری نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ عمل کی صورت میں ان نافیہ کے ساتھ اس کا التباس نہیں آتا اس لئے کہ ان نافیہ عمل ہی نہیں کرتا۔

۳......پہلے مسلک کے مطابق (کہ ان مخفف عمل نہیں کرتا) ان نافیہ کے ساتھ التباس کی وجہ سے خبر میں لام کا لانا ضروری تھا تا کہ پتہ چلے کہ یہ ان مخفف ہے نافیہ نہیں یہ اس صورت میں ہے جب مقصود متکلم کا ظاہر نہ ہو مثلاً ان زیدٌ قائمٌ میں مخفف کی صورت میں یہ احتمال ہے کہ متکلم زید کے قیام کو ثابت کر رہا ہے اور نافیہ کا لحاظ کرتے ہوئے یہ احتمال ہے کہ متکلم زید کے قیام کی نفی کر رہا ہے۔ لیکن اگر متکلم کا مقصود ظاہر ہو یعنی ظاہری قرائن سے پتہ چلتا ہو کہ یہاں متکلم کی مراد واضح ہے تو پھر چونکہ علت التباس باقی نہیں رہتی اس وجہ سے ان مخفف کی خبر میں لام کا لانا ضروری نہیں۔ جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۰۳- وَنحنُ أباةُ الضَّيمِ مِنْ آلِ مَالكٍ
وَإِنْ مَالِكٌ كَانَتْ كِرَامَ المَعَادِنِ

ترجمہ:......ہم ظلم کو ماننے والے نہیں اور ہم آل مالک میں سے ہیں اور تحقیق مالک قبیلہ تو شریف الاصل تھا۔

تشریح المفردات:

(أباة) آبٍ کی جمع ہے از ابی یأبی انکار کرنے والے، جیسے قُضَاةٌ، قاضٍ کی جمع ہے (الضیم) ظلم کو کہتے ہیں، مالک شاعر کے قبیلے کے بڑے کا نام ہے یہاں اس سے مراد شاعر نے قبیلہ لیا ہے کرام جمع کریم کی بمعنی شریف المعادن معدن کی جمع ہے اصل کو کہتے ہیں۔

محل استشہاد:

وان مالکٌ کانت الخ محل استشہاد ہے یہاں اِن مخفف عن المثقل غیر عامل ہے اور اس کی خبر میں لام لایا جاتا ہے تا کہ اس میں اور اِن نافیہ میں فرق آ جائے لیکن یہاں خبر میں لام کو نہیں لائے اسلئے کہ یہاں سامع کے ذہن پر اعتماد کیا گیا ہے کیونکہ یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام مقام مدح ہے اس لئے کہ شاعر نے شروع میں کہا کہ ہم ظلم کو ماننے والے نہیں اور یہ اچھی صفت ہے جیسا کہ شروع کلام سے مستفاد ہوتا ہے اب اگر یہاں ان نافیہ مراد لیا جائے تو وہ مذمت پر دلالت کرتا ہے پھر معنی یوں ہوگا کہ کرام قبیلہ شریف الاصل نہیں جس کی وجہ سے ایک ہی کلام میں تناقض آجائے گا۔

لام ابتداء اور لام فارقہ میں فرق:

یہ بات پہلے گذر گئی کہ إنْ جب مخفف عن المثقل ہو جائے تو لغت عرب میں وہ عمل نہیں کرتا اور عمل نہ کرنے کی صورت میں اس کی خبر میں لام کا لانا ضروری ہے تاکہ اس کے اور ان نافیہ کے درمیان فرق آجائے۔

اب اس لام میں اختلاف ہے کہ آیا یہ لام ابتداء ہے یا کوئی دوسرا لام ہے جو محض فرق کرنے کیلئے لایا گیا ہے، سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لام ابتداء ہے۔

ثمرہ اختلاف

اس اختلاف کا ثمرہ ابن ابی العافیہ اور ابن اخضر رحمہما اللہ تعالیٰ کے درمیان زیر بحث ہونے والے نبی اکرم ﷺ کے اس قول میں معلوم ہوتا ہے کہ جو کہ "قد علِمْنَا إنْ كنتَ لَمؤمنًا" ہے جو حضرات اس کو لام ابتداء کہتے ہیں ان کے ہاں یہاں اِن کا کسرہ ضروری ہے اور یہ مخفف عن المثقل ہوگا۔ اس صورت میں تعلیق ہے (یعنی لفظوں میں عمل نہیں ہوا ہے) تو یہاں لام ابتداء ان کی خبر میں آیا ہے تاکہ ان مخفف اور ان نافیہ کے درمیان فرق آجائے کیونکہ إنْ نافیہ کی خبر میں لام نہیں آتا۔

اور جن حضرات کے ہاں یہ لام ابتداء نہیں بلکہ یہ ایک دوسرا لام ہے جو محض فرق کیلئے لایا گیا ان کے ہاں یہاں أنْ کو مفتوح پڑھا جائے گا یہاں بظاہر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب أنْ مفتوحہ مخفف ہو تو اس صورت میں چونکہ یہ مفتوح ہے اور إن نافیہ مکسور ہے اس لئے ان کے درمیان فرق ظاہر ہے تو پھر لام کو ان دونوں کے درمیان فرق کے لئے لانے کا کیا فائدہ ہے، تو اس کا آسان جواب یہ ہے کہ کبھی لام فرق ویسے بغیر احتیاج کے بھی لایا جاتا ہے جیسا کہ انْ مکسور میں بھی قرینہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ان نافیہ نہیں پھر بھی لام فرق آجاتا ہے اگرچہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔

قوی مسلک:

پہلے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ لام ابتداء صرف مبتداء پر داخل ہوتا ہے یا اس پر جو اصل کے اعتبار سے مبتدا ہو نیز یہ إنّ مکسورہ کے باب میں خبر اور معمول خبر اور ضمیر فصل پر داخل ہوتا ہے جب وہ مثبت، مؤخر، غیر ماضی متصرف اور قد سے خالی نہ ہو لیکن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لام جوان نافیہ اوران مخفف کے درمیان فرق کیلئے لایا جاتا ہے اس میں یہ شرائط ملحوظ نہیں اس لئے کہ یہ ایسے مفعول پر داخل ہوتا ہے جو اصل کے اعتبار سے مبتداء خبر نہیں۔ جیسے إنْ قَتَلْتَ لَمُسْلِمًا میں مُسْلِمًا پر لام فارقہ (فرق کرنے والا) آیا ہے حالانکہ یہ باعتبار اصل نہ مبتدا ہے نہ خبر، اسی طرح یہ لام فارقہ اس ماضی متصرف (اس کی تفصیل گذری ہے) پر بھی داخل ہوتا ہے جس سے پہلے قد نہ ہو جیسے ان زید لقامَ وغیرہ لہٰذا معلوم ہوا کہ لام ابتداء الگ ہے اور یہ لام جو محض فرق کیلئے لایا جاتا ہے الگ ہے اور یہی مسلک صحیح ہے۔ واللّٰہ علم۔

والفعلُ ان لَمْ یكُ ناسخًا فَلا
تُلفِهِ غالبًا بِإن ذِی مُوصلا

ترجمہ:...... فعل اگر ناسخ للابتداء نہ ہو تو اکثر اس کو ان مخفف عن المثقل کے ساتھ ملا ہوا نہیں پائینگے۔

ترکیب:

(الفعلُ) مبتدا ((ان لَمْ یكُ ناسخًا) شرط (فلا تلفه) جزاء (غالبًا) حال ہے تلفہ کی (ہ) ضمیر سے بان ذی)جار مجرور (موصلا) مفعول ثانی کے متعلق۔

(ش) إذا خففت ((إنّ)) فلا يليها من الأفعال إلاّ الأفعال الناسخة للابتداء، نحو: كان وأخواتها، وظن وأخواتها، قال اللّٰه تعالىٰ: (وإن كانت لكبيرة إلا على الّذين هدى اللّٰه) وقال اللّٰه تعالىٰ: (وإن يكَادُ الّذينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِأَبْصَارِهِمْ) وقال اللّٰه تعالىٰ: (وإن وجدنا اكثرهم لفاسقين) ويقل ان يليها غير الناسخ، وإليه أشار بقوله: ((غالبا)) ومنه قول بعض العرب: ((إن يزينك لنفسك، وإن يشينك لهيه)) وقولهم: ((إن قنعت كاتبك لسوطًا) وأجاز الأخفش ((إن قام لأنا)) ومنه قول الشاعر:

۲۰٤- شَلَّتْ يَمِيْنُكَ إنْ قَتَلْتَ لَمُسْلِمًا
حَلَّتْ عَلَيْكَ عُقُوْبَةُ المتَعَمِّدِ

ترجمہ وتشریح:............ إن مخفف عن المثقل کے بعد آنے والے افعال:

جب إنّ مخفف عن المثقل ہو تو اس کے بعد صرف وہی افعال آئینگے جو ناسخ للابتداء ہوں جیسے کان وغیرہ، جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وَإنْ كانت لكبيرةً الخ، وان يكاد الذين الخ وَإنْ وَجدنَا اكثرهُم الخ (ناسخ کی تفصیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزر چکی ہے)، غیر ناسخ کا اِن کے ساتھ آنا قلیل ہے غالبًا کہکر مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے اور اسی قبیل سے بعض عرب کا یہ قول بھی ہے إن یزینک لنفسک وإن یشینک لهیه (تیرا نفس تجھے خوبصورت بھی بناتا ہے اور عیب دار بھی) اور یہ قول بھی ہے "إن قنعت کاتبک لسوطا" (آپ نے اپنے غلام کو ایک کوڑا لگایا) اور اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ نے إنْ قَامَ لَاَ نَا (تحقیق میں کھڑا ہوا) کو جائز کہا ہے ان تمام مثالوں میں ان مخفّف عن المثقل کے بعد ایسے افعال آئے ہیں جو ناسخ للابتداء نہیں۔ اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۲۰۴- شَلَّتْ یَمِیْنُکَ إنْ قَتَلْتَ لَمُسْلِمًا

حَلَّتْ عَلَیْکَ عُقُوْبَةُ الْمتَعَمِّدِ

ترجمہ:...... آپ کا دایاں ہاتھ شل ہو جائے تحقیق آپ نے تو ایک مسلمان کو قتل کیا ہے جس کی وجہ سے قصداً قتل کرنے والے کی سزا آپ پر نازل، (واجب) ہو چکی ہے۔

تشریح المفردات:

(شلّت) بفتح الشین، اصل میں عین کلمہ مکسور ہے از سَمِعَ، ہاتھ کی حرکت کا بند ہو جانا۔ (حلّت) نَزَلَتْ، نازل ہونا (عقوبة المتعمّد) قصداً قتل کرنے والے کی سزا جو کہ قرآن کریم میں ذکر ہے ومن قتل مؤمنًا متعمدا فجزاء ہ جهنّمَ خالدًا فیها الخ۔

ترکیب:

(شَلَّتْ یَمِیْنُکَ) فعل فاعل (إنْ) مخفف عن المثقل (قَتَلْتَ) فعل فاعل (لَمُسْلِمًا) میں لام فارقہ ہے اور (مسلما) مفعول بہ ہے۔ (حَلَّتْ) فعل (عَلَیْکَ) اس کے ساتھ متعلق (عُقُوْبَةُ المتَعَمِّدِ) فاعل۔

شان ورود:...... عمرو بن جرموز نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا، اس شعر میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ ان پر مرثیہ پڑھ رہی ہیں اور ان کے قاتل کو بد دعا دے رہی ہیں۔

محلّ استشہاد:

إن قَتَلْتَ لَمُسْلِمًا محلّ استشہاد ہے یہاں ان مخفّف عن المثقل کے ساتھ فعل آیا ہے جو کہ قَتَلْتَ ہے لیکن غیر ناسخ للابتداء ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِنْ تُخَفَّفْ أَنَّ فَاسْمُهَا اسْتَكَنّْ
وَالْخَبَرَ اجْعَلْ جُمْلَةً مِنْ بَعْدِ أَنْ

ترجمہ:...... اگر انّ (مفتوحہ) کو مخفف کر دیا جائے تو اس کا اسم محذوف ہوگا اور اس کے بعد اس کی خبر کو جملہ بنائیں۔

ترکیب:

(إِنْ) حرف شرط (تُخَفَّفْ أَنَّ) فعل با نائب فاعل شرط (فَاسْمُهَا اسْتَكَنّْ) مبتداء خبر جزاء (اجْعَلْ) فعل با فاعل (الخبر) اس کیلئے مفعول اوّل مقدم (جملةً) مفعول ثانی (مِنْ بَعْدِ أَنْ) افعل کے ساتھ متعلّق ہوا۔

(ش) اذا خفّفت إنّ (المفتوحة) بقيت على ما كان لها من العمل، لكن لايكون اسمها إلا ضمير الشأن محذوفًا، وخبرها لايكون إلا جملة، وذلك نحو: ((علمتُ أنْ زيدٌ قائم)) جملة فی موضع رفع خبر أنّ)) ((والتقدير)) ((علمت أنه زيدٌ قائم)) وقد يبرز اسمها وهو غير ضمير الشأن كقوله:

۱۰۵- فَلَوْ أَنْكِ فِي يَوْمِ الرَّخَاءِ سَأَلْتِنِي
طَلَاقَكِ لَمْ أَبْخَلْ وَأَنْتِ صَدِيقُ

ترجمہ وتشریح:

(أن) مفتوحہ مخففہ کے متعلّق چند جزئیات:

۱...... جب أن مخفّف عن المثقل ہو تو اس صورت میں اس کا عمل پہلے کی طرح برقرار رہے گا لیکن فرق یہ ہے کہ اس کا اسم ضمیر شان محذوف ہوگا اور خبر صرف جملہ ہوگی جیسے عَلِمتُ أنْ زيدٌ قائمٌ یہاں أن مخفّف عن المثقّل ہے (ہ) ضمیر اس کی حذف ہے جو اس کا اسم ہے اور زیدٌ قائم محلّ رفع میں جملہ أن کی خبر ہے۔ اور تقدیر عبارت عَلِمْتُ أنه زيدٌ قائم ہے۔

اور کبھی ضمیر شان کے علاوہ اس کا اسم ظاہر ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۰۵- فَلَوْ أَنْكِ فِي يَوْمِ الرَّخَاءِ سَأَلْتِنِي
طَلَاقَكِ لَمْ أَبْخَلْ وَأَنْتِ صَدِيقُ

ترجمہ:...... اگر آپ نکاح سے پہلے مجھ سے سوال کرتیں کہ میں آپ کا راستہ (یعنی آپ کو) چھوڑ دوں تو میں اس پر بخل نہ کرتا (یعنی آپ کو چھوڑ دیتا) حالانکہ آپ میری دوست ہو (شاعر اپنی سخاوت وزندہ دلی بتا رہا ہے کہ میں اتنا سخی آدمی ہوں کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض مرتبہ اپنے قریب کے دوستوں سے بھی جدائی اختیار کرنے کو تیار ہو جاتا ہوں جو ہر کسی کیلئے ممکن نہیں)

تشریح المفردات:

(لَوْ انكِ) میں خطاب اپنی بیوی کو ہے (رخاء) فراخی (طلاقك ای اخلاء سبیلك) چھوڑ دینا، (لم ابخل به) ای بـه (صدیق) بروزن فعیل بمعنی مفعول ہے اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں بعض کے ہاں یوم الرخاء سے مراد نکاح کا وقت ہے۔

ترکیب:

(لَوْ) شرطیہ غیر جازمہ (أنْ) مخفف عن المثقل (كِ) ضمیر اس کا اسم (فِي يَوْمِ الرَّخَاءِ) جار مجرور (سألتنی) کے ساتھ متعلق (سَألْتنىْ طَلاَ قَكِ) فعل بامفعولین، شرط (لَمْ أبخَلْ به) جواب شرط (وَأنْتِ صَدِيقٌ) جملہ حالیہ۔

محلّ استشہاد:

لو أنك محلّ استشہاد ہے یہاں أن مخفّ عن المثقّل کا اسم کاف ضمیر بارز کی شکل میں آیا ہے حالانکہ اس کا اسم محذوف اور ضمیر شان ہوتا ہے۔

وَأن يَكُنْ فِعلاً وَلَمْ يَكُن دُعَا
وَلَمْ يَكُنْ تَصرِيفُه مُمْتَنِعًا
فَالأحسَنُ الفَصْلُ بِقَد، أوْ نَفيٍ، أو
تَنفِيْسٍ، أوْ لَوْ، وَقليلٌ ذِكْرُ لَوْ

ترجمہ:...... اگر خبر فعل ہو اس حال میں کہ بمعنی دعا نہ ہو اور اس کی تصریف ممتنع نہ ہو (یعنی وہ فعل متصرّف ہو) تو اس صورت میں قد، نفی، حرف تنفیس (سین، سوف) یا لَوْ کے ساتھ فاصلہ اچھا ہے لیکن لَوْ کا ذکر کرنا قلیل ہے۔

ترکیب:

(إنْ) حرف شرط (يكن) فعل ناقص ضمیر مستتر اس کا اسم (فعلاً) خبر (وَلَمْ يَكُنْ دُعا) جملہ حالیہ معطوف علیہ (وَلَمْ يكُن تصريفه مُمْتَنِعاً) جملہ معطوف (شرط) (فالأحسَنُ) مبتدا (الفَصلُ بِقَدْ، أوْ نفيٍ، أو تنفِيْسٍ الخ) خبر (قليلٌ) خبر مقدم (ذِكْرُ لَوْ) مبتدا مؤخر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(ش) إذا وقع خبر "ان" المخففة جملة اسمية لم يحتج إلى فاصل، فتقول: ((علمت أن زيدٌ قائم)) من غير حرف فاصل بين ((أن)) وخبرها، إلا إذا قصد النفي، فيفصل بينهما بحرف (النفي) كقوله تعالىٰ: (وأن لا إلٰه إلا هو فهل أنتم مُسْلِمُون)

وإن وقع خبرها جملة فعلية، فلا يخلوا: إما أن يكون الفعل متصرفا، أو غير متصرف، فإن كان غير متصرف لم يؤت بفاصل، نحو قوله تعالىٰ: (وأن ليس للإنسان إلا ما سعىٰ) وقوله تعالىٰ: (وأن عسىٰ أن يكون قد اقترب أجَلُهُمْ) وإن كان متصرفا، فلا يخلوا: إما أن يكون دعاء، أو لا، فإن كان دعاء لم يفصل، كقوله تعالىٰ: (والخامسة أن غضب الله عليها) في قراءة من قرأ (غَضِبَ) بصيغة الماضي، وإن لم يكن دعاء فقال قوم: يجب أن يفصل بينهما إلا قليلا، وقالت فرقة منهم المصنف: يجوز الفصل وتركه والأحسن الفصل، والفاصل أحد أربعة أشياء:

الأول: ((قد)) كقوله تعالىٰ: (ونعلم أن قد صدقتنا).

الثاني: حرف التنفيس، وهو السين أو سوف، فمثال السين قوله تعالىٰ: (عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى) ومثال ((سوف)) قول الشاعر:

واعلم فعلم المرء ينفعه
أن سوف يأتي كلّ ما قُدِرَا

الثالث: النفي، كقوله تعالىٰ: (أفلايَرَوْنَ أَنْ لايَرجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلاً). وقوله تعالىٰ: (أيحسبُ الإنْسَانُ أَنْ لَنْ نَجْمَعَ عِظَامَه) وقوله تعالىٰ: (اَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهٗ اَحَدٌ)

الرابع: ((لو)) وقل من ذكر كونها فاصلة من النحويين — ومنه قوله تعالىٰ: (وأن لَوِاسْتَقَامُوا على الطريقة) وقوله: (أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الأرضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا أَنْ لَوْنَشَاء أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ) ومما جاء بدون فاصل قوله:

١٠٧ — عَلِمُوا أَنْ يُؤَمَّلُوْنَ فَجَادُوا
قَبْلَ أن يُسْأَلُوا بِأَعْظَمِ سُؤْلِ

وقوله تعالىٰ (لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضاعَةَ) في قراءةِ من رفع (يتم) في قول، والقول الثاني: أن ((أن))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیست مخففة من الثقیلة، بل ھی الناصبة للفعل المضارع، وارتفع (یتم) بعده شذوذًا.

ترجمہ وتشریح:............أن مخفف عن المثقل کے بعد فاصلہ کا آنا:

یہاں بھی چند جزئیات ہیں۔

۱......أن مخفف عن المثقل کی خبر اگر جملہ اسمیہ ہے پھر فاصلہ کی ضرورت سرے سے نہیں جیسے: علمتُ أنْ زیدٌ قائمٌ یہاں أن اور اس کی خبر میں کسی بھی چیز کا فاصلہ نہیں۔

۲......ہاں اگر جملہ اسمیہ میں نفی مقصود ہو تو پھر حرف نفی کے ذریعہ سے فاصلہ واجب ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "وَأن لا الٰہَ اِلاّ ھُوَ الخ"

۳......اگر خبر جملہ فعلیہ ہو تو یا وہ فعل متصرف ہوگا یا غیر متصرف، اگر فعل غیر متصرف ہے تو پھر فاصلہ نہیں ہوگا جیسے: وَأنْ لَیْسَ للانسان إلامَاسَعٰی، اور أنْ عَسٰی أن یکُونَ قَدِاقْتَرَبَ اَجَلُھُم (یہاں لَیْسَ، عَسٰی دونوں فعل غیر متصرّف ہیں اس لئے فاصلہ نہیں)

۴......اگر خبر جملہ فعلیہ ہے اور فعل متصرف ہے تو یا وہ دعا کے معنیٰ میں ہوگا (یعنی اس میں دعا یا بددعا ہوگی) یا نہیں اگر دعاء نہیں تو پھر فاصلہ کی ضرورت نہیں۔ جیسے اللہ جلّ جلالہ کا یہ قول ہے "والخامسةَ أن غضِبَ اللّٰہ علیھا" (ماضی والی قراءت میں، اگرچہ مشہور قراءت یہ نہیں ہے)

۵......اگر دعا نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے ایک قوم کی رائے یہ ہے کہ فاصلہ واجب ہے إلاّ قلیلاً، اور ایک قوم کے ہاں (جن میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں) اس صورت میں فاصلہ کا ہونا نہ ہونا دونوں جائز ہے لیکن فاصلہ زیادہ اچھا ہے۔ اور فاصل ان چار چیزوں میں سے ایک ہوگی۔

۱......قَد جیسے قرآن کریم میں ہے وَنَعْلَمَ أنْ قَدْ صَدَقْتَنَا۔

۲......حرف تنفیس: اور وہ سین اور سوف ہے، سین کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "عَلِمَ أنْ سَیَکُوْنُ منکم مَرضٰی" اور سَوْف کی مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

واعلم فعلم المرء ینفعه
أن سوف یأتی کلّ ماقُدِرَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......جان لو (اس لئے کہ آدمی کا جاننا اس کو نفع دیتا ہے) کہ عنقریب وہی واقع ہوگا جو اللہ کے ہاں مقدر ہے۔

تشریح المفردات:

www.KitaboSunnat.com

اعلم فعل امر بمعنی تیقّن ہے (یأتی) ای یقعُ قدرًا ای قدره اللّٰه تعالیٰ۔

ترکیب:

(اعلم) فعل بافاعل، (علم المرء) مبتدا (ینفعه) جملہ فعلیہ خبر (أن) مخفّف عن المثقل ضمیر شان محذوف اس کا اسم ہے (سوف) حرف تنفیس (یأتی کلّ ماقُدِرَا) مضاف مضاف الیہ فاعل، فعل بافاعل خبر ہوا (أن) مخفّف کیلئے (علم المرء ینفعه جملہ معترضہ ہے)

محلّ استشہاد:

أن سوف یأتی محلّ استشہاد ہے یہاں ان مخفّف عن المثقل کی خبر جملہ فعلیہ بغیر دعاء کے آئی ہے اور أن اور اس کی خبر کے درمیان سوف حرف تنفیس فاصل ہے۔

۳......أن مخفّف اور اس کی خبر میں فاصل آنے والی تیسری چیز نفی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول "أفلا یَرَوْنَ أن لایَرجِعُ الیهم قولاً" أیحسبُ الإنسانُ أنْ لَنْ نجمَعَ عِظامه، اَیَحْسَبُ أنْ لَمْ یَرَهٗ اَحَدٌ۔

۴......ایک فاصل لَو بھی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول وَأن لَوِ استقاموا عَلَی الطّریقةِ، أوَلَمْ یَهْدِ لِلّذینَ یَرِثُوْنَ الارض مِن بعد اهلِهاأن لَوْ نشآء أصبنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ (یہاں لَوْ فاصل آیا ہے)

لیکن نحویوں میں سے اکثریت لَـــوْ کے فاصل ہونے کی قائل نہیں۔ واضح رہے کہ ان چار حروف کا فاصلہ دو وجہ سے ضروری ہے (ا) ایک تو اس لئے کہ أن (مشدّدہ) میں دونون تھے تخفیف کی وجہ سے ایک کو حذف کیا اس وجہ سے اس کے عوض فاصل کو لے آئے، دوسری وجہ نفی کے علاوہ باقی تینوں میں یہ ہے کہ سین اور سوف أن مصدریہ کے ساتھ جمع نہیں ہوتے، اس وجہ سے کہ یہ دونوں استقبال کیلئے آتے ہیں اور أن مصدریہ بھی استقبال کیلئے آتا ہے اور حروف استقبال کے درمیان اجتماع جائز نہیں۔

باقی رہا قَـــد تو اس کی وجہ یہ ہے کہ قـــد تحقیق کیلئے ہے اور أن مصدریہ میں طمع کا معنی ہوتا ہے اور تحقیق اور طمع میں منافات ہے والتفصیل المزیدفی الخادمة۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر فاصل کی مثال شاعر کا یہ قول ہے:

۱۰۷- عَلِمُوا أَنْ يُؤَمَّلُوْنَ فَجَادُوا
قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوا بِأَعْظَمِ سُؤْلِ

ترجمہ:...... یہ ایسے لوگ ہیں کہ جب انہوں نے جانا کہ ان سے (مال وغیرہ کی) امید کی جاتی ہے تو انہوں نے ان کے سوال کرنے سے پہلے بڑی چیز کی سخاوت کی۔

تشریح المفردات:

(یؤملون) مضارع مجہول کا صیغہ ہے بمعنی امید (جادوا) از (نصر) بخشش وغیرہ میں غالب ہونا (سؤل) بمعنی مسؤل۔

ترکیب:

(عَلِمُوا) فعل فاعل (أنْ) مخفف من المثقل ، اور اس کا اسم محذوف ہے۔(يُؤَمَّلُوْنَ) فعل مجہول با نائب فاعل خبر (فا) عاطفہ (جَادُوا) فعل فاعل (قَبْلَ أن يُسْأَلوا) مضاف مضاف الیہ ظرف (بِأَعْظَمِ سُؤْلِ) متعلّق ہوا جَادُوا کے ساتھ۔

محلّ استشہاد:

علموا أن يوملون محلّ استشہاد ہے یہاں أن مخفف عن المثقل کی خبر جملہ فعلیہ، فعل متصرف غیر دعاء کے ساتھ آئی ہے اور اس کے باوجود یہاں أن مخفف اور اس کی خبر میں کسی چیز کا بھی فاصلہ نہیں۔ بغیر فاصل کے آنے کی دوسری مثال اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمُّ الرَّضَاعَةَ" (اس قراءت میں یتمّ مرفوع ہے اس لئے کہ یہاں بھی ان مخفف عن المثقل ہے اور فاصلہ کی تمام شرطوں کے پائے جانے کے باوجود فاصل نہیں آیا یہ تو ایک قول ہے) دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں أن مخفف عن المثقل نہیں بلکہ ناصبہ ہے اور یتمّ شاذ ہونے کی بناء پر مرفوع ہے۔

وَخُفِّفَتْ كَأَنَّ ايضًا فَنُوِى
مَنْصُوبُهَا ، وَثَابِتًا ايضًا رُوِى

ترجمہ:...... اور کأنّ کو بھی مخفف بنایا جاتا ہے اور اس کا اسم محذوف ہوگا اور ثابت (برقرار) بھی مروی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(خُفِّفَتْ) فعل ماضی مجہول (کَأَنَّ) لفظاً نائب فاعل (أیضًا) مفعول مطلق ہے فعل محذوف آض کیلئے (فا) عاطفہ (نُوِی منصوبُها) فعل با نائب فاعل (ثابتًا) حال مقدم ہے (رُوِی) کی ضمیر مستتر سے۔

(ش) إذا خفِّفتْ ((کأنّ)) نوی اسمها، وأخبر عنها بجملة اسمية، نحو: ((کأن زیدٌ قائمٌ)) أو جملة فعلية مصدرة بـ((لم)) کقوله تعالیٰ: (کأن لم تغن بالأمس) أو مصدرة بـ((قد)) کقول الشاعر:

أَفِدَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ أَنَّ رِكَابَنَا
لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا، وَكَأَنْ قَدِ

أی: ((وکأن قد زالت)) فاسم ((کأن)) فی هذه الأمثلة محذوف، وهو ضمیر الشّان، والتقدیر ((کأنه زیدٌ قائمٌ، وکأنه لم تغن بالأمس، وکأنه قد زلت))

والجملة التی بعدها خبر عنها، وهذا معنی قوله: ((فنوی منصوبها)) وأشار بقوله: ((وثابتًا أیضا روی إلی أنه قد روی إثبات منصوبها، ولکنه قلیل ومنه قوله:

١٠٨ – وَصَدْرٍ مُشْرِقِ النَّحْرِ
كَأَنْ ثَدْيَيْهِ حُقَّانِ

ف((ثدییه)) اسم کأن، وهو منصوب بالیاء لأنه مثنی، و((حقّان، خبر کأن، وروی ((کأن ثدیاه حقّان)) فیکون اسم ((کأن)) محذوفا وهو ضمیر الشان، والتقدیر ((کأنه ثدیاه حقان)) و((ثدیاه حقّان)): مبتدأ وخبر فی موضع رفع خبر کأن، ویحتمل أن یکون ((ثدیاه)) اسم ((کأن)) وجاء بالالف علی لغة من یجعل المثنی بالألف فی الأحوال کلها.

ترجمہ وتشریح:........... کأنّ مخففہ کی وضاحت:

إنّ اور أنّ کی تخفیف کا ذکر ہوگیا اب کأنّ کی تخفیف کے متعلق بتارہے ہیں، جب کأن مخفف ہو تو اس صورت میں اس کا اسم محذوف ہوگا اور اس کی خبر جملہ ہوگی چاہے اسمیہ ہو جیسے کأن زیدٌ قائمٌ یا وہ جملہ فعلیہ ہو جس کے شروع میں لَمْ ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول "کأنْ لَمْ تَغْنَ بالأمس" یا اس کے شروع میں قَدْ ہو جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفِـدَ التـــرحُّـــلُ غَيـــرَ أنّ رِكَـــابَـنَـــا
لَـمَّـــا تَــزُلْ بِــرحَــالِـنَــا، وَكَــأنْ قَــد

اس شعر کی پوری تفصیل کتاب کے شروع میں گذری ہے یہاں لانے کا مقصد یہ ہے کہ کـأن قد میں کـأن مخفّف عـن الـمثـقّل ہے اور ضمیر محذوف اس کا اسم ہے اور قـدزالـت جملۂ فعلیہ اس کی خبر ہے، اسی طرح باقی مثالوں میں بھی ہے، مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول فنُوی منصوبُها کا یہی مطلب ہے۔

"وثـابتًـا ايضـارُوی" کہکر مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ یہ بتار ہے ہیں کہ کبھی اس کا اسم (منصوب) حذف نہیں ہوتا بلکہ برقرار رہتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۰۸ - وَصَـــدرٍ مُشـــرِقِ الــــنَّـــحْـــرِ
كَـــأنْ ثــــدْيَيْـــهِ حُـــقَّـــانِ

ترجمہ:......اور بہت زیادہ سینے ایسے ہیں کہ ان کے سینہ کے اوپر کا حصّہ چمک رہا ہوتا ہے گویا کہ اس کی دونوں چھاتیاں ہاتھی دانت کے بنے ہوئے دو برتن ہیں (تشبیہ چھوٹے ہونے اور گول ہونے میں ہے)

تشریح المفردات:

(وصدر) ای ورُبّ صدر (مشرق) باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے چمکنا' النحر مافوق الصدر سینہ کے اوپر کا حصّہ جہاں ہار وغیرہ پہنا جاتا ہے (کـأن) مـخـفّف عـن الـمثقل (ثدييه) کأن کا اسم ہے ضمیر صدر (سینے) کی طرف راجع ہے اور ایک روایت "وجـــه مشـــرق اللـون" کی ہے اس صورت میں کلام میں حذف ہے ای کـأن ثـدیَـیْ صـاحبـه' (ثديين) ثدی کا تثنیہ ہے چھاتی کو کہتے ہیں یہ مذکر بھی استعمال ہوتا ہے اور مؤنث بھی (حُـقّـان) حقة کا تثنیہ ہے جو برتن کو کہتے ہیں یہاں ہاتھی دانت کے دو برتن مراد ہیں (ہاتھی دانت' جس سے کئی چیزیں بنتی ہیں) اس لئے کہ عرب دونوں چھاتیوں کی تشبیہ ہاتھی دانت کے برتن سے دیتے ہیں اور یہ تشبیہ چھوٹے اور گول ہونے میں ہے، یہاں حـقّان کہنا چاہیے تھا لیکن معنیٰ کے اعتبار سے چونکہ یہ اناء (برتن) کو کہتے ہیں جو کہ مذکر ہے اس وجہ سے حُقّان مذکر کا صیغہ استعمال کیا گیا۔

ترکیب:

(صَدرٍ) ای ورُبّ صدر مبتدا (مُشرقِ النّحرِ) خبر (كأن) مخفّف عن المثقل (ثَدیَیْهِ) اس کا اسم (حُقّان) خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محلّ استشہاد:

کأن ثدییه محلّ استشہاد ہے یہاں **کأن** کے مخفف ہونے کے باوجود اس کا اسم مذکور ہے جو کہ **(ثدییه)** ہے چونکہ یہ تثنیہ ہے اس لئے حالت نصبی میں یاء ماقبل مفتوح ہے۔

اوراس میں **کأن ثدیاہ حُقّان** بھی مروی ہے اس صورت میں **کأن** کا اسم محذوف ہے جو کہ ضمیر شان ہے تقدیر عبارت **کأنه ثدیاهُ حُقّانِ** ہے، **ثدیاہ حقان محلاً** مرفوع ہے اور **کان** کیلئے خبر ہے لیکن اس دوسری روایت میں یہ بھی احتمال ہے کہ **ثدیاہ کأن** کا اسم ہو اور **حقان** خبر ہو لیکن یہ ان حضرات کی لغت کے مطابق ہے جو تثنیہ کی حالت رفعی نصبی جری تینوں میں الف ہی کو لاتے ہیں (جس کا تفصیلی ذکر تثنیہ کی بحث میں گذر چکا ہے) **فقط واللہ اعلم.**

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث کا عظیم ذخیرہ

اثمار الہدایہ

شرح اردو الہدایہ

شارح

مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب دامت برکاتہم

ہدایہ اولین کی مکمل شرح پانچ جلدوں میں

جس میں ہر ہر مسئلے کو انتہائی آسان انداز میں کئی طریقوں سے سمجھایا گیا ہے، اور تمام مسائل و احادیث کی مکمل تحقیق کی گئی ہے۔ ایسی کامل شرح جس کے بعد مزید کسی شرح کی تشنگی باقی نہیں رہتی۔

جملہ حقوق تحریری اجازت کے ساتھ
پاکستان میں بحق زم زم پبلشرز محفوظ ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زم زم پبلشرز کی مطبوعات
ایک نظر میں

۱)	روضة الطالبين فی حل زاد الطالبين	مولانا محمد حسین صدیقی صاحب
۲)	رياض الصالحين مترجم كامل	مولانا محمد حسین صدیقی صاحب
۳)	خلاصة الحواشی شرح اصول الشاشی	حضرت مولانا مفتی ابراہیم صاحب
۴)	شرح اردو نخبة الفكر	محمد عمر صاحب
۵)	ارشاد اصول الحدیث	مولانا مفتی ارشاد قاسمی صاحب
۶)	روضة الصالحين مكمل ۵ جلد	مولانا محمد حسین صدیقی صاحب
۷)	روضة المسلم شرح مقدمه مسلم	مولانا محمد حسین صدیقی صاحب
۸)	حلال وحرام کے احکام المعروف نہ عطر ہدایہ	حضرت مولانا فتح محمد لکھنویؒ
۹)	آیات متعارضہ اور اُن کا حل	حضرت مولانا انور گنگوہی صاحب
۱۰)	روضة الاذهار شرح كتاب الاثار	مولانا محمد حسین صدیقی صاحب
۱۱)	النحو اليسير تسهيل نحو مير (عربی)	مولانا فاروق حسن زئی صاحب
۱۲)	بداية النحو تسهيل هداية النحو	مولانا محمد عثمان صاحب
۱۳)	جواهر الفرائد شرح اردو شرح عقائد	مولانا مفتی محمد یوسف صاحب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ